صوبۂ مہاراشٹر کی عظیم وقدیم دینی درسگاہ

معہد ملّت

کے

شیوخِ حدیث

مولف
مفتی **ظہیر احمد نصیر** ملی
(خادم تدریس وافتاء معہد ملت، مالیگاؤں)

زیرنگرانی
حضرت مولانا **زبیر احمد** صاحب ملی ندوی دامت برکاتہم
(استاذ تفسیر وحدیث معہد ملت، مالیگاؤں)

طابع وناشر **مکتبۂ نصیر الاسلام** پوارواڑی، مالیگاؤں

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : معہد ملت مالیگاؤں کے شیوخِ حدیث
مؤلف : مفتی ظہیر احمد ملی (خادم تدریس وافتاء معہد ملت)
نگراں : حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی
طابع وناشر : مکتبۂ نصیر الاسلام پوارواڑی، مالیگاؤں
سن اشاعت : شعبان ۱۴۴۱ھ مطابق مارچ ۲۰۲۰ء
کل صفحات : 104
کمپوزنگ وطباعت : محمد عابد ملی ندوی (ملت پرنٹرس 9373918010)
تعداد اشاعت : 1000
قیمت : 50 روپئے

کتاب ملنے کے پتے

۱) مفتی ظہیر احمد نصیر ملی (امام وخطیب مسجد بیت الجلیل، مالیگاؤں) 9284083282
۲) حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمیؔ (معہد ملت کیمپس، مالیگاؤں) 9922859323
۳) مفتی محمد فیضان صاحب ملی ندوی (امام وخطیب نذیریہ مسجد مالیگاؤں) 8208467577
۴) مفتی سید عثمان صاحب ملی رحمانی (استاذ دار العلوم محمودیہ جنتور) 9890769671
۵) مفتی ابن نصیر احمد انصاری (ناظم مکتبہ نصیر الاسلام، مالیگاؤں) 8623925611

فہرست

نمبر شمار	عناوین	اصحاب قلم	صفحہ نمبر
الف	مفید کاوش	مولانا محمد ادریس ملی قاسمی	4
ب	تقریظ	مولانا زبیر احمد ملی ندیمی	5
ج	تقریظ	مولانا افتخار سالک قاسمی	7
د	تقریظ	مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی	9
ح	عرض مرتب	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	12

ترتیب شیوخ حدیث معہد ملت، مالیگاؤں

نمبر شمار	عناوین	اصحاب قلم	صفحہ نمبر
۱	حضرت مولانا مفتی اختر شاہ سنبھلیؒ	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	16
۲	حضرت مولانا بشیر احمد مبارکپوریؒ	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	25
۳	حضرت مولانا احمد جان ہزارویؒ	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	34
۴	حضرت مولانا محمد حنیف ملی قاسمیؒ	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	49
۵	حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	71
۶	حضرت مولانا محمد ادریس ملی قاسمی	مفتی ظہیر احمد نصیر ملی	92

مفید کاوش

حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث معہد ملت مالیگاؤں، خلیفہ ومجاز مولانا محمد قمرالزمان صاحب الہ آبادی)

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

زیر نظر کتاب معہد ملت مالیگاؤں کے شیوخ حدیث کے تذکرے پر مشتمل ہے، کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ عزیزم مفتی ظہیر احمد ملی سلمہ اللہ نے بڑی جانفشانی سے نہ صرف شیوخ حدیث کی معلومات حاصل کی بلکہ ان کے اساتذہ اور قابل شاگردوں اور ان کے اوصاف وکمالات کا تذکرہ کیا، جس سے یہ کتاب مفید معلومات کا مخزن ہوگئی۔

جو لوگ اپنے ماضی سے تعلق ختم کر لیتے ہیں، ان کے لئے مستقبل کے لئے راہ عمل متعین کرنا دشوار ہوتا ہے، مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے ماضی سے رشتہ قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے، تب ہی حوصلہ اور جذبہ پیدا ہوتا ہے اور کچھ کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، ورنہ اوقات یوں ہی ضائع ہوتے رہتے ہیں۔

مفتی ظہیر احمد ملی صاحب نے یوں تو کئی کتابیں منصۂ شہود پر پیش کی ہیں، لیکن زیر نظر یہ کتاب اپنی افادیت کے اعتبار سے فائق ہے، اس کے ذریعہ معہد ملت کے مخفی گوشہ ’’شیوخ حدیث‘‘ پر روشنی پڑتی ہے، ورنہ یہ گوشہ پردۂ خمول وذھول میں دبا رہتا۔ معہد ملت کے ان شیوخ حدیث کے ذریعہ متعدد شیوخ حدیث وجود میں آئے جو مدارس میں حدیث کی نشر واشاعت کی خدمات انجام دے رہے ہیں، بے شک اللہ رب العزت کے فضل کے بعد معہد ملت کا فیض ہے کہ یہ قابل قدر کام انجام پا رہے ہیں۔

مفتی موصوف کو دل کی گہرائی سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ عوام اور خواص بالخصوص معہد ملت کے فارغین نیز دیگر محبین اس سے استفادہ کریں۔

اللہ تعالیٰ مفتی ظہیر احمد ملی کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی اس قسم کے مفید عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط محمد ادریس عقیل ملی قاسمی

۲۲؍فروری ۲۰۲۰ء

عزیز القدر مفتی ظہیر احمد نصیر صاحب ملی

اِن کی تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو

حضرت مولانا حافظ زبیر احمد صاحب ندیمی ملی دامت برکاتہم

(استاذ تفسیر وحدیث معہد ملت، مالیگاؤں)

الحمدللہ! راقمِ اثم کو مادر علمی معہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے ۳۶/۳۷/سال کا طویل عرصہ گزر رہا ہے، اس دوران بہت سے سعادت مند اور باتوفیق طلبہ سے راقم کا تعلق بلکہ تعلق خاطر رہا ہے، اور بلا تکلف میں یہ بات تحریر کرسکتا ہوں کہ عزیز القدر مفتی ظہیر احمد نصیر ملی صاحب کا شمار انہیں سعداء اور مؤفقین بالخیر طلبہ میں ہے۔

کچھ اس میں تکلف نہیں واللہ نہیں ہے

پہلے پہل مفتی ظہیر احمد صاحب ملی معہد ملت کے شعبۂ حفظ میں داخلہ لے کر حفظ قرآن کریم کی سعادت سے مشرف ہوئے، بعد ازاں معہد ملت ہی سے شعبۂ عالمیت کی تکمیل کی، تکمیل عالمیت کے بعد معہد ملت ہی سے موصوف نے افتاء وقضاء کی تربیت حاصل کی، اور شعبۂ حفظ وعالمیت کی طرح شعبۂ افتاء وقضاء میں بھی اپنے ساتھیوں پر سبقت لے جاتے ہوئے اول نمبر سے کامیاب ہوئے۔

درسیات پر محنت کرنے کے ساتھ ساتھ مفتی ظہیر صاحب نے تقریر وتحریر کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہے، مجھے یاد ہے کہ دوران طالب علمی مفتی ظہیر صاحب دھولیہ کے ایک تقریری مقابلے میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ نمایاں درجے سے کامیابی بھی حاصل کی ان کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فضائل ومناقب" عنوان کی مناسبت سے اس تقریر پر میں نے درج ذیل شعر چسپاں کر کر دیا تھا۔

اگر سورج کو شرمانا ہے اپنی ضوفشانی سے
تو بن ابن مسعود اور ذرۂ خاک عجم ہوجا

قرطاس وقلم سے تعلق اور مضمون نگاری کا ذوق وشوق مفتی ظہیر صاحب کو عالمیت کے آخری سالوں ہی سے ہو چکا تھا، افتاء کلاس میں تو باقاعدہ مضامین بغرض اصلاح آپ میرے حوالے کرتے رہے ہیں، جن کی نوک وپلک سنوار کر میں ان کے حوالے کر دیا کرتا تھا، اور ان کے مضامین مقامی اخبارات میں بھی چھپتے رہے ہیں۔

چونکہ مفتی ظہیر صاحب ذی استعداد، صلاحیت اور صالحیت سے آراستہ و پیراستہ تھے اس لئے معہد ملت میں تدریس کی ضرورت کے موقعِ نگہِ انتخاب ان پر ہی پڑی بقول اکبرالہٰ آبادی مرحوم

نگاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے کی
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہوکر

معہد ملت میں تقرری کے ساتھ مفتی صاحب کو دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کی خدمت تفویض کی گئی اس کے علاوہ درس وتدریس کا کام بھی آپ سے متعلق رہا، ان دونوں کاموں کو بہ حسن وخوبی انجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ اس مصرعہ کے مصداق بنے رہے۔

ان کی تمام سرگزشت، کھوئے ہوؤں کی جستجو

اسی جستجو کا اثر ہے کہ مفتی ظہیر صاحب نے مکتبہ نصیرالاسلام مالیگاؤں سے کئی قابل قدر چیزیں پیش کیں، جن میں سرفہرست راقم کے مضامین کا مجموعہ بہ نام **"آثار قلم"** شائع کیا گیا، بعدازاں حضرت قاضئ شریعت مولانا عبدالاحد صاحب ازہری کے منتخب مضامین کا ایک مرقع بہ نام **"افتخار قلم"** منظر عام پر آیا۔ **"حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی حیات وخدمات"** کے نام سے بھی ایک لائق استفادہ کتاب سامنے آئی، حضرت مولانا محمد حنیف ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مقالہ **"مالیگاؤں میں دینی تعلیم ایک جائزہ"** شائع ہوا، بعدازاں آپ کی ایک قیمتی تحریر **"معہد ملت علماء عرب کی نظر میں"** منصۂ شہود پر وجود میں آئی۔

اوراب کھوئے ہوؤں کی جستجو کے طور پر **"معہد ملت کے شیوخِ حدیث"** کے نام سے ان کی تالیف مکمل ہوچکی ہے، دعا ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد زیور طبع سے آراستہ ہوکر باذوق قارئین کے لئے تسکین قلب وجگر کا باعث بنے۔ آمین

اِن شاء اللہ اس کے بعد معہد ملت کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے رشحات قلم سے سوانحی ادب پر مشتمل کتاب **"وقار قلم"** بھی باوقار انداز میں سامنے آئے گی۔ جس میں منتخب علماء، ادباء، شعراء اور زعماء سے متعلق مضامین شریک اشاعت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اس مرحلے کو بھی مفتی صاحب موصوف کے حق میں آسان فرمائے۔ آمین

تقریظ

حضرت مولانا افتخار سالک صاحب قاسمی دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث جامعہ تعلیم البنات، مالیگاؤں خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی)

حضرات محدثین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء وجانشین

علم حدیث جس طرح علوم میں افضل واعلیٰ ہے، اسی طرح حضرات محدثین عظام بھی افضل الناس واشرافہم ہیں، ان کی فضیلت وبزرگی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خصوصی عنایت وشفقت، قرب ومحبت کا مژدہ سنایا ارشاد ہے: **اَقْرَبُکُمْ مِنِّیْ مَجْلِساً اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلوٰۃً**

روایت ودراستِ حدیث نے حضرات محدثین کرام کی ذاتِ کفِ خاک کو وہ عروج وکمال، عزت واعزاز، اکرام وافتخار بخشا، خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ رسالت مآب نے محدثین کرامؒ کو اپنی وراثت وخلافت کے عہدۂ بلند پر سرفراز فرمایا، ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قِیْلَ وَمَنْ خُلَفَائُکَ یَارَسُوْلَ اللہ؟ قَالَ: اَلَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ۔

حیاتِ مستعار میں مدتِ مدید علم حدیث میں مشغولی، فتح الباری عمدۃ القاری ارشاد الساری شروحاتِ حدیث کی راتوں رات ورق گردانی، عسقلانی قسطلانی ابن بطال اور ابن عربی کے اقوال سے دلیل سامانی آداب حدیث کے تئیں گھنٹوں گھنٹوں ایک ہی حالت پر ادب واحترام تواضع وانکسار کے ساتھ طلبہ حدیث کی خدمت ارزانی جیسی جہد مسلسل ان کی نحیف وناتواں جسموں کو روحانی طاقت سے مضبوط وطاقتور بنا دیتی ہے، تو ان کے چہرے حسنِ خداداد بہجت وتروتازگی کا حسین مرقع ہوتے ہیں اور یہ مبارک ہستیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی دعا **نَضَّرَ اللہُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئاً فَبَلَّغَہُ کَمَا سَمِعَہ** کا مصداق ومظہر ہوتی ہیں۔

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں

بلاشبہ ان بلندو بالا شخصیات وعالی صفات کا تذکرہ محمد بن یونسؒ کے قول مَارَاَیْتُ لِلْقَلْبِ اَنْفَعَ مِنْ ذِکرِ الصّالِحِیْنَ (میں نے دل کے لئے صالحین کے ذکر سے زیادہ کوئی بات قابل نفع نہیں دیکھی) کے مطابق انسانیت کی رُشد وہدایت صلاح وفلاح کا زینہ ہے، دین سے دوری وغفلت علمی انہماک میں سستی عشقِ الٰہی معرفتِ خدواندی کی سرد ہوتی انگیٹھیاں مطالعہ وذوقِ کتب بینی کی کمیاں، ایسے حالات میں قدماء ومتاخرین کی کدوکاوش جہُدِ مسلسل سے معمور، خدمت علم دین سے مخمور، قابل رشک زندگیاں کسل وسستی سے بھرپور عوام وخواص کی زندگیوں میں عظیم انقلاب علمی جذبہ وولولہ علمی تیزی، شفقت علی الخلق طلبہ کے لئے نصیحت وخیرخواہی کے عزائم راتوں کی آہِ سحر گاہی مشکل مقامات پر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوکر اپنے عجز کا اعتراف، علم حصولی کے آگے علمِ حضوری وعلم وہبی کی طلب کا حقیقی مظہر ان اکابر واسلاف کی زندگیاں ہیں، جن کی خارجی داخلی انفرادی اجتماعی حالات ومعلومات تک رسائی مشکل امر تھا، محترم عزیزم مولانا مفتی ظہیر احمد ملی (زادہ اللہ علما وعملا وفضلا) پوری علماء برادری بالخصوص ملی برادران کی جانب سے بہت بہت شکر وامتنان کے مستحق ہیں کہ انہوں نے معہد ملت کے شروع سے اب تک شیوخ حدیث، شیوخ ستہ کے حالات ومعلومات کو سادہ اور آسان زبان میں سپرد قرطاس کردیا۔

آں موصوف کی یہ قلمی کاوش مستقبل کے علماء وفضلاء کے لئے مشعلِ راہ وجادہ منزل ہے۔

جہاں جہاں نظر آئیں تمہیں لہو کے چراغ   مسافران محبت ہمیں دعا دینا

میں موصوف کے سفرِ قرطاس وقلم میں روز افزوں ترقیاتِ بسیار پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مزید شرف قبولیت سے مالا مال فرمائے اور قوم وملت کی دیگر خدماتِ علمیہ ضروریہ کے لئے موصوف کو قبول فرمائے آمین۔

دعا گو ودعا جو

افتخار سالک القاسمی

(خادم الحدیث الشریف جامعہ تعلیم البنات، مالیگاؤں)

تقریظ

حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ صاحب ملی رحمانی

(سجادہ نشیں خانقاہ رحمانیہ، مالیگاؤں)

معہد ملت کی بنیاد بڑے جذبے، حوصلے اور نئے تخیل کے ساتھ ڈالی گئی تھی، یہ صرف ایک مدرسہ کا قیام نہیں تھا بلکہ ایک تحریک کا آغاز اور اس کی ابتداء تھی، معہد ملت کے بانی حضرت مولانا عبد الحمید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ گوناگوں صفات کے حامل تھے، ان میں علم کی گہرائی، عمل کا جوہر، اخلاص کی دولت، دور اندیشی اور مردم شناسی کی صلاحیت تھی، تجربات کی بھٹی میں تپ کر وہ کندن بن گئے تھے، انہوں نے اپنے علم وتجربے اور خداداد صلاحیتوں کے پیش نظر معہد ملت کا جو خاکہ بنایا اور پھر اس خاکے میں جس طور پر رنگ بھرا، اس نے معہد ملت کو دینی درسگاہ کی سطح سے اٹھا کر ایک ہمہ جہتی تحریک بنا دیا، یہ اور بات ہے کہ زمانے کی گردشوں نے اس تحریک کی تب وتاب کو ماند کر دیا، لیکن یہ بات نہ بھلائی جانے والی ہے کہ معہد ملت کا قیام تاریخی نہیں تاریخ ساز کارنامہ تھا، حضرت مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مخلص ساتھیوں کی یہ کوشش تھی کہ معہد ملت کے نصاب ونظام تعلیم کی ندرت کے ساتھ تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے لائق و فائق اساتذہ کرام کو معہد ملت میں تدریسی خدمات کے لئے مامور کیا جائے، چنانچہ معہد ملت کے ابتدائی زمانے میں علم وفضل میں مقام بلند رکھنے والی ہستیاں یہاں فروکش ہوئیں، اور ان کے علم کا سرچشمہ یہاں جاری وساری ہوا، مدارس اسلامیہ میں دورۂ حدیث میں سب سے اہمیت اور اہتمام کے ساتھ پڑھائی جانے والی کتاب امیر المومنین فی الحدیث امام محمد ابن اسماعیل بخاری کی ”الجامع الصحیح“ ہے، جب معہد ملت میں دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو تدریس بخاری کے لئے بڑے اہتمام سے ایک بلند پایہ عالم ومحدث حضرت مولانا اختر شاہ مراد آبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا، مولانا مراد آبادی مرحوم منجھے ہوئے عالم اور ممتاز مدرس تھے، بعد کے دور میں وہ جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد میں مسند افتاء کی زینت بنے اور بڑے نیک نام ہوئے، پھر ان کے بعد سے لے کر اب تک مسند شیخ الحدیث کو زینت بخشنے والے ممتاز علمائے کرام کا ایک زریں سلسلہ ہے، جن میں علوئے سند اور علم وعمل کی جامعیت کے لحاظ سے حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور شگفتہ بیانی اور طلاقت لسانی کے اعتبار سے حضرت مولانا محمد حنیف ملی

رحمۃ اللہ علیہ بطور خاص لائق ذکر ہیں، حضرت مولانا احمد جان ہزاروی نور اللہ مرقدہ، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی قدس اللہ سرہ کے راست شاگرد تھے، اور بڑی خصوصیات اور امتیازی صفات کے حامل بھی! معہد ملت کے موجودہ شیخ الحدیث اور ہمارے استاذ گرامی مرتبت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی دامت برکاتہم، مولانا ہزارویؒ کے شاگرد رشید اور ان کے خوان علم کے خوشہ چیں ہیں، مولانا ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں جو روایتیں سینہ بہ سینہ ہم تک پہونچی ہیں اور ان کی روشنی میں مولانا مرحوم کی شخصیت کا جو تصوراتی نقشہ ذہن میں قائم ہے وہ ایک جلیل القدر عالم دین کے ساتھ پراسرار شخصیت کا بھی ہے، اس کے علاوہ مجاہد آزادی کا لقب بھی ان کے نام کے ساتھ جڑا ہوا ہے، وہ حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ کے شاگرد رشید بھی تھے اور ان کے فکر و تحریک کے پرجوش کارکن بھی۔ اپنے استاذ کے علوم کو انہوں نے سینے میں سجایا، اور ان کے افکار و خیالات کو ذہن میں بسایا تھا، اسی لئے وہ صرف درسگاہ کے مدرس نہیں بنے، معرکۂ حق و باطل میں برسرِ پیکار بھی ہوئے، اور قول نہیں عمل سے یہ ثابت کر دکھایا کہ

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حضرت مولانا محمد حنیف ملی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم شباب میں بخاری شریف کا درس دینا شروع کیا، یہ حضرت نعمانی کی اعلیٰ ظرفی، کشادہ دلی اور جوہر شناسی تھی کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے جواں سال شاگرد رشید مولانا محمد حنیف ملی کو مسند شیخ الحدیث پر جلوہ افروز کیا، اپنے شاگرد پر ایسا اور اتنا اعتماد اور اس کی ظاہری و باطنی ترقی سے اس درجہ خوشی و مسرت کم ہی دیکھنے کو ملتی ہے، مولانا نعمانی مرحوم کا یہ امتیازی وصف تھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو آگے بڑھا کر خوش ہوتے تھے، اور ان کی صلاحیت اور لیاقت کا برملا اعتراف کرتے تھے، مولانا محمد حنیف ملی نے برسہا برس بخاری شریف کا درس دیا اور شاگردوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے استفادہ کیا، جو اب خود مختلف درسگاہوں میں علم کی شمع روشن کئے ہوئے ہے، اور اپنے استاذ مرحوم کے لئے صدقۂ جاریہ ہے۔

فروری ۲۰۰۰ء میں مولانا محمد حنیف ملی رحمۃ اللہ علیہ راہی ملک عدم ہوئے، انہوں نے ساٹھ سال کی زندگی پائی، اور زندگی کے آخری چند برس علالت کی مشقت جھیلی، جب وہ علالت کے سبب تدریس سے معذور ہو گئے تو حضرت مولانا عبدالاحد ازہری صاحب شفاہ اللہ ورعاہ نے بخاری شریف کی تدریس شروع فرمائی، اس عاجز و فقیر کو اور برادر مکرم مولانا مفتی محمد حسنین محفوظ نعمانی زید مجدھم کو ۲۰۰۶ء میں قاضی صاحب محترم ہی سے بخاری

شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے چند برس کے بعد جب قاضی صاحب بھی علالت کا شکار ہو گئے اور انہیں درس و تدریس کا سلسلہ منقطع کرنا پڑا، تو ان کی جگہ ان کے شاگرد رشید مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب زید مجدھم نے سنبھالی، اور بحمد اللہ وہ اس وقت درس بخاری کی خدمت بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، شکر اللہ مساعیہ و بارک فی عمرہ!

زیر نظر کتاب معہد ملت میں درس بخاری کی خدمت انجام دینے والے بزرگ علمائے کرام کے تذکرے پر مشتمل ہے، معہد ملت کے جواں سال استاد مفتی ظہیر احمد ملی زادہ اللہ علما ونفعاً نے معہد ملت کے شیوخ حدیث کا یہ تذکرہ مرتب کر کے قابل قدر خدمت انجام دی ہے، کہنے کو یہ شیوخ حدیث کا ذکر جمیل ہے، لیکن ان کے حالات زندگی کے ذیل میں ان کے ممتاز شاگردوں کا بھی تذکرہ آ گیا ہے، جس نے کتاب کی افادیت بڑھا دی ہے، امید کہ اس کتاب سے پورا فائدہ اٹھایا جائے گا، اور گذرے ہوؤں کی جستجو کے لئے اس کتاب کو سنگ میل کی حیثیت حاصل ہوگی!

کتاب کے مؤلف مفتی ظہیر احمد ملی کا یہ جذبہ لائق تحسین ہے کہ وہ اپنی مادر علمی سے جڑی ہوئی شخصیات کے احوال زندگی اور ان کے نقوش علم وقلم کو ترتیب دے کر شائع کر رہے ہیں، اس سے پہلے ان کی اس طرز کی کئی کتابیں طبع ہو چکی ہیں، مفتی صاحب موصوف استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد ملی صاحب مدظلہ العالی (استاذ حدیث وتفسیر معہد ملت) کی نگرانی میں اپنا قلمی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں، اللہ پاک انہیں مسلسل سرگرم سفر رکھے اور ان سے دین متین کی خوب خوب خدمت لے۔ آمین یارب العالمین

☆......☆......☆

عرضِ مرتب

مادرِ علمی معہد ملت مالیگاؤں جس کا قیام ۲۱/ شوال ۱۳۷۲؁ھ مطابق ۲/ جولائی ۱۹۵۳؁ء بروز سنیچر عمل میں آیا اور ابتداء ہی سے مدرسہ کے بانی حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی رحمۃ اللہ نے نہ صرف اس کی کوشش کی بلکہ اس کو عملاً کرکے دکھایا کہ مدرسہ میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لئے ایسے عظیم المرتبت اور باکمال علماء کرام کا انتخاب کیا جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ انجمن تھا، بلاشبہ ہر ایک علامۂ دوراں فہامۂ زماں ماہرِ فن اور یکتائے روزگار تھا، یہی وجہ ہے کہ معہد ملت مالیگاؤں ہندوستان کے ان چنندہ اور نادر و نایاب مدارسِ دینیہ میں سے ایک ہے جہاں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید حضرت مولانا احمد جان ہزاروی ثم گلبرگوی نے کم و بیش چھ سال تک نائبان رسول ﷺ کی علمی پیاس کو بجھایا ہے، اور امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری سے استفادہ کرنے والے حضرت مولانا جمال الدین صاحب لبیب انوری اسی طرح شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے کئی تلامذہ بشمول حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی (بانیٔ جامعۃ الصالحات مالیگاؤں) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی (سابق رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند و سابق صدر جمعیت العلماء مالیگاؤں) حضرت مولانا محمد شفیع صاحب حسرت قاسمی (مدرس اول معہد ملت) حضرت مولانا مفتی اختر شاہ سنبھلی مرادآبادی (سابق شیخ الحدیث معہد ملت، مالیگاؤں و سابق مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد) حضرت مولانا ضیاء الحسن ندوی اعظمی (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو) اور حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم (صدر مفتی و سابق نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند) وغیرہ جیسے نابغۂ روزگار افراد نے مسند درس سجا کر طالبانِ علم کو سیراب کیا ہے۔

معہد ملت مالیگاؤں اس دینی درسگاہ کا نام ہے، جس کے بارے میں امیر شریعت رابع مولانا سید منت اللہ رحمانی نے کہا ہے کہ ”معہد ملت جنوبی ہند میں اپنے قابل تقلید طرز کی منفرد دینی درسگاہ ہے“۔

اور قاضی القضاۃ حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی کے بقول: ”معہد ملت بلاشبہ اس تاریکی اور گمراہی کے دور میں مینارۂ ہدایت ہے“ اور جیسا کہ ملک کے مؤقر، بلند پایہ اور بلند نظر عالم دین حضرت مولانا زبیر احمد

صاحب اعظمی قاسمی (ساکن ایولہ) نے اپنے مجموعہ مضامین ”رفتارِ قلم“ میں رقم کیا ہے کہ ”آج اگر اہل علم حضرات کی خدمت میں ایک سوال پیش کر دیا جائے کہ پورے ملک نہیں صرف مہاراشٹر میں تعلیمی وتربیتی، تحریری وتقریری اور تصنیفی وتالیفی اعتبار سے کون سا دبستان علمی بہت زیادہ نمایاں اور ممتاز ہے، تو یقینا تقریباً تمام افراد کا جواب یہی ہوگا کہ ”معہد ملت مالیگاؤں“ اور یوں تو اس کے نام اور خدمات سے پورے ہندوستان بھر کا طبقہ علماء ومشائخ واقف ہے“، یقیناً اللہ رب العزت کا فضل خاص معہد ملت پر ہے کہ آج اگر کوئی مولانا زبیر احمد اعظمی کی تحریر میں موجود سوال کی بجائے یہ سوال پیش کر دے کہ معہد ملت نے ملت اور امت کو کیا دیا ہے؟ تو اس کا آسان سا جواب معہد ملت کے ادنی فاضل کی جانب سے سائل کی خدمت میں یہی ہے کہ دورِ موجود میں دین کے جتنے بھی شعبہ جات ہیں تقریبا ان تمام میں معہد ملت کے خوشہ چیں نمایاں اور ممتاز نظر آئیں گے، اور وہ بھی نہ صرف ریاستِ مہاراشٹر بلکہ اس سے آگے ہندوستان اور اس سے آگے بیرون ملک میں بھی خدمتِ دین وخدمتِ خلق میں مشغول دکھائی دیں گے، الحمدللہ! معہد ملت مالیگاؤں اس ادارہ کا نام ہے جس نے ملت کو جہاں ائمہ وخطباء، حفّاظ وقراء، علماء وعاملین، مفتیان وقضاۃ، صحافی واہل قلم، مناظرین اسلام ومبلغین اسلام، مجاہدین وقائدین ملت، مفسرین ومصنفین، فقہاء ومدرسین دیئے ہیں تو وہیں شیوخِ طریقت وشیوخِ حدیث سے بھی نوازا ہے۔

راقم نے چونکہ مادرِ علمی معہد ملت میں تقریباً بارہ سال بحیثیت متعلم گزارے ہیں اس بناء پر احساس وشعور بیدار ہونے اور بالخصوص استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ندیمی ملی دامت برکاتہم کی تربیت سے کچھ لکھنے کے قابل ہونے کے بعد سے ہی دل میں یہ داعیہ پیدا ہونے لگا تھا کہ اتنے عظیم مدرسہ کے اساتذۂ کرام کے حالات منظر عام پر لانے کی ضرورت ہے تاکہ مدرسہ کے نوخیز فضلا وموجود طلباء کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے مخیرین وخیرخواہان کے علاوہ مستقبل میں آنے والے طلباء کرام کو مادرِ علمی معہد ملت کے درخشاں ستاروں کے حالات معلوم ہوسکیں، جن کے ذریعہ مدرسہ بستی سے شہر، شہر سے ریاست، ریاست سے ملک اور ملک سے بیرونِ ملک مشہور ومعروف ہوا، لہٰذا راقم بہت ہی غور وفکر کے بعد اس مقام پر پہنچا کہ ”معہد ملت کے شیوخِ حدیث“ کے نام سے ایک ایسی کتاب تصنیف کی جائے جس میں معہد ملت کے ابتداء سے تاحال شیوخِ حدیث یعنی شیوخ ستہ کے حالات درج ہوں اور ساتھ ہی ان شیوخ کے وہ تلامذہ جن کو مادرِ علمی میں تدریسی

خدمات انجام دینے کا موقع ملا ہے، اللہ کا نام لے کر اپنے محسن کبیر حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ندیمی کی زیر نگرانی لکھنا شروع کیا اس اہتمام کے ساتھ کہ ہر شیخ حدیث کے حالات کو ان کے شاگرد کے پاس بھیج کر نظر ثانی کی درخواست کی اور مضمون میں مرقوم احوال کی تصدیق حاصل کی، چنانچہ پہلے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی اختر شاہ سنبھلی کا مضمون آپ کے شاگرد رشید حضرت مولانا عبد الحمید صاحب ازہری دامت برکاتہم کی خدمت میں اور دوسرے شیخ الحدیث حضرت مولانا بشیر احمد مبارکپوری مظاہری کا مضمون آپ کے تلمیذ عظیم حضرت مولانا انوار الحق صاحب ملی قاسمی کے پاس اور تیسرے شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد جان ہزاروی کا مضمون آپ سے ہی سند یافتہ حضرت مولانا محمد یاسین ذوق اختر ملی قاسمی کے حوالے اور چوتھے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی کا مضمون آپ کے فرزند ارجمند اور فیض یافتہ حضرت مولانا نعیم الظفر صاحب ملی ندوی کے سپرد اور پانچویں شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی عبد الاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم کا مضمون آپ کے خوشہ چیں اور راقم کے استاذ محترم حضرت مولانا محمد یاسین نصر صاحب ملی کی تحویل میں اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب عقیل ملی قاسمی دامت برکاتہم کا مضمون راقم آپ کا خادم وشاگرد ہونے کی بناء پر خود اس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے استاذ محترم سے نظر ثانی کروائی، اللہ رب العزت مذکورہ تمام اصحاب علم وفضل اور شیوخِ حدیث کے تلامذہ کو اپنی شایانِ شان جزاء وصلہ عطا فرمائے، آمین۔

زیر نظر کتاب ’’معہد ملت کے شیوخ حدیث‘‘ میں راقم نے کل چھ شیوخِ حدیث کے حالات کو قلم بند کیا ہے، اور پھر خام مسودہ پر نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کے لئے احقر نے اپنے محسن وکرم فرما استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی (استاذ تفسیر وحدیث معہد ملت) کی خدمت میں پیش کیا جنہوں نے پورے مسودہ پر بڑی عرق ریزی سے نظر ثانی اور پروف ریڈنگ فرمائی اور جہاں حذف واضافہ کی ضرورت محسوس کی وہاں حذف واضافے بھی کئے حتی کہ اس کتاب کے لئے ایسی جامع تحریر قلمبند فرمائی جس میں احقر ہی کی سرگزشت آگئی، راقم آپ کا بے حد ممنون ومشکور ہے اور ساتھ ہی احسان مند بھی، اسی طرح اپنے شیخ الحدیث، مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ادریس صاحب عقیل ملی قاسمی دامت برکاتہم، حضرت مولانا افتخار سالک صاحب قاسمی اور حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ ملی رحمانی کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیتوں کے باوجود مسودہ کو از

اول تا آخر پڑھ کر مفید مشوروں کے ساتھ اپنی تقاریظ بھی عطا فرمائیں، جو راقم کے لئے حوصلہ بخش ہیں تو کتاب کے لئے حسن قبول کی سند اللہ رب العزت مذکورہ تمام ہی علماء کرام کا سایہ تا دیر قائم و دائم فرمائے اور امت کو ان سے استفادہ کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

اس مسرت آمیز موقع پر راقم اپنے مشفق والدین اور مہربان اساتذہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے اس لئے کہ جہاں والدین نے بچپن سے تعلیم و تربیت کا نظم فرمایا تو وہیں اساتذہ نے تعلیم و تربیت سے آراستہ فرمایا ہے، اسی طرح حضرت مولانا محمد عابد صاحب ملی ندوی کا بھی مشکور ہوں کہ جنہوں نے بڑی محنت سے کتاب کو کمپوز کیا، بڑی خوبصورتی سے اس کی سیٹنگ کی اور بار بار کی بعض تبدیلیوں کو بھی بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

آخر میں یہ عرض ہے کہ اب یہ مختصر سی کاوش آپ کے سامنے ہے، جس میں اب بھی یقیناً خامیاں اور لغزشیں ضرور ہوں گی کہ یہ تقاضائے بشریت ہے، لہٰذا آپ سے بہ ادب گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو راقم کو مطلع فرمادیں تاکہ جب کبھی جدید ایڈیشن کا مرحلہ پیش آئے تو غلطی کا تدارک کر دیا جائے۔ اور قارئین سے یہ بھی گزارش ہے کہ مؤلف کتاب و جملہ معاونین کتاب اور ان کے والدین و اساتذہ کو اپنی جملہ دعوات صالحہ میں یاد رکھیں، اللہ رب العزت اس کتاب کے طفیل مجھے ماجور فرمائے اور میرے والدین و اساتذہ کے لئے اس تالیف کو سامانِ مغفرت و نجات بنائے۔ آمین۔

طالب دعائے خیر
ظہیر احمد نصیر ملی
(خادم تدریس و افتاء معہد ملت، مالیگاؤں)
۱۱؍مارچ ۲۰۲۰ء

(۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی اختر شاہ خان صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(تلمیذ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، سابق مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد)

بانی معہد ملت حضرت مولانا عبد الحمید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جن بیرونی علماء کرام کو معہد ملت میں بہ حیثیت معلم ومدرس مدعو کیا تھا ان میں سب سے پہلا نام شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی اختر شاہ صاحب سنبھلی مراد آبادی کا ہے، نومبر ۱۹۵۳ء میں جب معہد ملت مالیگاؤں کا قیام عمل میں آیا اور کچھ سالوں بعد مئی ۱۹۵۶ء میں یہاں مشکوٰۃ اور آگے چل کر صحاح ستہ کی تدریس کی ضرورت پڑی تو بانی معہد ملت حضرت مولانا عبد الحمید صاحب نعمانی ؒ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے مفتی اختر شاہ صاحب مراد آبادی کا انتخاب کیا اور یکم جون ۱۹۵۶ء کو آپ مالیگاؤں تشریف لائے، آپ نے یہاں مشکوٰۃ، نخبۃ الفکر، جلالین، ترمذی شریف، طحاوی شریف، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد اور بخاری شریف کا درس دیا ہے، حضرت شاہ صاحب یہاں استاذ حدیث کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے اتالیق بھی رہے، استاذ محترم حضرت مولانا اقبال احمد آصفؔ صاحب ملّی (استاذ حدیث وفقہ معہد ملت) حضرت شاہ صاحب کے بارے میں ”ضیائے ملت“ (جو معہد ملت کے پچاس سالہ تعلیمی اجلاس کے موقع پر مرتب کردہ ایک میگزین ہے) میں رقمطراز ہیں کہ

> ”موصوف باکمال مدرس ہی نہیں تھے، بلکہ بے مثال اتالیق بھی تھے، جن کے اچھے اثرات طلبہ پر نمایاں ہوتے تھے، منظم طریقے سے درس دیتے تھے، احادیث رسول سے گہرا تعلق تھا، درسِ قرآن وحدیث آپ کا وصف وامتیاز تھا، دوران درس اپنے اساتذہ خصوصاً حضرت شیخ الاسلام کے اقوال کثرت سے نقل کرتے تھے، اور اختلافی مسائل پر سیر حاصل بحث فرماتے تھے جس سے طلباء کو بھی تشفی ہوجاتی، احادیث

> کی توضیح اس شرح وبسط کے ساتھ فرماتے کہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ علم کا نور آپ کو محیط ہے اور شاہ صاحب کی زبان ہی اس کی ترجمان بنی ہوئی ہے، کم عمری کے باوجود ولایت کی شان حاصل تھی"۔

اسی طرح فاضل معہد ملت حضرت مولانا نصیر احمد صاحب ملیؒ (سابق استاذ معہد ملت وسابق ناظم جامعہ عائشہ منصورہ، مالیگاؤں) نے ؁۱۳۹۹ھ مطابق ؁۱۹۷۸ء میں معہد ملت کے پچیس سال مکمل ہونے پر ابنائے معہد ملت کی علمی، ادبی اور دینی پیشکش بنام "گلشن" میں حضرت شاہ صاحب کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ

> "اس میں شک نہیں کہ آپ کی ذات مجمعِ صفات تھی، جن طلباء نے آپ سے احادیث کا درس لیا اور جنہوں نے خلوت وجلوت اور سفر وحضر میں آپ کو قریب سے دیکھا وہ اس بات کے معترف ہیں کہ سیرت رسول ﷺ کے مختلف گوشوں کو اس ذات گرامی نے چن چن کر اپنایا تھا اور اپنے اسلاف کے گوناگوں بیش بہا اوصاف کوٹ کوٹ کر اپنے اندر بھر لیے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ جہاں گئے لوگوں نے اپنے دلوں میں جگہ دی اور عقیدت ومودت کا برتاؤ کیا، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کوئی کتنا ہی باکمال ہو وطن میں اس کی خاطر خواہ قدر نہیں ہوتی لیکن شاہ صاحب کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ آپ کا ہر جگہ یکساں احترام کیا جاتا تھا، معہد ملت میں ابتداء سے دار الاقامۃ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا قیام مسجد رسولپورہ میں تھا، تعمیر جدید سے پہلے اس مسجد کے دوسرے منزلے پر آپ کا قیام تھا، یہاں قیام کے دوران دو چیزیں آپ کے معمول میں داخل تھیں اور یاد نہیں آتا آپ نے اس میں کبھی ناغہ کیا ہو، چوں کہ آپ بہترین حافظ اور خوش گلو قاری تھے، آواز میں سوز اور گلے میں نورانیت تھی، اس لئے حسب ایماء صبح کی نماز خود پڑھاتے تھے، قرأت میں لطافت و روانی اور لہجہ گداز وشیریں تھا، اس لئے طویل قرأت بھی طبیعتوں پر ہلکی سی گرانی کا باعث نہیں ہوتی تھی، آپ کا دوسرا معمول جمعہ کے

دن مسجد میں تفسیر قرآن پاک بیان کرنا تھا، آپ روایتی مقرر نہ تھے اور جلسوں میں تقریر سے اکثر طرح دے جایا کرتے تھے، لیکن دوران تفسیر آپ کی تقریر کا انداز نرالا ہوتا تھا، ہلکے پھلکے لفظوں میں قرآن پاک کی عام فہم اور دل نشیں تشریح کرتے، احادیث وصحابہ کے واقعات اور قصص وامثال کو اس طرح بیان کرتے کہ لوگ ہمہ تن گوش ہوتے''۔

اسی طرح معہد ملت کے چوتھے شیخ الحدیث وسابق رکن مجلس انتظامی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ اپنی خود نوشت سوانح حیات ''نقوش گردشِ ایام'' میں حضرت شیخ الحدیث مفتی اختر صاحب کے عالی رتبہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

> ''معہد ملت کی زندگی میں مالیگانوی اساتذہ کے فیضِ تربیت نے مجھ پر جو کرم کیا وہ ناقابل فراموش تاریخی حقیقت ہے، لیکن باہر سے تدریس کے لئے جو اساتذہ آئے تھے میں ان کی چشم کرم اور محبت سے بھی صرف نظر نہیں کرسکتا، استاذ محترم مولانا نعمانی صاحب کے بعد معہد ملت کے زمانہ تعلیم میں حضرت مولانا اختر شاہ صاحبؒ سے میں سب سے زیادہ متاثر ہوا، ان کے اخلاص نے اس راقم کو آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا وہ ایک عارف باللہ اور صاحبِ نسبت بزرگ تھے، جن کی صحبت سے تمام خام پختہ اور پختہ سوختہ ہوا کرتے تھے''۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی نے حضرت مولانا مفتی اختر شاہ صاحب سے متعلق باقاعدہ ایک مضمون بعنوان ''شاہ اختر سا جہاں میں نہیں دیکھا عالم'' لکھا ہے جو قابل مطالعہ ہے، دعا کریں کہ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملیؒ کے اس طرح کے مضامین جو آپ نے علماء کرام سے متعلق رقم کئے ہیں، راقم نے ان مضامین کو استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندویؔ کے مشورہ اور آپ کی نگرانی وسرپرستی میں بنام ''وقار قلم'' ترتیب دینے کا عزم مصمم کیا ہے، اللہ اسے بسہولت و عافیت پایہ تکمیل تک پہونچائے۔ آمین

راقم نے عنوان کے نیچے بین القوسین لکھا ہے کہ تلمیذ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی

اور اسی طرح آگے لکھا ہے کہ سابق استاذ و مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد تو اس تعلق سے حضرت مولانا نصیر احمد صاحب ملی ایک جگہ رقمطراز ہیں کہ

> ”شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ ، حضرت مولانا علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاوی اور حضرت مولانا فخر الحسن صاحب آپ کے اساتذہ میں سے تھے“۔

اور آگے تحریر فرماتے ہیں کہ

> ”شعبان ۱۳۷۹ھ مطابق مارچ ۱۹۵۹ء کو شاہ صاحب مدرسہ (معہد ملت) سے مستعفی ہوئے، علیحدگی کی وجہ آپ کے والد ماجد کی کمزوری اور شدید بیماری تھی، معہد ملت سے رخصت ہونے کے بعد کچھ دنوں آپ دار العلوم چلّہ امروہہ سے منسلک رہے، پھر اپنے شہر مراد آباد میں مدرسہ شاہی میں آگئے اور آخر تک وہیں رہے“۔

چنانچہ ”فضلاء دیوبند کی فقہی خدمات ایک جائزہ“ نامی کتاب جسے مولانا آفتاب غازی قاسمی اور مولانا عبد الحسیب قاسمی ان دونوں حضرات نے عالمی شہرت یافتہ فقیہ حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی دامت برکاتہم کی زیر نگرانی ترتیب دیا ہے، اس میں حضرت شاہ صاحب کے بارے میں مختصر مگر جامع انداز میں جائے پیدائش، ابتدائی تعلیم، دار العلوم دیوبند سے فراغت کا سن، معہد ملت میں تدریسی خدمات اور پھر جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد میں بحیثیت استاذ و مفتی تقرر لکھا گیا ہے، اسی طرح حضرت مولانا نظام الدین اسیر ادروی صاحب (استاذ جامعہ اسلامیہ بنارس و رکن مجلس تالیف دار المؤلفین دیوبند) نے اپنی تالیف کردہ کتاب ”تذکرہ مشاہیر ہند کاروان رفتہ“ میں بھی رقم کیا ہے، دونوں کتاب کے مضامین مختصر مگر جامع اور ہمارے لئے قابل استفادہ ہیں، مگر دونوں کتاب میں حضرت شاہ صاحب کو مراد آبادی کی بجائے سنبھلی لکھا گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ سنبھل حضرت مولانا کا پیدائشی مقام ہے، اور سنبھل کا ضلع مراد اباد ہے۔

”فضلائے دیوبند کی فقہی خدمات ایک جائزہ“ میں لکھا ہے کہ

> ”مفتی اختر شاہ سنبھلی کی ولادت سرائے ترین ”تحصیل سنبھل ضلع مراد آباد میں

ہوئی، ابتدائی تعلیم مدرسہ شمس العلوم سرائے ترین میں ہوئی، ۱۳۶۹ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی اور فراغت کے بعد یوسف پور محمد آباد ضلع غازیپور میں مدرس ہوئے، پھر معہد ملت مالیگاؤں میں صدر مدرس بنائے گئے، ایک سال بعد وہاں دورۂ حدیث کی شروعات ہوئی تو آپ کو شیخ الحدیث بنایا گیا، ۱۳۷۹ھ میں والد صاحب کی سخت علالت کی وجہ سے وطن واپس آگئے، ۱۳۸۰ھ میں مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں مدرس ہوئے، ایک سال بعد وہاں بھی آپ کو شیخ الحدیث بنایا گیا، شعبان ۱۳۸۳ھ میں مدرسہ شاہی میں علیا کے مدرس مقرر ہوئے، اور ۱۳۸۴ میں آپ کو مفتی مقرر کیا گیا۔ دارالافتاء کی ذمہ داریوں کے ساتھ ترمذی شریف کے اسباق بھی آپ سے متعلق رہے“۔

حضرت مولانا اسیر ادروی ”تذکرہ مشاہیر ہند کاروان رفتہ“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

”مولانا اختر شاہ خان سنبھلی کی ولادت سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد ۱۹۲۰ء میں ہوئی، سنبھل میں تعلیم کا آغاز ہوا، ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں دارالعلوم دیوبند گئے اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند اور دوسرے اساتذہ حدیث سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد یوسف پور محمد آباد ضلع غازی پور کے ایک مدرسہ میں مدرس ہو کر گئے، وہاں چند سال تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد وہاں سے ترک تعلق کرلیا اور آپ مدرسہ معہد ملت مالیگاؤں ضلع ناسک مہاراشٹر میں صدر مدرس ہو کر چلئے گئے، آپ کے جانے کے بعد مدرسہ میں دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو موصوف کو شیخ الحدیث بنایا گیا اور صحاح ستہ میں بخاری شریف اور ترمذی کا درس آپ کے ذمہ ہوا۔ ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں آپ گھر کی مجبوریوں کی وجہ سے مستعفی ہو کر وطن آگئے اور دوسرے سال ۱۳۸۰ھ میں آپ مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں استاذ بنائے گئے، اور پھر جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد میں علیا کے مدرس

> ہو گئے، ترمذی شریف آپ کے حوالہ کی گئی، تدریس کے علاوہ فتویٰ نویسی بھی آپ سے متعلق تھی اور آخر عمر تک مدرسہ شاہی میں اسی عہدہ پر رہے، اور اسی عہدہ پر رہتے ہوئے رہگزارِ عالم آخرت ہوئے"۔

یہاں راقم اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہے کہ جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد کے بانی کون تھے؟ تو جان لیں کہ جس طرح از ہر ہند دارالعلوم دیوبند کے بانی قاسم العلوم والخیرات حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی تھے، اسی طرح جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد کے بانی بھی حضرت مولانا نانوتویؒ ہی ہیں، مدرسہ کا نام قاسمیہ آپ کے نام قاسم کی طرف منسوب ہے۔ ۴/ذی الحجہ ؁۱۳۸۸ھ ۲۲/فروری ؁۱۹۶۹ء میں حضرت شاہ صاحب کا انتقال مرادآباد میں ہوا لیکن تدفین آپ کی جائے پیدائش سنبھل میں ہوئی"۔

آگے حضرت مولانا اسیر ادروی صاحب نے لکھا ہے کہ

> "انتقال کے چھ ماہ بعد برسات کا موسم آیا اور شدید بارش کی وجہ سے آپ کی قبر کھل گئی تو حیرتناک بات یہ تھی کہ نعش بالکل صحیح وسالم اور تر وتازہ تھی، مولانا آفتاب علی صاحب کے مشورہ سے دوسری جگہ دوبارہ باقاعدہ دفن کیا گیا تاکہ مولانا مرحوم کی نعش تماشہ گاہ نہ بنے"۔

حضرت مولانا مفتی اختر شاہ صاحب سنبھلی مرادآبادی معہد ملت مالیگاؤں کے پہلے شیخ الحدیث تھے، آپ کے پاس معہد ملت کے اولین طلباء جنہوں نے بخاری شریف پڑھی جن میں سے ہر ایک آگے چل کر نہ صرف معلم ومدرس بنا بلکہ معلم گر ومدرس ساز بنا، ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک انجمن تھا، وہ کل چھ طلباء تھے، ان میں سے چار مرحومین کی فہرست میں شامل ہو گئے اور دو ابھی بقید حیات ہیں، اللہ تعالیٰ ان دونوں کا سایہ تادیر قائم ودائم فرمائے، اور ہما شما کو ان سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے، وہ دو حضرات جو ابھی بقید حیات ہیں ان میں۔۔۔

(۱) سابق شیخ الحدیث معہد ملت **حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری ابن عبدالعزیز ایاز دامت برکاتہم** ہیں، آپ اور آپ کے حیات ہمدرس (مولانا عبدالحمید ازہری صاحب) دونوں قاسمی اور ازہری ہیں اور شہر عزیز مالیگاؤں کے باشندے اور فخر مالیگاؤں ہیں، حضرت قاضی صاحب مہاراشٹر کے اولین قاضی ہیں معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند سے اکتساب علم کیا، اس کے بعد جامعہ ازہر (مصر) کا رخ کیا، اور فلسفہ وعقائد میں بی اے کے مساوی ڈگری حاصل کی، حضرت قاضی صاحب وہ خوش نصیب طالب علم تھے جنہوں نے عالمیت کی سند کے ساتھ ساتھ سندِ حفظ بھی حاصل کی تھی۔

بقول فاضل معہد ملت مولانا محمد عمرین محفوظ صاحب رحمانی (سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

> ”تیرہ سال تک آپ معہد ملت کے باوقار شیخ الحدیث رہے اور تقریباً پینتیس سال تک دارالقضاء شہر مالیگاؤں کے قاضیِ شریعت رہے“۔

حضرت قاضی صاحب ملکی سطح کے ادارہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن تاسیسی اور آل انڈیا اسلامک فقہ اکیڈمی کے نائب صدر اب بھی ہیں، حضرت نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی جب معہد ملت سے پندرہ روزہ اخبار ”گلشن“ کا اجراء عمل میں آیا تو نعمانی صاحب نے آپ کو اس کا مدیر بنایا جو آٹھ سال تک جاری رہا آپ اس کے آٹھ سال تک مدیر رہے، ادارہ امتحان دینیات کے موجودہ صدر اور معہد ملت کے ناظم اعلیٰ وسرپرست ہیں، آپ کی تصنیفات میں خطبات قاضی شریعت، اصلاحی نگارشات اور محبت نبوی کی کسوٹی وغیرہ کتابیں ہیں، راقم نے آپ کے مضامین کو یکجا کر کے ”افتخار قلم“ کے نام سے شائع کیا جو سال بھر کے اندر ختم ہوگئی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی نے تین سو عدد کتابیں طلب کی تھی نہ ہونے کی صورت میں صرف ایک سو سے کچھ زائد کتابیں روانہ کی گئیں، یہ اس کتاب کی مقبولیت کی ایک بڑی دلیل ہے۔

(۲) **حضرت مولانا عبدالحمید ازہری صاحب ابن محمد الیاس**، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند اور پھر وہاں سے جامعہ ازہر مصر گئے اور عربی ادب میں ایم اے کی ڈگری حاصل

کر کے وطن واپس آئے، اور معہد ملت میں مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے، ۱۹۶۹ء میں ایک عربی اخبار ''الاضواء'' جاری کیا، نعمانی صاحب کی اجازت سے ۱۹۷۳ء میں سعودی سفارت خانہ دہلی میں ملازمت اختیار کی اور کچھ سالوں بعد سعودی عرب کی راجدھانی ریاض چلے گئے، اور تقریبا اٹھائیس برس کے بعد وطن مالوف لوٹ آئے، کچھ مدت تک آپ معہد ملت میں بحیثیت سپروائزر بھی رہے، اس وقت راقم شعبہ حفظ میں زیر تعلیم تھا، مولانا بہت ہی نرم دل اور متواضع انسان ہیں، حضرت مولانا آزاد اسلامک سینٹر کے صدر اور روح رواں ہیں اور جاری سال ۲۰۱۹ء میں راشٹریہ مسلم مورچہ بامسیف نئی دہلی کے آپ آل انڈیا صدر بھی بنائے گئے ہیں۔

وہ چار فضلاء جو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے ان میں سرفہرست میرے اساتذہ کے استاذ، معہد ملت کے چوتھے شیخ الحدیث

(۱) **حضرت مولانا محمد حنیف ساقی ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ** کی ذات گرامی ہے، والد کا نام عبدالرحیم تھا، حضرت مولانا ملیؒ نے معہد ملت سے سند فضیلت حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند کا بھی رخ کیا اور اکابر علماء دارالعلوم سے خوب استفادہ کر کے وطن لوٹے اور تادم زیست مادر علمی معہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، تقریباً تیس سال بخاری شریف کا درس دیا اور ۱۹۸۷ء سے تاحیات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مجلس منتظمہ کے رکن رہے، حضرت مولانا ملیؒ صاحب حکومت کی جانب سے ایوارڈ یافتہ تھے، بہترین ادیب وخطیب تھے، آل انڈیا ریڈیو جلگاؤں نے آپ کی بعض تقاریر کو نشر کیا، حج بیت اللہ کی سعادت سے دو مرتبہ سرفراز ہوئے، اور سعودی گورنمنٹ کے مہمان بنے، ماہنامہ العدل کے ایڈیٹر اور دعوت انسانیت (کرن سنگم نیر ضلع احمد نگر) اور دیگر بے شمار مدارس کے بھی تاحیات سرپرست رہے، آپ نے بہت ساری کتابیں تصنیف وتالیف فرمائیں، جن میں نقوش چین، نقوش نعمانی، نقوش گردش ایام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، مولانا مرحوم نہ صرف شعر وشاعری سے کافی شغف رکھتے تھے بلکہ آپ ایک کہنہ مشق شاعر تھے آپ اپنا تخلص ''ساقی'' لگاتے تھے، مولانا کے کہے ہوئے بہت سے اشعار اور منظومات موجود ہیں۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی دامت برکاتہم نے اپنی کتاب جس میں علم و ادب اور فکر وفن سے تعلق رکھنے والی مختلف اہم شخصیات کا تذکرہ ہے، جس کا نام ہے ''وہ جو بیچتے تھے دوائے دل''، میں حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملیؒ کے بارے میں ایک مکمل مضمون لکھا ہے، جس میں حضرت مولانا کے نام کے نیچے یہ شعر درج ہے ''شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی'' قابل مطالعہ مضمون ہے، حضرت مولانا محمد حنیف ملیؒ کا انتقال بروز سنیچر ۱۱؍فروری ۲۰۰۰ء کو ہوا۔

(۲) **حضرت مولانا عبد التواب ملی حمیدی ابن حمید اللہ**، مولانا معہد ملت سے فراغت کے بعد ازہر ہند برائے تحصیل علم تشریف لے گئے، وہاں سے فراغت کے بعد معہد ملت میں آپ کا تقرر ہوا، معہد ملت سے سبکدوش ہونے کے بعد ایک لمبی مدت تک کنڑ کے ایک مدرسہ میں استاذ و ناظم رہتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(۳) **حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ملی ابن عبد الحمید** (جامنیر ضلع جلگاؤں) معہد ملت سے فراغت کے بعد مدرسہ سراج العلوم دھولیہ میں مدرس رہے اس کے بعد برہانپور کے مدرسہ فیض العلوم کے ناظم و مدرس رہے، پھر اپنے وطن جامنیر میں امامت و تدریس کے فرائض انجام دیتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(۴) **حضرت مولانا سید بہاء الدین صاحب ملی ابن مولانا شجاع الدین**، آپ دار العلوم فلاح دارین ترکیسر گجرات کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھولیوی کے بڑے بھائی ہیں، فراغت کے بعد کچھ دنوں تک ہنگولی میں درس و تدریس سے متعلق رہے اور امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ لوگوں کا علاج و معالجہ بھی کیا کرتے تھے۔ بعد ازاں پونہ میں رہتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆......☆......☆

(۲)

شیخ الحدیث حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

(سابق ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ)

مادر علمی معہد ملت مالیگاؤں میں بحیثیت شیخ الحدیث اپنی خدمات انجام دینے والوں میں ایک اہم شخصیت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوری اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، حضرت مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی فارسی اور عربی تعلیم جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور ہی میں ہوئی، اور اعلیٰ تعلیم مظاہر علوم سہارنپور میں ہوئی، آپ معہد ملت میں صرف ایک سال شوال ۱۳۷۸ھ تا شعبان ۱۳۷۹ھ درس و تدریس سے منسلک رہے، سابق استاذِ حدیث وفقہ معہد ملت حضرت مولانا نصیر احمد صاحب ملیؒ نے معہد ملت کے پچیس سالہ میگزین ''گلشن'' میں جہاں معہد ملت کے بعض سابق اساتذہ کا ذکر کیا ہے وہیں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوری کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ

''آپ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) کے متوطن تھے، شعبان ۱۳۷۹ھ میں معہد ملت سے دوسرا بیچ جو فارغ ہوا انہوں نے آپ سے دورۂ حدیث کی تعلیم پائی تھی، کامل ایک سال آپ اس درسگاہ سے وابستہ رہے اور شعبان ۱۳۷۹ھ میں رخصت ہوئے، بالکل اسی طرح کی کچھ باتیں استاذ محترم حضرت مولانا اقبال احمد صاحب آصف ملی (استاذ حدیث وفقہ معہد ملت) نے معہد ملت کے پچاس سالہ مجلہ ''ضیائے ملت'' میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مولانا بشیر احمد مبارکپوری معہد ملت سے علیحدگی کے بعد ام المدارس مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں تشریف لے گئے اور دو سال وہاں بھی طالبان علوم نبوت کو مستفید کیا۔

حضرت مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مذکورہ معلومات کے علاوہ دونوں ادارے (معہد ملت اور بیت العلوم) میں کچھ نہ ملنے کی وجہ سے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ ہمارا

زمانہ تو ترقی یافتہ ہے اور من جدّ وجد کہ جس نے کوشش کی اس نے پایا صرف پڑھنے پڑھانے کے لئے نہیں ہے، لہٰذا محنت شروع کی تو محنت شاقہ کے بعد ٹیلگرام چینل اور دیگر چینل پر ”تذکرۂ علماء مبارکپور“ نامی کتاب دستیاب ہوئی، اس کتاب کے مصنف، مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جس میں آپ نے شمالی ہندوستان کے مشہور علمی و دینی اور صنعتی قصبہ مبارکپور اور اس کے ملحقات کی ساڑھے چار سو سالہ اجمالی تاریخ اور قصبہ و سواد قصبہ کے مشائخ و بزرگان دین علماء، فقہاء، محدثین، مدرسین و مصنفین، شعراء و ادباء اور دیگر اربابِ علم و فضل کے حالات اور ان کے علمی و دینی کارنامے بیان کئے ہیں، راقم خوشی خوشی اس کتاب کا مطالعہ اس امید کے ساتھ شروع کیا کہ ضرور اس میں حضرت مولانا بشیر احمد مبارکپوری کا تذکرہ ملے گا، پوری کتاب میں دو بشیر نامی عالم تو ملے لیکن یہ دونوں وہ نہیں جس کی مجھے تلاش تھی، دونوں میں سے ایک مولانا حکیم محمد بشیر رحمانی ابن عبدالمجید مبارکپوری جن کی پیدائش ۴؍شعبان ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹؍اکتوبر ۱۹۰۴ء کو مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں ہوئی اور تعلیم مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں ہوئی، موصوف خودنوشتہ حالاتِ تراجمِ علمائے اہل حدیث میں سے ہیں، اور دوسرے مولانا محمد بشیر خان سلٹھوی ابن ولی محمد خان مبارکپوری آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور میں ہوئی اور آخری سال جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد میں وہاں کے شیوخ واساتذہ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی آپ کا انتقال ۷؍رجب ۱۳۹۷ھ مطابق ۲۴؍جولائی ۱۹۷۷ء کو ہوا، آپ حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوری کے ہم درس تھے، جیسا کہ آپ نے ان کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ”میری اور ان کی طالب علمی کا زمانہ ایک تھا اور ہم لوگوں میں بڑا یارانہ تھا، جو آخر تک قائم رہا، بلکہ وہ میرے ہم سبق تھے، البتہ اسی کتاب ”تذکرہ علمائے مبارکپور“ کے اخیر میں تمام علماء کے تذکرے مکمل ہونے کے بعد صفحہ نمبر ۳۶۱ پر درج ہے کہ حضرت مولانا مورخ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی یاد داشت میں علماء کی یہ تاریخ وفات علماء کا تذکرہ لکھنے کی غرض سے درج کی تھی، مگر وہ ان علماء کے حالات قلمبند نہیں کرسکے، ان میں کل بیس علماء کے نام مع تاریخ وفات درج ہیں، پانچویں نمبر پر لکھا ہے وفات مولانا بشیر احمد ولد حاجی

عصمت اللہ ۳؍شوال ۱۴۰۴ھ مطابق ۳؍جولائی ۱۹۸۴ء سہ شنبہ ساڑھے تین بجے دن، تدفین چہار شنبہ ۲؍بجے دن آبائی قبرستان حیدرآباد میں ہوئی، اسے پڑھ کر راقم کی جان میں جان آ گئی اور تلاش وجستجو میں اور اضافہ کیا، چنانچہ مذکورہ کتاب ہی میں مورخ اسلام قاضی اطہر مبارکپوریؒ کے مختصر حالاتِ زندگی جسے مولانا قمر الزمان مبارکپوری (جعفر لائبریری مبارکپور ضلع اعظم گڑھ) نے تحریر کیا ہے، اس میں یہ بات ملی کہ مورخ اسلام قاضی اطہر مبارکپوری نے صفر ۱۳۵۰ھ سے شعبان ۱۳۵۹ھ تک تقریبا دس برس اسی مدرسہ احیاء العلوم مبارکپور کے باصلاحیت اساتذہ سے تعلیم حاصل کر کے اردو، فارسی اور عربی میں صاحبِ کمال ہوئے، اساتذہ میں تیسرے نمبر پر نام مع تاریخ وفات لکھا ہے کہ

> ”مولانا بشیر احمد مبارکپوری متوفی ۳؍شوال ۱۴۰۴ھ سے میں نے علم منطق کی بعض کتابیں پڑھی ہیں“۔

اوپر درج مولانا بشیر احمد ولد عصمت اللہ کی تاریخ وفات اور یہ مولانا بشیر احمد مبارکپوری کی تاریخ وفات ایک ہونے اور ان کے علاوہ مبارکپور میں کوئی بشیر احمد نامی عالم نہ ہونے سے صاف واضح ہے کہ یہ ایک ہی ہیں جو کہ قاضی اطہر صاحب مبارکپوریؒ کے استاذ ہیں، لہٰذا اب راقم کو اپنی تلاش وجستجو میں کامرانی نظر آئی اور قاضی اطہر مبارکپوری کی خودنوشت سوانح حیات بنام ”کاروانِ حیات مع قاعدہ بغدادی سے صحیح بخاری تک“ بڑی جدوجہد کے بعد حاصل ہوئی، اس کتاب میں حضرت قاضی مبارکپوریؒ نے مدرسہ احیاء العلوم میں اپنے اساتذہ کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ”مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوریؒ متوفی ۳؍شوال ۱۴۰۴ھ سے منطق کی بعض کتابیں پڑھی ہیں“۔

راقم نے کاروانِ حیات کی فہرست میں مشہور ومعروف کتاب ”تذکرہ مشاہیر ہند کاروان رفتہ“ کے مؤلف مشہور ومعروف عالم دین حضرت مولانا اسیر ادروی صاحبؒ جن کا اصل نام نظام الدین ہے، کا نام دیکھا تو دل نے اس کے پڑھنے پر آمادہ کیا، حضرت قاضی اطہر صاحب نے لکھا ہے کہ ”میرے محترم دوست مولانا نظام الدین صاحب اسیر ادروی بھی چند ماہ لاہور میں ہمارے ساتھ رہے“ دوست کا لفظ پڑھ کر فوراً حضرت مولانا نظام الدین صاحب اسیر ادروی کی خودنوشت سوانح حیات ”داستان ناتمام“ کی

طرف رجوع ہوا تو معلوم ہوا کہ مولانا اسیر ادروی صاحب کی مادر علمی احیاء العلوم مبارکپور رہی ہے، اور مولانا اسیر ادروی صاحب نے بھی اپنی سوانح حیات ''داستانِ ناتمام'' میں اپنے اساتذہ احیاء العلوم کا ذکر کیا ہے، مولانا اسیر ادروی صاحب رقمطراز ہیں کہ

> ''اس وقت بڑے اساتذہ میں تین استاذ نمایاں اور ممتاز تھے، پہلے صدر المدرسین حضرت مولانا مفتی محمد یاسین صاحب مرحوم، دوسرے حضرت مولانا محمد عمر صاحب مظاہری اور تیسرے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مظاہری، آپ مظاہر علوم سہارنپور کے فاضل تھے، بہت سوجھ بوجھ کے بزرگ تھے، مدبر بھی تھے اور ذہین بھی، سیاست میں ان کا ذہن خوب چلتا تھا، جوڑ توڑ کے فن سے بھی واقف تھے اور جماعتی نظام پر کنٹرول کرنے کا ہنر بھی جانتے تھے، قد ذرا دبتا ہوا، جسم گٹھا ہوا، بہت صحتمند، چشمہ لگاتے تھے، افہام وتفہیم کا بہت اچھا سلیقہ تھا، منطق وفلسفہ کی اکثر کتابیں وہی پڑھاتے تھے، ہم نے ہدیہ سعیدیہ اور میبذی انہیں سے پڑھی تھیں، اور بعض دوسری کتابیں بھی''۔

راقم کی نظر میں معہد ملت کے دوسرے شیخ الحدیث حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق مذکورہ باتیں اور معلومات جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور میں تدریسی خدمات انجام دینے والے اور حضرت مولانا قاضی اطہر مبارکپوریؒ اور حضرت مولانا نظام الدین اسیر ادروی جیسے صاحب علم وفضل اور علم وعمل کے پیکروں کے استاذ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوری مظاہری کا نام ہونا کافی تھیں، لہٰذا راقم نے اپنی خواہش کو اپنے کچھ اساتذہ بشمول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس عقیل صاحب ملی قاسمی کے سامنے رکھا اور دعا کی درخواست کی، خود بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا بشیر صاحب مبارکپوری کے حالات کی تحصیل میں لگ گیا، اللہ تعالیٰ کے فضل اور اساتذہ کی دعاؤں سے راستے ہموار ہوئے اور کئی مرحلوں کے بعد جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ یوپی کے موجودہ ناظم اعلیٰ وصدر جمعیت علماء اعظم گڑھ

یو پی حضرت مولانا مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی دامت برکاتہم سے بذریعۂ فون گفتگو ہوئی، آپ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا، راقم نے حضرت مفتی صاحب سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو کہا کہ ہمارے یہاں جامعہ عربیہ احیاء العلوم کے ایک استاذ محترم مولانا مفتی محمد صادق صاحب مبارکپوری (سابق استاذ حدیث جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور و حال صدر المدرسین مدرسہ انوار الاسلام ولید پور و جنرل سکریٹری مولانا شکر اللہ اکیڈمی) نے ایک کتاب بنام ''اکابر احیاء العلوم'' تصنیف کی ہے، جس میں آپ کا بھی تذکرہ لکھا ہے، اور حضرت مفتی صاحب نے راقم کو پڑھ کر بھی سنایا جب پڑھتے وقت انہوں نے اپنی زبان سے یہ ادا کیا کہ ''تعلیم سے رسمی فراغت کے بعد معہد ملت مالیگاؤں'' تو گویا راقم کو کسی نے کروڑوں روپیہ بطور ہدیہ دینے کی بات کی ہو، اتنی خوشی ہوئی اور فوراً محترم مفتی محمد یاسر صاحب قاسمی سے درخواست کی کہ اسے وہاٹس ایپ کے ذریعہ بھیج دیں، الحمد للہ مفتی صاحب نے اسے وہاٹس ایپ کے ذریعے بھیج دیا اس پر ہم مفتی صاحب کے شکر گزار ہیں، اس میں اس طرح درج ہے:

> ''حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر عالم دین، کامیاب مدرس، شیخ الحدیث، سادگی اور تواضع کے پیکر، جامعہ کے ناظم اعلیٰ، نہایت ذہین وفطین تھے، فارسی اور عربی کی تعلیم جامعہ میں حاصل کی اس وقت جامعہ میں حضرت مولانا شکر اللہ صاحب مبارکپوریؒ، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب مبارکپوریؒ، حضرت مولانا علی احمد صاحب کوثریاپاری اور مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتح پوری کا فیض درس جاری تھا۔
>
> تعلیم سے رسمی فراغت کے بعد معہد ملت، مالیگاؤں، مدرسہ حیات العلوم، مرادآباد، جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اور مرکزی محمدیہ گھوسی وغیرہ میں تدریسی خدمت انجام دی، جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور میں شیخ الحدیث اور ناظم اعلیٰ رہے، پھر کچھ ایسے حالات بنے کہ جامعہ کو خیرباد کہہ کر مرکزی محمدیہ گھوسی میں مسند درس سجائی اور تاحیات درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

آپ مطالعہ کے بہت پابند تھے، بلا مطالعہ آپ کوئی کتاب نہیں پڑھاتے تھے، احتیاط کا یہ عالم تھا کہ ایک بار مِنْ اور مَنْ میں اشتباہ ہوگیا تو ساری رات کتاب کھول کر غور کرتے رہے، یہاں تک کہ فجر کی اذان ہوگئی، افہام وتفہیم کا ملکہ آپ کو حاصل تھا، مشکل ترین بحثوں کو ایسا سمجھاتے تھے کہ آسان ہوجاتی تھیں۔

آپ کے تلامذہ میں حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عارف صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمنان صاحب، حضرت مولانا محمد عثمان صاحب معروفی اور دیگر بہت سے اہل علم حضرات ہیں۔

افسوس کہ آپ کے بارے میں معلومات بہت محدود طور پر حاصل ہوسکیں، اسلئے اس مختصر تحریر پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

آپ ۳؍شوال المکرم ۱۴۰۴؁ھ مطابق ۳؍جولائی ۱۹۸۴؁ء سہ شنبہ ساڑھے تین بجے دن میں اس دارفانی سے چل بسے، دوسرے دن چہارشنبہ ساڑھے نو بجے دن میں محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی نے نماز جنازہ پڑھائی، اور اپنے آبائی قبرستان ''شاہ پنجہ'' میں سپرد خاک ہوئے۔

آپ کی اولاد میں چار لڑکے ۱) حبیب الرحمن صاحب، متوفی ۲۰۰۰؁ء ۲) جناب عبدالرحمن صاحب ۳) حافظ فضل الرحمن صاحب احیائی، ۴) جناب حفظ الرحمن صاحب اور ایک لڑکی جو مرحومہ ہوچکی ہیں''۔

حضرت مولانا بشیر احمد مبارکپوری مظاہری کے اساتذۂ مظاہر علوم سہارنپور میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب سہارنپوری (ناظم مظاہر علوم سہارنپور) حضرت مولانا عبدالرحمن کیمل پوری اور شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی وغیرہ ہیں، جیسا کہ استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ''تذکرہ علمائے اعظم گڑھ'' کے صفحہ نمبر ۴۶۶ پر رقم کیا ہے۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوریؒ معہد ملت کے دوسرے شیخ الحدیث ہیں، آپ کے پاس سنہ ۱۳۷۹ھ مطابق سنہ ۱۹۶۰ء معہد ملت میں جن تشنگانِ علم نے اپنی تشنگی بجھانے کے لئے درس بخاری شریف پڑھا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱) **حضرت مولانا شمس الضحیٰ صاحب ملی ندوی ابن محمد اسحاق**، آپ نے معہد ملت سے فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کی غرض سے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں داخلہ لیا اور آپ معہد ملت ہی کے نہیں شہر مالیگاؤں کے اولین ندوی ہیں، حضرت مولانا نے معہد ملت میں ایک ممتاز استاذ کی حیثیت سے ایک قلیل مدت تک تدریسی و تعلیمی خدمات بھی انجام دی ہیں، عربی لغات اور تفسیر قرآن پر دسترس رکھتے تھے، عروس البلاد ممبئی میں بھی تدریسی خدمات کے علاوہ یمن کونسلیٹ ممبئی میں ملازمت بھی کی ہے، اپنی حیات مستعار کے شب و روز گزار کر بارگاہِ ایزدی میں پہنچ چکے ہیں۔

۲) **حضرت مولانا انوار الحق صاحب ملی قاسمی ابن محمد صدیق پہلوان**، معہد ملت سے فراغت کے بعد ام المدارس از ہر ہند دارالعلوم دیوبند سے بھی تحصیل علم کیا، بعدہ مادر علمی معہد ملت میں ہی اعزازی طور پر کچھ عرصہ تدریسی خدمات انجام دیں کوہِ نور مسجد آزاد نگر میں تقریباً اکتیس سال تک امامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیئے، مدرسہ انوار العلوم راجہ نگر اور مدرسہ شمس العلوم نئی مسجد بیلباغ میں کئی دہائی سے ابتدائی کتابیں اور دینیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے راقم کو ارسال کردہ اپنے ایک مضمون میں اپنے خیالات زندگی کچھ اس طرح رقم کی ہے کہ

> ”دارالعلوم دیوبند سے وطن واپسی کے بعد مادر علمی معہد ملت میں تدریس سے منسلک رہا جبکہ اس وقت ادارہ امتحان دینیات قائم ہو چکا تھا، جس کا اولین مقصد عصری تعلیم پانے والے مسلم بچے اور بچیوں کے عقائد صحیح ہوں اور وہ دین کی بنیادی تعلیم سے واقف ہوں اس بناء پر محترم دوست سابق شیخ الحدیث معہد ملت حضرت مولانا محمد حنیف ملی صاحبؒ کے تعاون سے مدرسہ تعلیم البنات قائم کیا، جس کے نصاب میں ناظرہ قرآن شریف کے ساتھ دینی تعلیم کے بارہ رسالے مکمل نماز اور مسنون دعائیں شامل

تھیں، دو مرتبہ بچیوں نے امتحان دینیات میں حصہ لیا اور اچھے نمبرات سے کامیاب ہوئیں، تیسرے سال مکان کا مسئلہ اٹھا جو کہ قدیم مدرسہ عین العلوم کا تھا اور بروقت دوسری جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً مدرسہ موقوف کرنا پڑا پھر جب ۱۲/ربیع الاول ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۶۸ء کو کوہِ نور مسجد آزادنگر کا افتتاح نماز عصر سے عمل میں آیا تو میری امامت کا سلسلہ شروع ہوا جو ۱۲/اپریل ۱۹۹۹ء تک جاری رہا، اسی دوران مسجد ہذا میں معہد ملت کی دو کلاس اول جماعت اور جماعتِ حفظ جاری ہوئی تھی، یہاں حفظ جماعت کے استاذ حافظ ریاض احمد صاحب ملّی (سابق امام سلیمانی مسجد) تھے“۔

حضرت مولانا انوار الحق صاحب اپنے استاذ محترم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

”استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبارکپوریؒ کامیاب مدرس، سادگی اور تواضع کے پیکر تھے، آپ کا درسِ حدیث نہایت سادہ ہوتا تھا، آپ ترجمۃ الباب اور حدیث کی تشریح بہت ہی آسان الفاظ میں فرماتے تھے، جس سے آیت اور حدیث کا جوڑ واضح ہوجاتا تھا، آپ طلباء کے قریب رہتے تھے، طلباء کے ساتھ نماز ادا کرتے اور اکثر طلباء کی امامت میں نماز پڑھتے تھے“۔

۳) **حضرت مولانا شمس الضحیٰ صاحب ملی ابن حفیظ اللہ**، فراغت کے بعد معہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، اور ایک عرصہ تک امینیہ مسجد گاندھی نگر میں امامت کی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیا، اب اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما چکے ہیں۔

۴) **حضرت مولانا محمد یوسف صاحب قاسمی ابن عبد المجید**، معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور وہاں سے فراغت کے بعد کچھ دنوں معہد ملت میں تدریسی خدمات کو انجام دیا، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ملی معہد ملت کے گیسو سنوارنے میں برابر کے شریک رہے، نظام فنا سے اب آپ بھی گزر چکے ہیں۔

۵) **حضرت مولانا حافظ وقاری غلام رسول صاحب ملی ابن محمد حسن**، آپ معہد ملت سے فراغت

کے بعد تجوید وقرأت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے حیدر آباد تشریف لے گئے اور قرأت سبعہ میں کمال پیدا کر کے مجود و مقری بن کر مالیگاؤں تشریف لائے، پھر معہد ملت میں کچھ عرصہ اپنی خدمات پیش کیں، اور معہد ملت میں اس فن کو طلباء کرام میں بحسن وخوبی منتقل فرمایا، حضرت مولانا قاری غلام رسول صاحب کو آل انڈیا قرأت کے مقابلے میں اوّل انعام سے نوازا گیا۔ معہد ملت سے علیحدگی کے بعد آپ مدرسہ مفتاح العلوم کوپرگاؤں میں کچھ عرصہ مدرس رہے پھر مدرسہ کاشف العلوم اورنگ آباد میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، اور اسی دوران آپ نے ’’بستان القرآن‘‘ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا۔

۶) **حضرت مولانا وکیل احمد صاحب ملی ابن ماسٹر عبد الرحمن**، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد میونسپل پرائمری اسکول میں ایک مدت تک مدرس رہے، پھر ریٹائرڈ ہونے کے بعد ملی وسماجی کاموں میں مصروف رہے، اب دارِ آخرت کی طرف رخت سفر باندھ کر پہنچ چکے ہیں۔

۷) **حضرت مولانا محمد شریف صاحب ملی قاسمی ابن مولانا محمد اسحاق صاحب**، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد دار العلوم دیوبند گئے اور وہاں کے اکابر اساتذہ کرام سے تحصیل علم اور سند فراغت کے بعد وطن واپس آئے، اور چند سال مادر علمی معہد ملت میں لوجہ اللہ تعالیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔

☆……☆……☆

(۳)

شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد جان صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

(تلمیذ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ وامام العصر حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ)

مادر علمی معہد ملت کے بیرونی اساتذۂ کرام میں ایک ایسی عظیم شخصیت بھی شامل ہے جو نہ صرف شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (سابق شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) کے شاگرد ہیں، بلکہ آپ نے حضرت شیخ الہند کی تحریک آزادی میں عملاً حصہ بھی لیا اور باغستان کے آزاد قبائلی پٹھان مجاہدوں کے دوش بدوش انگریزی حکومت سے دست بدست جنگ بھی کی ہے۔

حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وطن بفی تحصیل مانسرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد ہے، اب یہ صوبہ پاکستان کی ریاست ہے، استاذ محترم حضرت مولانا اقبال احمد آصف ملی دامت برکاتہم پچاس سالہ تعلیمی اجلاس معہد ملت مالیگاؤں کے موقع پر شائع شدہ مجلہ بنام ”ضیائے ملت“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

> ”حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷/ذی القعدہ ۱۳۷۹ھ کو معہد ملت مالیگاؤں تشریف لائے اور استاذ حدیث کی حیثیت سے کم وبیش پانچ سال رہ کر بخاری شریف اور صحاح ستہ کی دوسری کتابوں کا درس دیا۔ مولانا ہزاروی صاحب جب تک معہد ملت میں رہے استفتاء کے جوابات خود دیتے رہے، آپ کو وراثت کے پیچیدہ مسائل از بر تھے، آپ عمر میں پختگی کے ساتھ ٹھوس علمی صلاحیت اور وسیع معلومات کے حامل تھے، حافظہ بھی قوی تھا، تحریک آزادی کے کچھ اہم واقعات انہوں نے بعض طلباء کو اپنی یادداشت سے لکھوائے تھے“۔

سابق استاذ معہد ملت حضرت مولانا نصیر احمد ملی صاحبؒ معہد ملت کے پچیس سال مکمل

ہونے پر جو ابنائے معہد ملت کی علمی اور دینی پیشکش ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء میں ''گلشن'' کے نام سے شائع ہوا تھا اس میں رقم فرماتے ہیں کہ

> ''حضرت مولانا احمد جان ہزاروی صاحب جس وقت مالیگاؤں تشریف لائے تھے اس وقت آپ کی عمر لگ بھگ پچھتر سال کی تھی''۔

سابق رکن مجلس انتظامی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وسابق شیخ الحدیث معہد ملت، مالیگاؤں حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ نے اپنی خودنوشت سوانح حیات ''نقوشِ گردش ایام'' میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد اور ازہر ہند دارالعلوم دیوبند سید المحدثین حضرت مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ کے ہم سبق تھے، اور حضرت مولانا سید فخرالدین احمدؒ کے بارے میں حضرت مولانا اسیر ادروی رحمۃ اللہ علیہ (استاذ جامعہ اسلامیہ بنارس ورکن مجلس تالیف دارالمؤلفین دیوبند) نے اپنی مشہور کتاب ''تذکرہ مشاہیر ہند کاروان رفتہ'' میں تحریر فرمایا ہے کہ ''مولانا سید فخرالدین احمد نے دارالعلوم دیوبند میں حضرت شیخ الہند سے حدیث پڑھی اور ۱۹۱۰ء میں سند فراغت حاصل کی، اسی طرح اپنے وقت کے شگفتہ نگار، اہل قلم اور صاحب نظر مؤرخ حضرت مولانا سید محبوب صاحب رضوی (مصنف تاریخ دارالعلوم دیوبند) ''تاریخ دارالعلوم دیوبند'' میں لکھتے ہیں کہ

> ''حضرت مولانا سید فخرالدین احمد ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں دارالعلوم دیوبند آئے اور حضرت شیخ الہند کی ہدایت کے مطابق ایک سال کی بجائے دوسال میں دورۂ حدیث کی تکمیل کی اور مولانا سید محبوبؒ آگے لکھتے ہیں کہ مولانا ممدوح حضرت شیخ الہند اور حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری کے خاص تلامذہ میں سے تھے''۔

مذکورہ باتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب مولانا احمد جان ہزارویؒ، مولانا فخرالدین کے ہم سبق تھے اور مولانا فخرالدین حضرت شیخ الہند اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید تھے اور دارالعلوم دیوبند سے ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں فراغت حاصل کی تھی تو مولانا احمد جانؒ بھی یقینا

مذکورہ شیخین کے شاگرد اور دار العلوم دیوبند سے ؁۱۳۲۸ھ مطابق ؁۱۹۱۰ء میں سند فضیلت حاصل کرنے والوں میں تھے۔

چنانچہ آپ (مولانا احمد جان ہزاروی) کے شاگرد رشید استاذ محترم حضرت مولانا محمد یاسین ذوقؔ اختر صاحب ملی قاسمی (سابق استاذ حدیث معہد ملت) نے راقم کے اصرار کرنے پر جو مضمون تحریر فرمایا ہے اس میں مذکورہ بات کی تصدیق وتائید موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

> ''حضرت مولانا عبد الحمید صاحب نعمانیؒ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد جان صاحب ہزاروی کی پچھتہر سال عمر ہونے کے باوجود ان کی قابلیت اور ان کی شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند حضرت مولانا فخر الدین احمد مرادآبادی کے ساتھ فراغت نے مجبور کر دیا تھا کہ ان کو شولاپور سے لانے کے لئے مولانا عبد الخالق شولاپوری کو معہد ملت مالیگاؤں سے روانہ کیا کہ مولانا احمد جان کو اپنے ساتھ معہد ملت لے آؤ''۔

مولانا ذوق صاحب آگے لکھتے ہیں کہ:

> ''جب راقم الحروف اور مفتی نظام الدین احمد صاحب قاسمی اور میرے ہمدرس مولانا عبد الرؤف صاحب ملی قاسمی دھولیویؒ شیخ الحدیث مولانا فخر الدین صاحب کے پاس گئے اور ان سے مولانا احمد جان کا سلام عرض کیا تو شیخ الحدیث مولانا فخر الدین نے بڑی خوشی، لگاؤ اور تعلق کا اظہار کیا''۔

حضرت مولانا ذوقؔ صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا ہزاروی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

> ''معہد ملت میں جب ہم نے مولانا ہزاروی کا مبروص جسم اور اونچا قد دیکھا تو ایک عام شخص سمجھا لیکن جب درسِ بخاری شریف پڑھانے کے لئے براجمان ہوئے تو ذہن کے سب بند پردے ہٹنے شروع ہو گئے اور علم کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا سامنے آگیا، آپ کے درس بخاری شریف ومسلم شریف کی تقریریں صفحات کے صفحات تحریر کی

> گئیں، لیکن افسوس کہ یہ قیمتی تحریریں ۱۹۶۹ء کے سیلاب کی نذر ہوگئیں، عالمیت اور عاملیت میں بھی بڑی اونچی شان تھی، متانت و بردباری کوٹ کوٹ کر طبیعت میں بھری ہوئی تھی، بہت سنجیدہ ذی فہم اور متین تھے، ہمیشہ مسکراتے تھے، کسی بھی بات کو رد نہیں کرتے تھے، عالی ہمت بھی بہت تھے، بڑے چھوٹے سب ہی مولانا پر فدا تھے، حضرت مولانا احمد جان چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب اور بوڑھوں کا احترام کرتے تھے، بچوں کو کھانا پکا کر کھلانا آپ کا بڑا عجیب مشغلہ تھا، آپ کی پوری زندگی زہد وتقویٰ میں گذری، آپ کثیر العیال تھے، کچھ لوگوں کی تو زبانی ہے کہ آپ کی بیس اولاد تھی، آپ معہد ملت رسولپورہ کے پیچھے کمرہ میں رہتے تھے”۔

حضرت مولانا محمد حنیف ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے ”نقوش گردش ایام“ میں حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی معہد ملت میں تقرری، خدمات وغیرہ کو اس طرح درج کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

> ”بانی معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۶۲ء میں مجاہد آزادی مولانا احمد جان صاحب ہزاروی کو بخاری شریف کے درس کے لئے بلایا جو ملت کی تاریخ میں ایک انقلاب اور دھماکے سے کسی طرح کم نہ تھا، مولانا احمد جان نہ صرف مجاہد آزادی تھے، بلکہ وہ ریشمی رومال کی تحریک والے وفد میں شامل تھے، جو حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ کی ایماء پر بیرون ملک گیا تھا، انگریزوں نے برٹش امپائر برطانیہ کے باغیوں کی جو فہرست شائع کی ہے وہ لندن کی لائبریری میں موجود ہے، اس میں مولانا احمد جان ہزاروی کا بھی نام شائع کیا ہے، یہ فکر انگیز گوشہ تھا جس کی بناء پر نعمانی صاحب نے حافظ عبدالخالق شولاپوری متعلم معہد ملت (جنہوں نے ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۴ء میں معہد ملت سے سند فراغت حاصل کی اور بعدہ جامعہ ازہر مصر گئے۔ مرتب) کو شولا پور روانہ کیا، اور وہ مولانا کو اپنے ساتھ مدرسۃ الروضتین

گلبرگہ سے مالیگاؤں ساتھ لائے، مولانا احمد جان مبروص تھے، اس لئے نعمانی صاحب کے اقدام سے مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی (بانیٔ جامعۃ الصالحات، مالیگاؤں) وغیرہ ناراض تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ ان کے برص سے طلبہ متوحش ہوں گے، اور مدرسہ ٹھپ ہو جائے گا اس لئے انہیں معذرت کر کے واپس کر دیجئے، لیکن مولانا فرماتے تھے، ایسی صلاحیت اور خصوصیت کے لوگ کہاں ملیں گے؟ اور آپ ان کے برص کو موضوع نہ بنایئے، تجربۃً انہیں مدرسے میں موقع دیا گیا اور مولانا نعمانی صاحب کئی روز تک بچوں کے سامنے آفس کے صحن میں مولانا ہزاروی کے ساتھ کھانا کھاتے رہے تاکہ طلباء پر اس کا خوشگوار اثر مرتب ہو، غرض اس طرح مولانا احمد جان صاحب کا بخاری شریف کے لئے تقرر ہوا اور موصوف معہد ملت میں برسوں تک حدیث پڑھاتے رہے اور یہی اساتذہ ان کی صلاحیت سے متاثر ہو کر استفادہ کے لئے ان کی مجلس میں روزانہ شریک ہوتے رہے، اور وہ مخدوش حالات بالآخر ختم ہوئے جو بہر حال نازک حالات کا پیش خیمہ بن سکتے تھے، مولانا احمد جان ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۶ء تک معہد ملت کے شیخ الحدیث رہے، ان چھ سالوں میں طلباء اور اساتذہ نے ان کی ذات سے خوب فیض اٹھایا وہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کے براہ راست شاگرد تھے اور مولانا فخر الدین صاحب کے ہم سبق تھے، ان کا اصل وطن ضلع ہزارہ افغانستان تھا (جوکہ اب پاکستان میں شامل ہو گیا۔ مرتب)، وہ انگریز کے کٹر باغی حضرت مولانا غلام رسول صاحب ہزاروی جنہوں نے ۱۳۰۳ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی اور ۱۳۰۸ھ میں ان کو دارالعلوم میں مدرس مقرر کیا گیا اور تقریباً تیس سال تک دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دیں، ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳ھ کو دارالعلوم دیوبند میں وفات پائی، حضرت شیخ الہند نے ان کی رحلت پر جو مرثیہ لکھا ہے اس کے ایک شعر میں ان کی علمی اور روحانی زندگی کا خلاصہ آ گیا ہے، (ماخوذ: تاریخ دارالعلوم دیوبند۔ مرتب) شعر یہ ہے:

گذاری یونہی مرحبا ساری عمر
کہ دن مدرسہ میں تو مسجد میں شب بھر

مولانا احمد جان مرحوم، مولانا غلام رسول ہزاروی کے برادر نسبتی تھے"۔

جبکہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف علمائے ہند کا شاندار ماضی) نے "تحریک شیخ الہند ریشمی خطوط سازش کیس" کے ریشمی خطوط کی ڈائرکٹری میں نمبر ۸ پر آئی ڈی کی مرتب کردہ رپورٹ کے مطابق اس طرح نقل کیا ہے کہ

> "احمد جان مولوی" دیوبند کے مدرسہ کے معلم مولوی غلام رسول کا بھتیجا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ جب مولانا محمود حسن نے عزیز گل کو جہاد کی تیاری کا پتہ چلانے کے لئے آزاد علاقہ کو بھیجا تو یہ ان کے ہمراہ گیا تھا"۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی آگے رقمطراز ہیں کہ

> "تقسیم ہند سے بہت پہلے علم حاصل کرنے دیوبند آئے تو یہیں کے ہو کر زندگی گزار دی، انہوں نے گلبرگہ کو اپنا وطن اقامت بنایا اور یہیں پہلی بیوی کے انتقال کے بعد ہندوستانی خاتون سے شادی کرلی، جن سے کئی اولاد بھی ہے، آپ کے بڑے لڑکے افسر جانی کانسٹبل ہیں اور چھوٹے اختر جانی جو ابھی بقید حیات ہیں (اب حیات ہیں یا نہیں علم نہیں ہے۔ مرتب) مولانا احمد جان ہزاروی ریاست حیدرآباد میں تعلیمات کے ناظر اور سررشتۂ تعلیم تھے، نواب عثمان علی خان سے بھی قریب تھے، زندگی کا بیشتر حصہ انہوں نے ریاست حیدرآباد میں بسر کیا اور اخیر وقت میں اپنی زندگی کے چھ سال معہد ملت کے شیخ الحدیث کی حیثیت سے گزارا، مرحوم (مولانا ہزاروی) بڑے حاذق حکیم اور ماہر عامل بھی تھے، ان کی حکمت اور عملیات سے لوگ کافی فیض اٹھاتے تھے، معہد ملت سے سبکدوشی کے بعد مولانا احمد جان احمد نگر اور پونہ وغیرہ ملازمت کے لئے پہنچے مگر ضعف پیری اور بیماری نے ان کو مہلت نہیں دی اور اپنے وطن اقامت گلبرگہ چلے گئے"۔

حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ معہد ملت مالیگاؤں کے تیسرے شیخ الحدیث ہیں، جن خوش نصیب فضلاءِ معہد ملت نے آپ سے باقاعدہ بخاری شریف پڑھا ان میں سب سے ممتاز

معہد ملت کے موجودہ شیخ الحدیث استاذ الاساتذہ

حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب دامت برکاتہم ہیں، آپ کے والد بزرگوار مرحوم حاجی دین محمد عقیل رحمانی مالیگاؤں کے اکابر شعراء میں سے تھے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس صاحب ملی نے سبعہ وعشرہ کی قرأت دوران تعلیم ہی مکمل کرلی تھی۔ معہد ملت سے فراغت کے بعد معہد ملت میں تدریسی خدمات کے دوران آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۹۷ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی، حضرت مولانا ان اساتذۂ معہد ملت میں سرفہرست ہیں جنہوں نے دوران تدریس حفظ قرآن کی سعادت عظمیٰ حاصل کی، حضرت مولانا تقریباً دس سال سے معہد ملت میں بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں، راقم کی سعادت مندی اور خوش بختی ہے کہ بخاری شریف حضرت شیخ الحدیث کے پاس پڑھی ہے، ۲۰۱۸ء معہد ملت میں ختم بخاری شریف کے موقع پر شیخ الحدیث مدرسہ فلاح دارین ترکیسر گجرات، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی صاحب کی عالی سند سے واقف ہونے کے بعد کہا تھا کہ حضرت تو مجھ سے سینئر ہیں اور کچھ اسی طرح کے الفاظ استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری دامت برکاتہم نے ۲۰۱۷ء کی ختم بخاری کے موقع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کے بارے میں ادا کئے تھے، حضرت مولانا کو شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلویؒ سے اجازت حدیثِ مسلسلات حاصل ہے، اور ان کے واسطے سے مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک یہ سلسلہ پہنچتا ہے، راقم خوش نصیب ہے کہ حضرت مولانا سے اجازت حدیثِ مسلسلات کے ساتھ ساتھ سند بھی حاصل ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ حضرت مولانا سے اجازت وسند حدیث مسلسلات حاصل کرنے کے لئے معہد ملت کے شعبۂ افتاء وعالمیت کے طلباء کے علاوہ شہر مالیگاؤں کے دیگر مدارس، مدرسہ بیت العلوم، مدرسہ اسلامیہ،

دارالعلوم محمدیہ، مدرسہ تجوید القرآن یہاں تک کہ مدرسہ فلاح دارین (دھولیہ) کے طلباء بھی حاضر ہوتے ہیں، عارف باللہ حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم نے آپ کو اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔

حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف پڑھنے والے بقیہ خوش نصیب طلبہ سن فراغت کے اعتبار سے بالترتیب مندرجہ ذیل ہیں۔

سنہ ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۱ء میں معہد ملت سے کل تین طلباء فارغ ہوئے

(۱) استاذ محترم حضرت مولانا محمد یاسین ذوق اختر صاحب ملی قاسمی ابن عبد العزیز، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند گئے، اور وقت کے اکابر علماء دیوبند سے کسب فیض کیا، واپسی کے بعد مدرسہ بیت العلوم، مدرسہ مفتاح العلوم (کوپرگاؤں) اسی طرح مدرسہ فیض العلوم (برہانپور) میں مدرس رہے، پھر دارالعلوم محمدیہ مالیگاؤں میں کئی سال تک حدیث کا درس دینے کے بعد مادر علمی معہد ملت تشریف لائے اور کم وبیش دس سال یہاں تدریسی خدمات انجام دیں۔

(۲) حضرت مولانا محمد اسحٰق ملی ابن عبد الحق شاہ، فراغت کے بعد اپنے وطن واکلہ میں مدرسہ قائم کیا، فی الحال ایک عرصہ سے اورنگ آباد شہر میں مدرسہ انوار العلوم میں اپنی تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں، آپ کے شاگردوں میں ایک بڑی تعداد عالم وحافظ ہوئی۔

(۳) حضرت مولانا عبد الرؤف ملی قاسمیؒ ابن عبد المجید دھولیوی، نابینا ہونے کے باوجود معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ دارالعلوم دیوبند گئے اور اساتذہ دیوبند سے استفادہ کیا دیوبند سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ اسلامیہ بڑا قبرستان (مالیگاؤں) میں بطور مدرس رہے، مدرسہ اسلامیہ کے موجودہ شیخ الحدیث اور مدرسہ کے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبد الباری صاحب قاسمی دامت برکاتہم آپ کے شاگردوں میں سے ہیں، کئی سال دارالعلوم احمد نگر میں رہے، پھر مدرسہ سراج العلوم دھولیہ میں استاذ حدیث اور درجۂ علیا کے مدرس کی حیثیت سے کئی سال تک خدمت انجام دیتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۲ء میں حضرت مولانا ہزارویؒ سے کل چار طلباء نے بخاری شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی تھی۔

(۱) حضرت مولانا مختار احمد ملی ازہری ابن عثمان غنی، معہد ملت سے فراغت کے بعد جامعہ ازہر سے تفسیر میں ''ایم۔اے'' کیا مدرسہ فیض العلوم (برہانپور) میں مدرس رہے، پھر بحرین کونسلیٹ ممبئی میں برسوں ملازمت کی، ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کچھ مدت تک ماضی قریب میں معہد ملت میں بحیثیت مہتمم بھی رہے۔

(۲) حضرت مولانا نصیر احمد صاحب ملی ابن عبدالمجید، معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم سیندھوا (مدھیہ پردیش) اسی طرح فیض العلوم برہانپور (مدھیہ پردیش) میں مدرس رہے، بعدہ معہد ملت میں آپ کا تقرر ہوا، آپ حدیث وفقہ اور عربی ادب کے ماہر استاذ تھے، آپ معہد ملت میں فن نحو وصرف میں کفاک (مؤلف بانئ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانیؒ) کے علاوہ ادب کی کتابوں کے ساتھ فقہ میں ہدایہ اخیرین اور اصول فقہ میں اصول الشاشی اور نور الانوار کا درس دیتے رہے، حدیث میں ابوداؤد شریف آپ کے ذمہ تھی، حضرت مولانا نصیر احمد ملی نے دوران تدریس ہی حفظ مکمل کیا تھا، آپ نے کئی کتابوں کا عربی سے اردو ترجمہ بھی کیا ہے، ان میں ''اسلام میں غریبی کا علاج'' اور ''عقیدۃ المؤمن'' مشہور کتابیں ہیں، جو علامہ یوسف القرضاوی کی مشہور کتاب ''مشکلۃ الفقر وکیف عالجھا الاسلام اور شیخ ابوبکر الجزائری کی کتاب ''عقیدۃ المؤمن'' کا بہترین ترجمہ ہے۔ ۱۹۸۲ء میں معہد ملت سے علیحدگی کے بعد جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں میں مدرس رہے اور وہاں کے پندرہ روزہ مجلہ ''صوت الحق'' کی ادارت میں شریک ہوئے، اسی طرح وہاں جامعہ عائشہ منصورہ کے ناظم بھی بنا دیئے گئے، ۱۹۹۱ء میں دار بقا کوچ کر گئے، آپ کے ممتاز ترین شاگردوں میں مفتی شہر مالیگاؤں حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب ملی دامت برکاتہم (صدر مفتی معہد ملت، وفلاح دارین دھولیہ، شیخ الحدیث مدرسہ فلاح دارین و باقیات الصالحات دھولیہ) سر فہرست ہیں۔

(۳) حضرت مولانا محمد قربان صاحب ملی ابن محمد سلیم دھولیوی، فراغت کے بعد برسوں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے۔

(۴) **حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ملی ابن محمد اسماعیل شاہ**، آپ راحتہ ضلع احمد نگر کے رہنے والے تھے، فراغت کے بعد دارالعلوم احمد نگر جس کی بنیاد ۱۹۶۲ء میں بانی معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے رکھی گئی تھی، مذکورہ مدرسہ میں مدرس اسی طرح جامعہ حسینیہ شری وردھن میں بھی مدرس اور مفتاح العلوم (کوپرگاؤں) میں صدر مدرس رہے، یہاں سے علیحدگی کے بعد سنگم نیر کرن میں اعجاز العلوم کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کے صدر اور شیخ الحدیث رہے، بعدہ راحتہ میں معہد نعمانی کے نام سے ایک اور مدرسہ قائم کیا اور تاحیات اس کی ترقی میں مشغول رہے، آپ نے دعوت انسانیت کے نام سے ایک اردو رسالہ جاری کیا تھا جو بحسن وخوبی ایک مدت تک جاری رہا، آپ کا انتقال ۲۰/جولائی ۲۰۰۶ء کو ہوا۔ آپ کو شیخ طریقت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم سے خلافت بھی حاصل تھی۔

۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۳ء شاگردان حضرت مولانا ہزاروی میں

(۱) **حضرت مولانا محمد عثمان ملی ابن عبداللطیف**، فراغت کے بعد پہلے مدرسہ مفتاح العلوم کوپرگاؤں پھر کڑکی تعلقہ شری وردھن ضلع رائے گڑھ میں مدرس رہے، اس کے بعد چھ ماہ بڑکن پھر نگینہ مسجد منماڑ میں ۴۰ سال سے زائد مدت سے امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

(۲) **حضرت مولانا منیر احمد صاحب ملی ابن عبداللہ خان صاحب**، فراغت کے بعد اپنے وطن میں لڑکوں کے لئے مفتاح العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور لڑکیوں کے لئے مدرسہ عائشہ کی بنیاد رکھی، آپ معہد ملت کے نمایاں ترین فضلاء کرام میں سے ہیں، ملک کے بیشتر مشاہیر علماء سے نہ صرف رابطہ پیدا کیا بلکہ ان سے رہنمائی بھی حاصل کی اور تادم آخر شہر اور اطراف میں دینی وعصری تعلیم کے لئے بڑی محنت کی اور شہر میں اردو ہائی اسکول بھی قائم کیا۔ ۱۹۹۶ء کو آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

(۳) **حضرت مولانا عباس خان ملی ابن اعظم خان** متوطن پہور تعلقہ جامنیر ضلع جلگاؤں فراغت کے بعد برسوں جامع مسجد پہور میں امام ومدرس رہے۔

(۴) حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ملی ابن حافظ محمد صدیق (مسرئی حافظ جی) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، معہد ملت کے سابق اساتذہ میں سے ہیں، چند سال آپ نے یہاں تدریسی خدمات انجام دیں اور پھر کاروبار میں مصروف ہو گئے۔

۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۴ء میں بھی چار ہی طالبانِ علوم نبوت نے حضرت مولانا احمد جان ہزاروی سے بخاری شریف پڑھا، ان میں سے یکے از ٹرسٹیان معہد ملت

(۱) حضرت مولانا نذیر احمد ملی ازہری ابن حاجی منیر الدین بھی شامل ہیں، معہد ملت سے سند فراغت و فضیلت حاصل کرنے کے بعد جامعہ ازہر (مصر) روانہ ہوئے اور بعد فراغت الجزائر میں ملازمت کی۔ یو۔ اے۔ ای (U.A.E) کونسلیٹ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ فی الحال ممبئی میں کسب معاش کے لئے سرگرم ہیں۔

(۲) حضرت مولانا عبدالخالق صاحب ملی ازہری بن محمد ابراہیم شولاپوری، یہ وہی ہیں جن کو حضرت نعمانی صاحب نے حضرت مولانا احمد جان ہزاروی کو مدرسۃ الروضتین گلبرگہ سے مالیگاؤں لانے کے لئے بھیجا تھا، جبکہ وہ اس وقت معہد ملت میں زیر تعلیم تھے، معہد ملت سے فراغت کے بعد جامعہ ازہر (مصر) گئے، بعد فراغت سعودیہ عربیہ اور بحرین کونسلیٹ میں سروس کی اور پھر وطن واپس آ کر ایک لمبی مدت تک مدرسہ ہاشمیہ دینیہ چراغ علی شاہ تکیہ (شولاپور) کے مہتمم رہے۔ ساتھ ہی مکہ مسجد میں امامت بھی کی۔ چند سال قبل جوارِ رحمتِ باری میں پہنچ گئے۔

(۳) حضرت مولانا عبدالرحمٰن ملی ابن شیخ قاسم، فراغت کے بعد دارالعلوم احمد نگر میں مدرس رہے، اس کے بعد دارالعلوم بیڑ میں صدر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ کچھ عرصہ پہلے آپ کا بھی وصال ہو چکا ہے۔

(۴) حضرت مولانا شیخ احمد ملی ابن محمد احمد، آپ کا وطن ٹاکلی بھان تعلقہ شری رام پور ضلع احمد نگر ہے، آپ مقامی دینی، ملی اور سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔

۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۴ء میں جن خوش نصیب نائبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مولانا احمد جان

ہزاروی صاحب سے بخاری شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی تھی ان میں معہد ملت کے موجودہ شیخ الحدیث

(۱) **حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب دامت برکاتہم** ہیں جن کے بارے میں پہلے بالتفصیل لکھا جاچکا ہے۔

(۲) **حضرت مولانا جمیل احمد صاحب ملی قاسمی ابن حضرت مولانا محمد الیاس قاسمی** ، آپ معہد ملت کے اولین استاذ اور یکے از بانیان جامعۃ الصالحات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قاسمی کے فرزند ہیں، مولانا جمیل احمد صاحب خود معہد ملت میں مدرس رہے، دارالعلوم دیوبند سے بھی فراغت حاصل کی ، دارالعلوم نعمانیہ پربھنی اور مدرسہ تعلیم النساء پاچورہ میں اپنی خدمات انجام دیں، مدرسہ مفتاح العلوم کوپرگاؤں کے صدر مدرس و شیخ الحدیث بھی رہے، ادارہ اصلاح المسلمین کے رکن تاسیسی ہیں، آپنے خود کی پرنٹنگ پریس ’’ہمدم پریس‘‘ کے نام سے قائم کی، موجودہ مالک ہمدم پریس مالیگاؤں حافظ عقیل احمد صاحب ملی آپ کے ہی برادر ہیں۔ فی الحال مولانا جمیل احمد ملی صاحب معہد ملت کے نوخیز فارغ مولانا عبدالمتین ملی ندوی کے قائم کردہ مدرسہ ’’رابعہ بصریہ للبنات، پربھنی میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز ہیں۔

(۳) **حضرت مولانا سید سکندر علی صاحب ملی ابن سید حسین علی**، متوطن شیور تعلقہ ویجاپور ضلع اورنگ آباد، آپ مادر علمی معہد ملت میں مدرس و اتالیق رہ چکے ہیں، کچھ عرصہ مدرسہ فیض العلوم برہانپور میں مدرس رہے اور بعد میں اورنگ آباد میں تدریسی خدمات انجام دیں، چند سال قبل آپ کا وصال ہوا، اپنے وطن شیور ہی میں مدفون ہیں۔

۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں کل چار تشنگانِ علوم دینیہ نے حضرت مولانا احمد جان ہزاروی سے بخاری شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی، ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) **حضرت مولانا حافظ مشتاق احمد ملی ابن امام الدین**، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد شولاپور میں امامت کے ساتھ تدریسی خدمات بھی انجام دیتے رہے، ڈی ایڈ پاس کرنے کے بعد میونسپل پرائمری اسکول شولاپور میں بھی مدرس رہے، فی الحال قریشی مسجد لشکر شولاپور میں امام وخطیب

کی حیثیت سے مذکورہ ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

(۲) معلم الحجاج حضرت مولانا حاجی حسین احمد صاحب ملی رحمۃ اللہ علیہ ابن حاجی نور محمد بابوسیٹھ (چونے والے) آپ نے عالمیت کے ساتھ ساتھ قرأت عشرہ کی بھی تکمیل کی، معہد ملت سے فراغت کے بعد ایس ایس سی (S.S.C) کیا، پھر کامرس میں داخلہ لے کر بی کام کی ڈگری حاصل کی، اسی دوران ہندی زبان کے امتحان میں ودوان وغیرہ کی ڈگری حاصل کی، دعوت وتبلیغ سے گہری وابستگی رہی اسی سلسلے میں ملیشیا، تھائی لینڈ وغیرہ کے اسفار کیئے، آپ بہترین مقرر تھے، جمعہ کی نماز سے قبل شہر کی مختلف مساجد میں آپ کی تقریریں بہت شوق سے سنی جاتی تھیں، شہر مالیگاؤں کے مشہور ومعروف لڑکیوں کے ادارہ جامعۃ الصالحات کی مجلس عاملہ کے رکن رہے، حضرت مولانا حسین صاحب نے اپنی ذاتی محنت سے تاریخ اور عام معلومات میں کافی امتیاز حاصل کیا تھا، بارہا حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور برسوں معلم الحجاج کے طور پر حجاج کرام کی تعلیم وتربیت بہتر طریقہ سے انجام دیتے ہوئے ۲۰۱۴ء میں جان جان آفریں کے حوالہ کر دی، آپ نے حج سے متعلق چند کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، ''آسان رہنمائے حج'' اردو اور ہندی دونوں زبان میں ''مناجات عرفات'' اور ''گنبد خضراء کے مکیں'' وغیرہ۔

(۳) حضرت مولانا حافظ سعید احمد ملی ابن حاجی عبد الستار، فراغت کے بعد کچھ عرصہ معہد ملت میں مدرس رہے، تقریباً پچاس سال سے نئی مسجد اسلامپورہ میں امامت کر رہے ہیں، اور ایک اچھے لائق وفائق امام بن کر خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں، ساتھ ہی ساتھ گھر کی پاورلوم صنعت سے وابستہ ہیں، عشرہ کے قاری اور بہترین حافظ قرآن ہیں، ادارہ اصلاح المسلمین کے رکن تاسیسی بھی ہیں۔

(۴) حضرت مولانا رشید احمد صاحب ملی ابن محمد شعبان، معہد ملت سے فراغت کے بعد ایس، ایس، سی (S.S.C) اور پھر بی ایس سی (B.Sc) کیا، جمہور ہائی اسکول میں ٹیچر رہے، سوئیس پرائمری اسکول مالیگاؤں میں ہیڈ ماسٹر رہے فی الحال صنعت پارچہ بافی میں مصروف ہیں۔

۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۶ء میں جن نو فضلائے کرام نے حضرت مولانا احمد جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

سے بخاری شریف پڑھ کر آپ سے سند فضیلت حاصل کی وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **حضرت مولانا حکیم جلال الدین صاحب ملی تکمیلی ابن نصر اللہ**، آپ نے معہد ملت سے فراغت کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایس ایس سی کیا پھر تکمیل الطب کالج لکھنؤ سے ڈگری حاصل کی فی الحال یونانی میڈیکل کالج پونہ کے لکچرار ہیں، اور ذاتی مطب میں مصروف خدمت ہیں، عشرہ کے بہترین قاری بھی ہیں۔

(۲) **حضرت مولانا ڈاکٹر پیر محمد صاحب تکمیلی ملی ابن نصر اللہ**، آپ معہد ملت کے دو عظیم استاذ حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب ملی (استاذ وصدر مفتی معہد ملت، شیخ الحدیث فلاح دارین، و باقیات الصالحات، دھولیہ) اور حضرت مولانا مختار احمد صاحب ملی ندوی (امام وخطیب مسجد خلفائے راشدین) کے خسر ہیں، تکمیل الطب لکھنؤ سے فراغت کے بعد کئی سال تک مالیگاؤں میں اپنا ذاتی مطب چلاتے رہے، اور اسی کے ساتھ عشرہ کی قرأت بھی مکمل کی، پھر باقاعدہ معہد ملت میں عالمیت کا کورس کیا اور بعد میں حفظ قرآن کی سعادت بھی حاصل کرلی، ۲۷/اگست ۲۰۰۳ء کو ایک طویل علالت کے بعد حیدرآباد میں اپنے خالق ومالک سے جاملے۔

(۳) **حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب ملی قاسمی ابن حبیب الرحمن**، معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ ام المدارس دارالعلوم دیوبند گئے اور یہاں دورۂ حدیث وافتاء کی تکمیل فرمائی، فراغت کے بعد آپ کا تقرر دارالعلوم امدادیہ ممبئی میں ہوگیا، یہاں آپ مدرس بھی رہے اور انتظامی امور کے ذمہ دار بھی، آپ شہر کی دینی، تعلیمی اور سماجی خدمات کے ساتھ ساتھ اپنا ذاتی کاروبار بھی کرتے ہیں، ممبرا ممبئی میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے اس کے آپ نگراں ہیں۔

(۴) **حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ملی ابن حاجی محمد حنیف**، آپ نے فراغت کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایس ایس سی کیا پھر کچھ سال بھساول بُرن گاؤں ضلع جلگاؤں میں امام ومدرس رہے، آپ نے کئی سال سعودی عرب میں ملازمت بھی کی ہے۔

(۵) **حضرت مولانا عبدالاحد صاحب ملی ابن شیخ بھولو**، آپ فراغت کے بعد جامنیر میں مدرس

رہے، فی الحال مسجد نور کاٹیا فیل میں امام اور ملت ہائی اسکول جلگاؤں میں دینیات کے معلم ہیں۔ اور جلگاؤں میں جامعۃ المؤمنات کے نام سے لڑکیوں کے مدرسہ کی بنیاد بھی ڈالی ہے۔

(۶) حضرت مولانا حافظ بشیر احمد صاحب ملی ابن ولی اللہ، آپ فی الحال شہر بیڑ کی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ مدرسہ سراج العلوم جامع مسجد میں مدرس بھی ہیں، آپ قرأت عشرہ کے بہترین قاری بھی ہیں، آپ کے پاس کئی طلباء نے حفظ قرآن کریم مکمل کیا ہے۔

(۷) حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب ملی ابن عبدالخالق، معہد ملت سے فراغت کے بعد سے اب تک بیرون مالیگاؤں امامت وتدریس کے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

(۸) حضرت مولانا حفیظ الرحمن صاحب ملی ابن مولانا اسحاق، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد خود کے پاورلوم ورکشاپ اور کارخانہ میں مصروف رہے اور چند سال قبل اللہ رب العزت کو پیارے ہو گئے۔

(۹) حضرت مولانا محمد کویا صاحب ملی ابن محمد منو کویا ملباری، آپ معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ؁۱۹۷۰ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، اسی سال مفتیٔ مہاراشٹر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب فتچپوری کی بھی دارالعلوم سے فراغت ہوئی۔

مذکورہ نو علماء کرام معہد ملت میں حضرت مولانا احمد جان صاحب ہزاروی ثم گلبرگوی کے متاخرین تلامذہ ہیں جنہوں نے آپ کے پاس بخاری شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی، رجب ؁۱۳۹۴ھ مطابق ؁۱۹۷۴ء میں حضرت مولانا احمد جان صاحب ہزاروی فانی دنیا کو خیرباد کہہ کر اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

☆......☆......☆

(۴)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

(سابق شیخ الحدیث، معہد ملت ورکن مجلس انتظامی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش جنوری ۱۹۴۰ء سنہ کو شہر مالیگاؤں کے محلہ بیلباغ میں ہوئی، آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی عبد الرحیم تھا، جن کا اصل وطن مبارکپور ضلع اعظم گڑھ ہے، جناب عبد الرحیم صاحب بانی جامعہ عربیہ احیاء العلوم مبارکپور، حضرت مولانا شکر اللہ صاحب ولید پوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۱/ربیع الاول ۱۴۱۲ھ سنہ) کے قریبی نیازمندوں میں سے تھے، نوجوانی میں غربت و مفلسی سے پریشان ہو کر تلاشِ رزق میں مالیگاؤں آئے اور یہیں آپ کی شادی بھی ہوئی، آپ کی اہلیہ یعنی حضرت مولانا ملی صاحب کی والدہ محترمہ آمنہ پڑھی لکھی نہ تھیں، لیکن نمازوں کی بڑی ہی پابند تھیں، نفلی روزے بھی خوب اہتمام سے رکھتی تھیں، علماء کے وعظ میں شرکت کرنا، حضرت مولانا ملی صاحب کی والدہ کی خصوصیت تھی۔

حضرت مولانا ملی صاحب کی ابتدائی تعلیم سرکاری اسکول سے ہوئی، آپ نے اسکول میں ساتویں (ہفتم) تک پڑھائی کی اور ساتھ ہی ساتھ آپ کے والد صاحب، آپ کے برادر کلاں محمد یاسین صاحب کے ساتھ محلہ کے مشہور حافظ قرآن مرحوم حافظ شمس الضحیٰ کے پاس دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجتے رہے، حضرت مولانا ملی صاحب کی بسم اللہ موصوف حافظ صاحب کے ہاتھوں ہی ہوئی، کچھ دنوں بعد جونی مسجد کے ٹرسٹیوں نے مسجد ہی کے ایک مکان میں مدرسہ جاری کیا تو حضرت مولانا کے والد صاحب کو ہی بطور معلم نامزد کیا گیا، حضرت مولانا نے اپنے والد محترم کے پاس کچھ مدت قرآن پڑھا، لیکن آپ کے والد صاحب نے آپ کو مدرسہ عین العلوم بیلباغ میں داخل کر دیا، یہ مدرسہ ناظرۂ قرآن اور ابتدائی دینی تعلیم کے لئے اس وقت شہر مالیگاؤں کا بہت قدیم اور بافیض مرکز تھا، یہاں ناظرۂ

قرآن اور دینی تعلیم کے ماہر، تجربہ کار استاذ اور کئی کتابوں کے مصنف حضرت مولانا عبدالمجید صاحب فروؔغ جو اس وقت مدرسہ عین العلوم میں مدرس تھے، ان کی عنایت و توجہ سے حضرت مولانا کے دل و دماغ نے خوشگوار کروٹ لی اور آپ رات کے علاوہ دن میں بھی مدرسہ انجمن ہدایتِ اسلام نیا پورہ میں قرآن پڑھنے کے لئے جانے لگے اور بہت کم مدت میں ختم قرآن کی دولت عظمیٰ سے بہرہ مند ہو گئے، حضرت مولانا ملی صاحب نے پرائمری اسکول اور شبینہ مدرسے میں جن اساتذہ سے استفادہ کیا تھا ان میں مولانا عبدالمجید فروغ، حافظ محمد صابر، ماسٹر عبدالحفیظ، ماسٹر محمد قدسی، ماسٹر عثمان غنی، ماسٹر عبدالخالق، ماسٹر محمد الیاس خورشید، ماسٹر حیدر علی وقار اور ماسٹر محمد اکبر شامل ہیں۔

بانی معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ۱۹۵۳ء میں معہد ملت کی بنیاد رکھی تو حضرت مولانا ملی کے والد محترم نے آپ کا داخلہ معہد ملت جو کہ اس وقت مدرسہ ملت سے موسوم تھا اس میں کروایا، یہاں آپ نے ایسے اساتذہ کرام سے کسب فیض کیا جو حوصلہ مند، محنتی اور منزل رسی کا اپنے دل میں جذبہ رکھتے تھے، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ نے اپنی خود نوشت سوانح حیات ”نقوشِ گردشِ ایام“ میں اپنے اساتذہ معہد ملت اور کس استاذ سے کونسی کتاب پڑھی ہے، اس کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہیں:

> ”میں نے معہد ملت میں بخاری شریف، ترمذی شریف، طحاوی، ابن ماجہ، نسائی، مؤطا امام محمد و امام مالک کے مخصوص ابواب، مشکوٰۃ شریف، جلالین، شمائل ترمذی اور سراجی حضرت مولانا مفتی اختر شاہ صاحب سنبھلی مرادآبادیؒ (جو بعد میں تا حیات جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد کے مفتی و مدرس رہے) سے پڑھی ہے، مسلم شریف، ابو داؤد شریف، ہدایہ اولین، نور الانوار، شرح وقایہ، لامیۃ العرب بانی جامعۃ الصالحات مالیگاؤں حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے، اصول الشاشی، النحو الواضح، منہاج العربیہ مکمل حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ (سابق رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند و صدر جمعیۃ علماء مالیگاؤں) سے، مرقات، شرح تہذیب،

> القراۃ الراشدہ مکمل حضرت مولانا محمد شفیع صاحب حسرتؔ قاسمیؒ سے، مختصر القدوری حضرت مولانا جمال الدین صاحب لبیبؔ انوری (بانی مدرسہ اسلامیہ، بڑا قبرستان مالیگاؤں) سے، ترجمۂ قرآن حضرت مولانا عبدالحق صاحب رازی سے، متنبی، مختصر المعانی، انشاءِ عربی حضرت مولانا ضیاء الحسن صاحب اعظمی (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو) سے ہدایۃ الحکمۃ، شرح عقائد حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم (سابق نائب مہتمم و موجودہ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) سے، انگریزی کی کچھ کتابیں ماسٹر محمد حسین، شفیع اللہ اور منیجر رمضان و یونس بشارتی سے تجوید میں مفید الاطفال، قاری محمد بشیر صاحب مرحوم سے (آپ معہد ملت میں شعبہ تجوید و قرأت کے سب سے پہلے استاذ تھے، ۱۹۵۴؁ تا ۱۹۵۵؁ تقریبا دو سال آپ نے یہاں خدمت انجام دی) اور عربی ادب کی اکثر کتابیں الموجز فی الادب الجاہلی، المنتخب من الادب العربی، رسائل البلغاء، عصر المامون اور قصیدہ بردہ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی (بانی و سابق ناظم معہد ملت، رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) سے پڑھا ہے“۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب کی معہد ملت سے فراغت ۱۳۷۷؁ھ مطابق ۱۹۵۷؁ء کو ہوئی ۱۳/ شعبان المعظم ۱۳۷۷؁ھ کو عبقریؔ وقت، ماہر تعلیم اور باکمال عالم دین حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہارویؒ (سابق ناظم عمومی جمعیۃ العلماء ہند) کی زیر صدارت ختم بخاری شریف کی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں اس وقت کے شیخ الحدیث معہد ملت حضرت مولانا مفتی اختر شاہ صاحب سنبھلی مرادآبادی نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا اور بانی و ناظم معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی نے بڑے ہی مؤثر انداز میں منزل تک پہنچنے پر خداوند عالم کا شکر ادا کیا۔

معہد ملت سے فراغت کے بعد حضرت مولانا ملی صاحب نے ازہر ہند دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا، آپ کا امتحانِ داخلہ دارالعلوم دیوبند کے مشہور، ہر دلعزیز، قابل احترام استاذ حضرت مولانا فخرالحسن صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (سابق صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند متوفی ۱۳۹۸؁ھ) نے لیا تھا، آپ

نے دارالعلوم دیوبند میں کس استاذ محترم سے کونسی کتاب پڑھی ملاحظہ فرمائیں، خود شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ کی زبانی:

> ”دارالعلوم دیوبند میں پہلے سال میں نے ہدایہ اولین حضرت مولانا سید اختر حسین صاحب دیوبندی ابن حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب نور اللہ مرقدہ (سابق ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند) سے، میبذی حضرت مولانا عبدالاحد صاحب دیوبندی ابن حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندی سے اور حسامی حضرت مولانا بشیر احمد خان صاحب مرحوم کے برادر خورد سابق نائب مہتمم وصدر المدرسین اور شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحبؒ سے اور دوسرے سال نسائی شریف میں نے حضرت مولانا بشیر احمد خان صاحب سے، مؤطا امام محمد حضرت مولانا خلیل احمد مرحوم سے، مؤطا امام مالک حضرت مولانا قاری طیب صاحب قاسمی سے، ابوداؤد شریف حضرت مولانا فخر الحسن صاحب مرادآبادی سے، شمائل ترمذی حضرت مولانا محمد حسن صاحب سے، طحاوی شریف حضرت مولانا ظہور احمد صاحب سے، مسلم شریف اور ترمذی حضرت مولانا علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاوی سے اور بخاری شریف فخر المحدثین امام المنقول والمعقول حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب مرادآبادی رحمہم اللہ سے پڑھی ہے“۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد تادم زیست معہد ملت مالیگاؤں میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں، ۱۹۶۲ء تک آپ نے مشکوٰۃ تک کی تقریبا تمام کتابیں پڑھائیں، انہیں ایام میں آپ کے پاس معہد ملت کے موجودہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب دامت برکاتہم نے زانوئے تلمذ طے کیا اور ۱۹۶۶ء میں بانئ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانیؒ نے آپ کو شیخ الحدیث کے عظیم منصب پر فائز کیا، اس وقت آپ کی عمر محض چھبیس سال کی تھی، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی معہد ملت میں تقریبا تیس سال تک شیخ الحدیث کی حیثیت سے طلبائے علوم نبوت کو فیض یاب کرتے رہے۔

حضرت مولانا ملی صاحب باکمال مدرس وشیخ الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین خطیب اور بے مثال اہل قلم تھے، وہ عالم بھی تھے اور عالم گر بھی، ادیب بھی تھے اور ادب نواز بھی، حضرت مولانا ملی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۹۸۷ء سے تاحیات دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو کے رکن مجلسِ انتظامی رہے، آپ بڑے عالم تھے یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علماء نے آپ کے بارے میں بڑی بڑی باتیں اپنی زبان وقلم سے ادا کی ہیں، حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ (سابق چیئرمن مجلس تعلیم القرآن، ناگپور، رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) نقوش گردشِ ایام کے پیش لفظ میں رقمطراز ہیں کہ

> ’’مولانا محمد حنیف صاحب بہت ہی خاموش اور صلح پسند طبیعت کے آدمی تھے، سلامت روی، متانت اور سنجیدگی بھی ان میں بہت تھی، کبھی اپنی کوئی رائے پیش فرماتے تو وہ علمی تجر سے بھرپور اور بہت ہی وزن دار ہوتی‘‘۔

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی (ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد، جنرل سکریٹری آل انڈیا اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی) حضرت مولانا کی صورت وسیرت کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ

> ’’پست قامت، گہرا سانولا رنگ، سفید وسادہ اور مالیگاؤں کی عام روایت کے خلاف لمبا کرتا، چوڑے پائنچوں کا پاجامہ سر پر کشتی نما ٹوپی، آنکھ پر معمولی سی عینک، ہنس مکھ، خوش مزاج سادہ وبے تکلف، دیکھنے میں ایک معمولی سا انسان لیکن جب اسٹیج پر عوام وخواص سے مخاطب ہوتے تو ایسا لگتا کہ حسین الفاظ کی خوبصورت بندشیں دست بستہ سامنے کھڑی ہیں، مضمون کی آمد بھی اور زبان وبیان کی رعنائی بھی، قلم اس سے زیادہ خوبصورت ایسا گویا کہ الفاظ کا تاج محل تعمیر کیا گیا ہو اور اس کے رگ وریشے میں معنویت پیوست ہو، خط اتنا نفیس کہ خواہی نہ خواہی پڑھنے کو دل چاہے، وہ بڑے عالم تھے، بڑے مصنف تھے جو کہتے تھے اس پر عمل کرتے تھے، دعوت واصلاح کے کام سے تعلق حاصل تھا اور اس کے لئے ہندوستان سے چین تک کا سفر کیا، دار العلوم سبیل السلام

حیدرآباد میں ایک بار افتتاح بخاری شریف کے لئے اور ایک بار شعبہ تخصص فی الدعوۃ کے افتتاح کے لئے تشریف لائے اور دونوں دفعہ ایسا موثر عالمانہ اثر انگیز بیان اور ادب کے اعتبار سے شاہکار خطاب فرمایا کہ گویا اب تک ان کی آواز کانوں میں رس گھول رہی ہے"۔

بانی وناظم جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا، رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی فرماتے ہیں کہ

"حضرت مولانا محمد حنیف ملی قاسمی صاحب مرحوم (شیخ الحدیث معہد ملت) طبقہ علماء میں ایک ممتاز مقام کے مالک تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم قرآن وحدیث میں حظّ وافر سے نوازا تھا، آپ بیک وقت جہاں کامیاب مدرس تھے وہیں بہترین وبے مثال مقرر وخطیب اور صاحب قلم وادیب تھے، حضرت بڑے اوصاف وکمالات سے متصف تھے، بڑے ہی خلیق، مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک، متواضع اور سادگی پسند تھے"۔

سابق جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ اور امیر شریعت سادس امارت شرعیہ بہار واڑیسہ حضرت مولانا نظام الدین صاحب قائم قاسمیؒ حضرت مولانا ملی صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"ان کا علم پختہ تھا تقریر کے ساتھ تحریر پر بھی قدرت تھی، انہوں نے لمبے عرصہ تک تعلیم وتربیت کی خدمت انجام دی، حالاتِ حاضرہ پر بھی اچھی نگاہ رکھتے تھے، دینی حمیت اور ملی غیرت کا وصف بھی ان کی پرزور تقریروں سے نمایاں تھا"۔

سابق جنرل سکریٹری آل انڈیا اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی وسابق صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ حضرت مولانا قاضی مجاہدالاسلام صاحب قاسمیؒ کے تعزیتی خط میں حضرت مولانا کے بارے میں درج ہے کہ

"مولانا بڑے صاحبِ عزیمت اور مخلص انسان تھے، ان کی دینی وعملی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے، ایک خلق ان کو جانتی ہے"۔

اسی طرح معہد ملت کے سابق استاذ اور موجودہ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم اپنے تعزیتی خط میں لکھتے ہیں کہ

> ’’مولانا موصوف میرے شاگردوں میں تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی صلاحیتوں سے نوازا تھا، اردو کے بہترین ادیب ومصنف اور صاحب قلم تھے، انہوں نے اپنے قلم وتدریس کے ذریعہ اور مواعظ کے ذریعہ دین وعلم کی بڑی خدمات انجام دیں‘‘۔

حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب غازیپوری اپنے مضمون ’’ایک مخلص دوست وعالم دین کی وفات پرملال‘‘، میں رقمطراز ہیں کہ

> ’’حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی ہنستا مسکراتا چہرہ، سنجیدہ اور باوقار گفتگو، گفتگو کا انداز اتنا پیارا کہ دل موہ لیں، نہایت شستہ اردو میں گفتگو کرتے تھے، گفتگو سے ان کا علمی وادبی ذوق چھوٹا پڑتا تھا، مولانا محمد حنیف ملی مالیگاؤں ہی نہیں بلکہ پورے مہاراشٹر کی بڑی محترم علمی ودینی شخصیت تھے، حکومت مہاراشٹر نے ان کی علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں متعدد ایوارڈ سے نوازا تھا، مولانا کا قلم اردو اور عربی میں خوب چلتا تھا، ان کی سرپرستی میں کئی ادبی وعلمی پرچے نکلے، متعدد کتابوں کے مصنف تھے‘‘۔

حضرت مولانا ملی صاحب کے خواہر زادہ اور شاگرد رشید استاذ محترم حضرت مولانا اقبال احمد صاحب آصف ؔملی لکھتے ہیں کہ

> ’’حضرت مولانا مرحوم ایک کامیاب مدرس، استاذ، مربی واتالیق، بیباک ونڈر قائد، رموزِ شریعت کے شناسا، اردو، عربی زبان کے اسکالر، حکومت سے ایوارڈ یافتہ بہت ساری کتابوں کے مصنف اور ادیب وخطیب نابغۂ روزگار تھے‘‘۔

حضرت مولانا ملی مرحوم کے برادر زادہ اور عزیز ترین شاگرد راقم کے استاذ ومربی حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی ؔحضرت مولانا ملی صاحب کے قرطاس وقلم کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

> ”تقریر وخطابت کے ساتھ ساتھ انشاء پردازی وصحافت سے مولانا ملی مرحوم نے اپنے اندر کمالات واوصاف پیدا کر کے اس اعلیٰ معیار پر پہنچے جو محتاج تعارف نہیں ہے“۔

اسی طرح بہت سی کتابوں اور تاریخ مالیگاؤں کے مصنف محترم عبدالحلیم صاحب صدیقی حضرت مولانا ملی مرحوم کی خطابت سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

> ”فن خطابت وتقریر میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا، مذہبی، اصلاحی، تبلیغی موضوعات پر تو وہ بحیثیت عالم دین بولتے ہی تھے سیاسی ، صحافتی، صنعتی اور سماجی عنوانات پر بھی آپ انتہائی رواں اور سلجھی ہوئی تقریریں کیا کرتے تھے، جلسوں کی کامیابی کے لئے آپ کے نام کا اعلان بھی کافی ہوتا تھا“۔

حضرت مولانا ملی صاحب مرحوم نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں نقوش چین، نقوش نعمانی، نقش حریت، نقش جمیل، نقش تحریر، نقوش عثمان، نقوش چمن زار کوکن، نقوش گردش ایام اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ اور علم حدیث، فیوض اربعین، دعوت کا قرآنی اسلوب، ایک یادگار خطاب (مطبوعہ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا) دینی تقاریب کا گلشن (مرتب حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی) مالیگاؤں میں دینی تعلیم۔ایک جائزہ اور معہد ملت علمائے عرب کی نظر میں (مرتب: ظہیر احمد نصیر ملی) شامل ہیں۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ معہد ملت کے چوتھے شیخ الحدیث تھے جو کم وبیش تیس سال تک معہد ملت کے شیخ الحدیث کے منصب پر رہ کر علم حدیث کے موتی بکھیرتے رہے، آپ کے پاس بخاری شریف پڑھنے والے نائبانِ رسول ﷺ کی تعداد تقریباً پانچ سو ہے، یہاں ان میں سے چند کے ذکر ہی پر اکتفاء مناسب ہے، اس لئے کہ آپ کے تمام تلامذہ کے محض نام و پتے ہی سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہو جائیں گے، راقم یہاں آپ کے تلامذہ میں سے وہ جو مادر علمی معہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں اور دے رہیں پہلے ان کا تذکرہ کر نا سن فراغت کی ترتیب

سے مناسب سمجھتا ہے۔

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ سے بخاری شریف پڑھنے والے اساتذۂ معہد ملت میں سرفہرست

(۱) حضرت مولانا محمد یعقوب ملی قاسمی صاحب ابن محمد بشارتی ہیں، معہد ملت سے آپ کی فراغت ۱۳۸۹؁ھ مطابق ۱۹۶۹؁ء میں ہوئی، فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند سے بھی دورہ حدیث کی تکمیل کی، آپ نے معہد ملت میں بیس سال تدریسی خدمات انجام دیں، حضرت مولانا یعقوب صاحب درجہ علیا کے استاذ تھے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی کتاب کفاک علما بالعربیۃ بھی پڑھاتے تھے، مسجد حیات اسلام آباد مالیگاؤں میں تقریبا پچاس سال سے امامت وخطابت کے فرائض آج بھی بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

(۲) حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب ملی ابن عبدالرزاق صاحب، آپ کی فراغت ۱۳۹۰؁ھ مطابق ۱۹۷۰؁ء میں ہوئی، شعبہ حفظ میں آپ کا تقرر ہوا تھا، معہد ملت سے علیحدگی کے بعد معراج العلوم ہنگولی میں اپنی خدمات انجام دی، اور پربھنی میں مسجد قادر آباد پلاٹ کے امام بھی رہے۔

(۳) استاذ محترم حضرت مولانا نہال احمد صاحب ملیؒ ابن نصراللہ کی معہد ملت سے فراغت ۱۳۹۱؁ھ مطابق ۱۹۷۱؁ء میں ہوئی، آپ نے ایک سال دارالعلوم دیوبند میں بھی تعلیم حاصل کی، چند سال جام کھیڑ ضلع احمد نگر میں مدرس رہے، پھر اس کے بعد معہد ملت میں پہلے آپ کا تقرر بحیثیت محرر دارالقضاء ہوا پھر ۱۹۷۸؁ء میں باقاعدہ آپ کو بطور استاذ معہد ملت میں مقرر کیا گیا، حضرت مولانا نہال احمد صاحب راقم کے استاذ ہیں، دینی تعلیم کے رسالے، حساب وسائنس، مختارات اور بھی دیگر کچھ کتابیں راقم نے آپ سے پڑھی ہیں، ۳۰؍جون ۲۰۱۹؁ بروز اتوار کو حضرت مولانا اللہ کو پیارے ہوگئے۔

(۴) استاذ محترم حضرت مولانا سعید احمد صاحب ملی قاسمی ابن محمد حسن صاحب، آپ کی بھی فراغت ۱۳۹۱؁ھ مطابق ۱۹۷۱؁ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور اکابر اساتذۂ دارالعلوم سے استفادہ کرکے واپس آنے کے بعد آپ کا تقرر معہد ملت میں

بحیثیت مدرس اور پھر نائب قاضی دار القضاء ہوا، اس وقت منصب قضاء پر نہ صرف مالیگاؤں بلکہ مہاراشٹر کے پہلے قاضی حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم رونق افروز تھے، حضرت مولانا سعید احمد صاحب تب سے اب تک دار القضاء میں نائب قاضی کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، اور آپ معہد ملت کے موجودہ صدر المدرسین بھی ہیں، راقم نے آپ سے گلستاں اور ہدایہ بھی پڑھی ہے، حضرت مولانا کو اللہ تعالیٰ نے فارسی اور عربی کے اسباق کی افہام وتفہیم کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔

(۵) حضرت مولانا محمد ادریس ملی ندوی ابن محمد بشیر صاحب کی فراغت ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۹۷۲ء میں ہوئی، آپ نے معہد ملت سے تحصیل علم کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں بھی کسب فیض کیا، حضرت مولانا نے کئی سال معہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دیں، کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں، جن میں تعلم المحادثة العربية بالاردية والانجليزية بہت مشہور ہے۔

(۶) حضرت مولانا حافظ وقاری جاوید احمد ملی ابن قاری محمد حسن صاحب مرحوم، آپ کی فراغت ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء میں ہوئی، آپ ان خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں کہ جو معہد ملت سے فراغت کے معاً بعد بطور مدرس متعین کئے گئے وہ بھی بحکم بانئ معہد ملت حضرت نعمانی مرحوم، آپ نے تادم آخر معہد ملت میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں، اخیر کے تقریبا دس سال بلاتنخواہ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، معہد ملت کے اکابر اساتذہ میں آپ کا شمار تھا، درجہ علیا کی کتابوں کا درس آپ بڑی خوش اسلوبی سے دیا کرتے تھے جن میں کفاک، جلالین، مشکوٰۃ، ترجمہ قرآن، ریاض الصالحین اور قدوری وغیرہ شامل ہیں، اسی طرح تبلیغی مرکز نورانی مسجد مالیگاؤں میں آپ نے پوری زندگی بغیر تنخواہ کے امامت وخطابت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیئے، سفرنامہ فرانس (ری یونین) اور دیگر کئی کتابیں آپ نے تصنیف کی، نورانی بک ڈپو کے موجودہ مالک مولانا سعد عمیر صاحب ملی آپ کے ہی فرزند ہیں، راقم نے آپ کا زمانہ تدریس تو پایا ہے، لیکن کوئی کتاب پڑھنے کا موقع نہیں ملا، البتہ اخیر میں جب آپ کی قوت گویائی کمزور ہوگئی تھی تو ۲۰۰۹ میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل کرنے

والے طلباء کا آپ دورسنتے تھے، راقم کے لئے یہ خوش بختی ہے کہ حضرت مولانا نے قرآن کریم کا دور سنا، حضرت مولانا خود بہترین حافظ قرآن تھے، آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ اگر کوئی بھی آیت پڑھیں تو اس سے پہلے کی آیت بتلاتے تھے گویا الٹی ترتیب سے بھی قرآن یاد تھا، ۳۰/ جمادی الاخری ؁۱۴۳۲ھ مطابق ۳/ جون ؁۲۰۱۱ء بروز جمعہ بعد نماز عصر حضرت مولانا جاوید احمد ملی صاحب مرحوم اپنے معبود حقیقی و مسجود حقیقی کی جوار رحمت میں پہنچ گئے ۔

(۷) استاذ محترم حضرت مولانا اقبال احمد صاحب آصفؔ ملی ابن محمد یاسین صاحب، آپ کی بھی فراغت ؁۱۳۹۴ھ مطابق ؁۱۹۷۴ء میں ہوئی اور آپ کو بھی حضرت نعمانی صاحبؒ نے فراغت کے معاً بعد معہد ملت میں تدریسی خدمات پر مامور کر دیا، تب سے آج تک حضرت مولانا تدریسی امور کو بہترین انداز میں انجام دے رہے ہیں، حضرت مولانا نے مکرم مسجد (سلیم منشی نگر، مالیگاؤں) میں مکمل ستائیس سال امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے، روشن ستارے حصہ اول اور زیر طبع حصہ دوم اور سیرت الرسول ﷺ آپ کی تصانیف ہیں، حضرت مولانا اقبال احمد صاحب ملی بہترین شاعر بھی ہیں، آصفؔ آپ کا تخلص ہے، آپ نے کئی حمد، نعت، غزل اور ترانے لکھے ہیں، جن کا مجموعہ ’’نغمۂ انقلاب‘‘ کے نام سے چھپ کر عوام وخواص میں مقبول ہو چکا ہے۔ نغمہ انقلاب کے فرنٹ صفحہ پر جو شعر درج ہے وہ یہاں درج ہے۔

حسن اخلاق ومحبت کی بدولت ہم بھی
پھول ہی پھول کھلائیں گے جدھر جائیں گے

راقم نے آپ سے معلم الانشاء، شرح وقایہ اور ابوداؤد شریف پڑھا ہے، آپ بہت ساری خوبیوں کے مالک ہیں، جن میں مدرسہ کی حاضری اور درس کی پابندی بہت مشہور ہے۔

(۸) حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب ملی ندوی ابن منظور احمد صاحب، آپ کی فراغت ؁۱۳۹۵ھ مطابق ؁۱۹۷۵ء میں ہوئی اور اکتوبر ؁۱۹۸۲ء میں معہد ملت میں آپ کا تقرر ہوا، تقریباً گیارہ سال تک آپ نے یہاں تدریسی خدمات انجام دیں، معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم ندوۃ

العلماء لکھنؤ گئے، واپس آنے کے بعد شروع میں نورانی مسجد (شیند ورنی ضلع جلگاؤں) میں بھی مدرس رہے، فی الحال مکتبۂ سجاد نامی کتابوں کی دُکان میں مشغول ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کے چاروں بچے بہترین حافظ، قاری، عالم ہیں، جن میں سے ایک مفتی اور ایک قاضی بھی ہے، اور سبھی بڑے اداروں میں دینی خدمات میں مشغول ہیں۔

(۹) استاذ محترم حضرت مولانا مقبول اختر صاحب ملی قاسمی ابن قاری مظفر حسین ہنرؔ صاحب،

آپ کی فراغت ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں ہوئی، فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور اساتذۂ دارالعلوم بالخصوص اس وقت کے شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر احمد خان بلند شہری سے کسبِ فیض کیا، اسی دوران آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درس حدیث مسلسلات میں شریک ہو کر سند حدیث مسلسلات حاصل کی، دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد دارالعلوم دھارنی، دارالعلوم کولہ پور، ضلع امراوتی میں مدرس رہے، پھر ۱۹۸۰ء میں مدرسہ بیت العلوم، مالیگاؤں میں آپ کا تقرر ہوا۔ اور ۲۰۰۵ء تک آپ نے یہاں تدریسی خدمات انجام دیں، مدرسہ بیت العلوم سے علیحدگی کے دو ماہ بعد حضرت مولانا مقبول اختر ملی صاحب کا مادر علمی معہد ملت میں تقرر ہوا، تب سے اب تک حضرت مولانا بہت ہی محنت و لگن سے طلباء معہد ملت کو مستفید کر رہے ہیں جونی مسجد قلعہ میں تین سال اور امینیہ مسجد آزاد نگر میں تقریبا پچیس سال تک آپ نے امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیئے، راقم نے حضرت مولانا سے ہدایہ اخیرین، السراجی فی المیراث، طحاوی شریف اور ابوداؤد شریف شعبہ عالمیت میں پڑھی ہے، اور شعبہ افتاء میں سراجی، عقود رسم المفتی اور الأشباہ والنظائر پڑھی ہے، فی الحال دیگر کتابوں کے علاوہ بخاری شریف کے دس پاروں کا درس آپ کے ذمہ ہے، جسے آپ بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

(۹) استاذ محترم حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب ملی دامت برکاتہم، ابن محمد مصطفی مقادم

آپ کی فراغت ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۹۷۸ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ نے امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ سے افتاء و قضاء کیا، بانی معہد ملت حضرت مولانا عبد الحمید صاحب

نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں معہد ملت میں تعلیم وتدریس کے لئے جن فضلائے معہد ملت کا تقرر ہوا، ان میں سے حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب ملی بھی ہیں، معہد ملت میں با قاعدہ دارالافتاء کا قیام ؁۱۴۰۴ھ میں عمل میں آیا اور حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب دارالافتاء معہد ملت کے پہلے مفتی مقرر ہوئے، اور تقریبا بائیس سال تک آپ نے معہد ملت میں تدریس وافتاء کی خدمت انجام دی، فتوی نویسی میں آپ کی مہارت اور فقہ اسلامی سے گہری مناسبت کی بناء پر سابق مفتئ مہاراشٹر حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب اشرفی نے مشاورت چوک مالیگاؤں کے ایک جلسۂ عام میں اپنے دست مبارک سے حضرت مفتی صاحب کو سند و دستار افتاء عطاء کیا تھا، اسی طرح حضرت مفتی صاحب کو مفتئ شہر اور مفتئ مہاراشٹر کا خطاب بھی ملا ہے، حضرت مفتی صاحب چند سال چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر معہد ملت سے علیحدہ ہو گئے تھے، اس دوران کچھ عرصہ دارالعلوم شیخ علی متقی برہانپور میں اپنی خدمات انجام دیں، پھر وہاں سے دھولیہ تشریف لے آئے اور مدرسہ فلاح دارین دھولیہ کے شیخ الحدیث اور مفتی کے منصب پر فائز ہوئے، آج بھی مدرسہ فلاح دارین دھولیہ کے شیخ الحدیث اور صدر مفتی کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے مدرسہ باقیات الصالحات دھولیہ میں بخاری شریف کا درس کئی سالوں سے دے رہے ہیں، ؁۲۰۱۶ء میں مادر علمی معہد ملت واپس تشریف لائے اور صدر مفتی کے منصب پر فائز ہوئے، اور ؁۲۰۱۸ء میں جب معہد ملت میں تعلیمی کمیٹی کے لئے ارکان کا انتخاب ہوا تو آپ کو بھی رکن تعلیمی کمیٹی بنایا گیا، حضرت مفتی صاحب کا اپنا ایک دارالافتاء بنام مفتی شہر دارالافتاء بھی ہے، جہاں آپ ہفتے میں تین دن سنیچر، اتوار اور پیر نماز عصر تا نماز عشاء فتویٰ لکھنے لکھانے کا کام انجام دیتے ہیں، حضرت مفتی صاحب نے امارت شرعیہ پٹنہ میں جن اکابر اساتذہ سے استفادہ کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمی ؒ (۲) حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی ؒ (والد بزرگوار حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم) (۳) حضرت مولانا نظام الدین صاحب قائم قاسمی ؒ (۴) حضرت مولانا زبیر احمد صاحب قاسمی (۵) حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب قاسمی (۶) حاجی محمد شفیع صاحب تمنّائی، راقم نے الحمدللہ حضرت مفتی صاحب کی نگرانی میں سات

سو (۷۰۰) سے زائد فتوے لکھے، جو مادر علمی معہد ملت سے جاری کئے گئے۔

(۱۰) استاذ محترم حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب ملی ندوی ابن ضمیر احمد صاحب، آپ کی فراغت ؁۱۴۰۲ھ مطابق ؁۱۹۸۲ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد دار العلوم ندوہ العلماء لکھنو سے بھی فراغت حاصل کی، کچھ سال مدینۃ العلوم جامکھیڑ ضلع احمد نگر میں تدریسی خدمات انجام دیں، بعدہ مادر علمی معہد ملت میں آپ کا تقرر ہوا اور بے شمار تشنگان علم نے آپ سے کسب فیض کیا، آپ عربی زبان وادب کے بہترین اور ماہر استاذ ہیں، مسجد فاران ہڈکو کالونی مالیگاؤں میں تقریبا ۳۰ سالوں سے امامت وخطابت کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں، ؁۲۰۱۴ء میں آپ کو معہد ملت کا صدر المدرسین متعین کیا گیا تھا، تقریبا آپ ایک سال اس عہدہ پر فائز رہے، عارف باللہ حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم نے آپ کو اجازت وخلافت سے بھی نوازا ہے۔

(۱۱) استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمؔ ابن عبد السلام ندیمؔ صاحب، آپ کی فراغت ؁۱۴۰۳ھ مطابق ؁۱۹۸۳ء میں ہوئی، فراغت کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں داخلہ لیا، لیکن طبیعت کی خرابی کی وجہ سے کچھ مہینے بعد مجبوراً واپس آنا پڑا، واپسی کے بعد معہد ملت میں امتحان دینیات کے انچارج رہے، اور ؁۱۹۸۴ء میں معہد ملت میں بحیثیت استاذ آپ کا تقرر عمل میں آیا، حضرت مولانا ندیمی صاحب بہترین خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ مایہ ناز صاحب قرطاس وقلم بھی ہیں، آپ کے بے شمار گرانقدر اور قیمتی مضامین نہ صرف مالیگاؤں یا مہاراشٹر بلکہ ملک کے مؤقر رسالوں میں ان کی زینت بن چکے ہیں، جن میں الرشاد (اعظم گڑھ) رضوان (لکھنؤ) ریاض الجنۃ (جونپور) دعوتِ انسانیت (کرن ضلع احمد نگر) نقیب (پٹنہ) ندائے ملت (لکھنؤ) دینی دعوت (کوپر گاؤں) گلشن نعمانی (مالیگاؤں) اور بیرون ملک اقراءڈائجسٹ (کراچی) علاوہ ازیں ماہنامہ الاسلام، گلاسٹر (برطانیہ) میں بھی آپ کا مضمون شائع ہوا، مقامِ فخر ہے کہ آپ کا ایک مضمون بنام ”آدابِ ملاقات“ اقرأ ڈائجسٹ کراچی کے ستمبر ؁۱۹۸۹ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا جسے مدرسہ افضل العلوم آگرہ نے کتابی شکل میں شائع کر کے تقسیم کیا اس کے علاوہ شہر کے اخبارات حق کی روشنی، شامنامہ،

ڈسپلن، نوید شمس اور عوامی آواز وغیرہ میں آج بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے ہیں، راقم نے حضرت مولانا ندیمی صاحب کے قیمتی مضامین میں سے چند کا انتخاب کرکے اسے ”آثار قلم“ کے نام سے شائع کیا ہے، جو الحمدللہ علماء وعوام دونوں میں یہ کتاب مقبولیت سے سرفراز ہوئی۔

حضرت مولانا نے کئی قیمتی کتابیں تصنیف کی ہیں، مدارسِ دینیہ اور ٹیکنکل تعلیم، اہل اللہ کی صحبت کی اہمیت وضرورت اور پرواز تخیل آپ کی مشہور تصانیف ہیں، چہل حدیث ولی اللّٰہی، دینی تقاریب کا گلشن اور روز جمعہ اور نماز جمعہ نامی کتابیں بھی آپ نے شائع کی ہیں۔

معہد ملت سے فراغت کے بعد چار سال تک نگینہ مسجد اسلام آباد، دس سال تک نئی مسجد بیلباغ پھر چار سال مسجد یوسف اگادی محلہ نور باغ اور اب پھر مسجد نعمانی، ملت نگر میں تقریبا دس سالوں سے امام وخطیب ہیں۔ فی الحال آپ معہد ملت میں درجہ علیا کے استاذ ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ناظم دار الاقامہ بھی ہیں۔

حضرت مولانا ندیمیؔ صاحب ایک ایسے استاذ ہیں جو ہمہ وقت اپنے شاگردوں کو تحصیل علم میں محنت کے ساتھ تحریر وتقریر پر بھی نہ صرف آمادہ وتیار کیا کرتے ہیں بلکہ ان کے لئے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں، تاکہ وہ جب میدانِ علم سے میدان عمل میں جائیں تو انہیں کسی قسم کی پریشانی نہ اٹھانی پڑے، راقم نے آپ سے کفاک اول، دوم، مشکوٰۃ، جلالین، مسلم شریف اور احکام القرآن للجصاص پڑھا ہے۔

(۱۲) استاذ محترم حضرت مولانا مختار احمد صاحب ملی ندوی ابن محمد انصاری مرحوم، آپ کی بھی فراغت ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں ہوئی، فراغت کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے بھی تعلیم حاصل کی، جامعہ محمدیہ منصورہ میں چند سال تدریسی خدمات انجام دیں، پھر مادر علمی معہد ملت میں بحیثیتِ استاذ شعبۂ حفظ آپ کا تقرر ہوا، اور تقریبا بائیس سال تک آپ شعبۂ حفظ کے مدرس رہے، آپ کے پاس سینکڑوں طلباء نے قرآن پاک حفظ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی، ان میں حضرت مولانا مفتی حامد ظفر صاحب رحمانی قاسمی (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا منیر احمد صاحب مظاہری کالینہ ممبئی) اور حضرت مولانا قاری الطاف حسین صاحب ملی (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہٰ آبادی)

اسی طرح حضرت مولانا مفتی محمد حسنین صاحب محفوظ نعمانی (قاضی شریعت دارالقضاء مالیگاؤں) شامل ہیں، راقم نے بھی از اول تا آخر قرآن کریم آپ کے پاس حفظ کیا ہے، حضرت حافظ صاحب بڑے نرم دل، خوش طبیعت اور مہربان استاذ ہیں، راقم کو اس وقت سے الحمدللہ اب تک اپنے بچہ کی طرح جانتے اور مانتے ہیں یہ میری سعادت مندی ہے۔

حضرت حافظ صاحب ائمہ جامع مسجد مالیگاؤں میں سے ایک ہیں، کلون کی جامع مسجد میں بھی آپ نے امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے ہیں، مسجد ابوایوب انصاری میں دس سال اور کم وبیش اتنا ہی نذیریہ مسجد رونق آباد میں، پھر یہاں سے علیحدگی کے بعد سے اب تک مسجد خلفائے راشدین فردوس گنج میں بحسن وخوبی امامت وخطابت کی ذمہ داریاں ادا کررہے ہیں، تراویح کے لئے آپ جامکھیڑ، پھلمبری اور ملکہ پور بھی جاتے رہے ہیں، فی الحال آپ شعبۂ عالمیت معہد ملت میں تدریسی خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

(۱۳) **حضرت مولانا حافظ محمد یاسین صاحب ملی ابن عبدالجبار**، آپ کی بھی فراغت ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد ہی سے اب تک شعبۂ حفظ معہد ملت میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، آپ کے پاس تقریباً دوسو طلباء نے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی ہے، آپ کے پاس حفظ قرآن کی تکمیل کرنے والوں میں حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ صاحب رحمانی (خلیفہ ومجاز مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی، سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) اور جید حافظ قرآن وعالم دین اور جرنلسٹ محترم مولانا مفتی محمد عامر یاسین صاحب ملی (امام وخطیب مسجد یحیٰ زبیر، نیا اسلامپورہ) قابل ذکر ہیں، مسجد انوار مصطفی، ہزار کھولی میں چالیس سال تک آپ نے امامت وخطابت کے امور بحسن وخوبی انجام دیئے ہیں۔

(۱۴) **حضرت مولانا حافظ محمد اطہر صاحب ملی ابن محمد سعید**، آپ کی بھی فراغت ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد کچھ سال مدرسہ اسلامیہ بھٹکل، کرناٹک میں مدرس رہے، اور تقریبا آٹھ سال متحدہ عرب امارات کے کونسلیٹ میں بحیثیت عربی ٹائپسٹ خدمات انجام

دیں، پھر معہد ملت کے شعبہ حفظ میں بطور استاذ حفظ تقرر ہوا اور تقریبا پندرہ، بیس سال تک یہاں رہے فی الحال معہد ملت کے سابق استاذ حضرت مولانا جمال عارف صاحب ندوی کے قائم کردہ ادارہ جامعہ ابوالحسن علی ندویؒ (گلشن ابوالحسن دیانہ، مالیگاؤں) میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

(۱۵) حضرت مولانا مفتی آصف انجم صاحب ملی ندوی ابن جمال احمد بخشی، آپ کی فراغت ؁۱۴۱۵ھ مطابق ؁۱۹۹۵ء میں ہوئی، آپ اور آپ کے ہم درس آخری تشنگان علم ہیں جنہوں نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ سے مکمل بخاری شریف کا درس لیا، حضرت مولانا ملی صاحب سے آپ لوگوں کے بعد کسی نے مکمل بخاری شریف نہیں پڑھا، حضرت مفتی صاحب معہد ملت سے فراغت کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تشریف لے گئے، دوسال ندوہ میں شعبہ ادب عربی میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات سے افتاء کے نصاب کی تکمیل کی اور یہاں سے فراغت کے بعد آپ کا تقرر مادرِ علمی معہد ملت میں ہوا، تقریبا تین سال تدریس اور افتاء کے فرائض انجام دیئے، آپ نے معہد ملت میں تقریباً چھ سو استفتاء کا جواب دیا، کچھ عرصہ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا، نندوربار اور دارالعلوم محمدیہ مالیگاؤں میں تدریس بشمول درس بخاری و افتاء کے فرائض انجام دیئے، آپ مولانا علی میاں ندوی فاؤنڈیشن کے صدر اور جمعیۃ علماء ضلع ناسک کے بھی صدر ہیں، آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں، جن میں ”آپ اعتکاف کیسے کریں“ بہت مشہور و مقبول ہے، دارالارشاد و الفتاوی میں فتویٰ نویسی کے علاوہ ماضی قریب میں دارالقرآن والسنہ نامی مدرسہ کی بنیاد رکھ کر تدریس و افتاء نویسی کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مولانا نظام الدین صاحب قاسمی سیتا مڑھی (استاذ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا، ضلع نندوربار) نے اپنی تالیف کردہ کتاب ”تذکرۂ اکابر“ جس میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لے کر اپنے وقت کے ایک سو اٹھائیس علماء کبار اور مشائخ عظام کے نہایت مختصر اور جامع حالات نیز علمی کمالات اور کارنامے وغیرہ ذکر کئے ہیں، اس میں حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ سے متعلق رقمطراز ہیں کہ مہاراشٹر کے مختلف علاقوں اور تقریباً بارہ اضلاع میں معہد ملت کی پینتالیس سے

زائد شاخیں آپ کی تحریک اور علمی کوششوں سے ابنائے ملت نے قائم کیں، یہ بات حضرت مولانا ملی صاحب کے مندرجہ ذیل دیگر تلامذہ کے نام اور مختصر حالات سے بالکل واضح اور عیاں ہے، آپ انہیں سن فراغت کی ترتیب سے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) **مولانا محمد زید صاحب ایوبی ملی ابن محمد ایوب** (سابق ناظم جامعۃ الہدیٰ، مالیگاؤں)

(۲) **مولانا قاضی حافظ الدین صاحب ملی ابن غلام حمزہ** (بانی وصدر مدرسہ ریاض العلوم، ومدرسہ تعلیم نسواں شیوگاؤں ضلع احمد نگر)

(۳) **مولانا سید فخر عالم صاحب ملی قاسمی ابن شمس الضحیٰ سلیم علی** (استاذ وناظم دارالاقامہ جامعہ کاشف العلوم اورنگ آباد)

(۴) **مولانا عبدالقیوم ملی قاسمی صاحب مرحوم ابن عبدالقادر** (سابق ناظم تعلیمات ورکن مجلس انتظامی دارالعلوم، جنتور روڈ پربھنی)

(۵) **مولانا عبدالرحمن صاحب ملی ندوی ابن مقبول احمد** (بانی دارالعلوم گارکھیڑا اورنگ آباد وناظم جامعۃ الرضوان اورنگ آباد)

(۶) **مولانا حافظ ناظر احمد خان صاحب ملی ابن محمد روشن علی** (ناظم جامعہ رحمانیہ نرسی روڈ ہنگولی وسابق صدر مدرس دارالعلوم نعمانیہ پاتھری روڈ، پربھنی)

(۷) **مولانا عبدالوہاب صاحب ملی ابن اللہ بخش** (بانی دارالعلوم حسینیہ ومدرسہ جامعۃ المحسنات منجھلے گاؤں ضلع بیڑ)

(۸) **مولانا عبدالقدیر صاحب ملی مدنی ابن عبدالستار** (استاذ جامعہ کاشف العلوم اورنگ آباد)

(۹) **مولانا محمد یاسین صاحب ملی ندوی ابن عبدالقادر** (استاذ عربی ادب مدرسہ مفتاح العلوم ،کوپر گاؤں)

(۱۰) **مولانا شیخ محمد اسحاق صاحب ملی قاسمی ابن شیخ رستم** (بانی وناظم معراج العلوم دھاڑی ضلع جالنہ)

(۱۱) **مولانا شیخ جابر صاحب ملی قاسمی ابن شیخ احمد** (سابق صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم اورنگ آباد)

(۱۲) مولانا حافظ محمد خاں صاحب ملی ابن قاسم خان (صدر و ناظم مدرسہ مفتاح العلوم، کوپرگاؤں)

(۱۳) مولانا حافظ عبد القادر صاحب ملی ابن محبوب علی (بانی و ناظم مدرسہ نور العلوم سلیمیہ سلوڑ)

(۱۴) مولانا محمد غوث صاحب ملی قاسمی مرحوم ابن عبد اللہ (بانی مدرسہ معز العلوم پیٹھن ضلع اورنگ آباد، سابق صدر مدرس دار العلوم روشن خان، پربھنی)

(۱۵) مولانا شیخ احمد صاحب ملی ابن پاپا میاں (بانی و ناظم مدرسہ زینت العلوم محمودیہ، جامکھیڑ)

(۱۶) مولانا محمد حسین خان صاحب ملی مفتاحی ابن عیسیٰ خان (بانی مدرسہ شمس العلوم نعمانیہ، کھڑکٹ)

(۱۷) مولانا سید خلافت علی صاحب ملی ابن مخدوم علی (ناظم و صدر مدرس مدرسہ کافیۃ العلوم اڑاود)

(۱۸) مولانا ذکی احمد صاحب ملی ندوی ابن عبد السلام ندیم (بانی و صدر جامعہ میزاب العلوم، امام مسجد مانگڑے واڑی، پونہ)

(۱۹) مولانا حافظ احمد خان صاحب ملی ابن دیوان خان (ناظم مدرسہ عائشہ و صدر جمعیۃ العلماء پربھنی)

(۲۰) مولانا شمس الدین صاحب ملی ندوی ابن نظام الدین (مدرسِ دینیات ڈاکر ذاکر حسین ہائی اسکول اورنگ آباد)

(۲۱) مولانا محمد عرفان خان صاحب ملی ندوی ابن عبد العزیز خان، (امام مسجد قوۃ الاسلام، لندن، برطانیہ)

(۲۲) مولانا عبد العلیم ملیؒ ابن عبد الرؤف (بانی و سابق صدر مدرس مدرسہ روضۃ العلوم، ناندگاؤں)

(۲۳) مولانا عبد الرحمن صاحب ملی ندوی ابن شیخ چاند (استاذ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا، و مدیر عربی مجلہ ''النور'' اور رکن عالمی رابطہ ادب اسلامی)

(۲۴) مولانا ثناء اللہ ملی صاحب ابن سیف اللہ (بانی مدرسہ کنز العلوم، دیوگاؤں رنگاری، تعلقہ کنڑ ضلع اورنگ آباد)

(۲۵) مولانا مختار احمد صاحب ملی ندوی ابن غلام احمد (بانی و مہتمم مدرسہ تعلیم النساء، پاچورہ)

(۲۶) مولانا نعیم الظفر صاحب ملی ندوی ابن حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی (نائب امام جامع مسجد مالیگاؤں، و عربک ٹیچر اے ٹی ٹی ہائی اسکول، مالیگاؤں)

(۲۷) **مولانا محمد فاروق صاحب ملّی ابن عبدالوہاب** (بانی مدرسہ رمضانی، توکل نگر)

(۲۸) **مولانا تجمل احمد خان صاحب ملی ابن محمد ابراہیم خان** (ناظم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم محمودیہ جنتور ضلع پربھنی)

(۲۹) **مولانا مزمل احمد خان صاحب ملی ابن شعیب خان** (ناظم مدرسہ مصباح العلوم، جنتور ضلع پربھنی)

(۳۰) **مولانا محمد ذاکر صاحب ملی ابن مولانا حافظ الدین ملی صاحب** (انچارج شعبۂ حفظ جامعہ کاشف العلوم اورنگ آباد، امام وخطیب جامع مسجد اورنگ آباد)

(۳۱) **مولانا محمد قاسم صاحب ملی ابن عبدالعزیز** (سابق صدر مدرس جامعہ ابوہریرہؓ، ایولہ)

(۳۲) **مولانا عبدالجلیل صاحب تابشؔ ملی ابن خلیل احمد** (بانی وصدر مدرس مدرسہ احیاء العلوم، جنتور ضلع پربھنی)

(۳۳) **مولانا شیخ ناظم صاحب ملی ابن شیخ بلال** (سابق استاذ جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا)

(۳۴) **مولانا محمد عمران خان صاحب ملی ابن محمد مسرت خان** (بانی وسابق صدر مدرسہ زینت العلوم اور صدر شرعی پنچائت مجلس شرعیہ قاضی پورہ چاندوڑ ضلع ناسک)

(۳۵) **مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب ملی ابن قاری شفیق احمد** (بنگلہ دیش، بانیٔ مدرسہ احیاء العلوم، عثمان آباد)

(۳۶) **مولانا سید نور ملی ندوی صاحب ابن عبدالقادر** (سابق صدر مدرس مدرسہ طیب العلوم، گیورائی بیڑ اور سابق صدر دارالعلوم نیپانی بیلگام ومدرسہ بیت العلوم ضلع بیجاپور و ناظم دارالعلوم ابراہیمیہ نیکنور، بیڑ)

(۳۷) **مولانا ابتہاج الدین صاحب ملی قاسمی ابن حمید الدین** (بانیٔ مدرسہ بحر العلوم نیواسہ وصدر تنظیم مکاتب قرآنیہ نیواسہ ضلع احمد نگر)

(۳۸) **مولانا مفتی شیخ جعفر صاحب ملی رحمانی ابن شیخ گلاب** (صدر مفتی جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار)

(۳۹) **مولانا عبدالکریم ملی صاحب ابن محمد اصغر مالیگانوی** (مقیم حال گوا)

(۴۰) **مولانا عبدالرؤف صاحب آزاد ملی ابن شیخ محبوب** (بانی مولانا محمد حنیف صاحب ملی ایجوکیشنل سوسائٹی وصدر تنظیم ائمہ مساجد راحتہ، بانی وناظم دارالعلوم عثمانیہ، راحتہ ضلع احمد نگر)

(۴۱) **مولانا عبدالعزیز ملی ابن محمد خان ملتانی** (ناظم ومہتمم دارالعلوم عمریہ ٹانڈا باز ار تعلقہ سلوڑ ضلع اورنگ آباد)

(۴۲) **مولانا حافظ محمد سرور صاحب ملی ابن محمد قاسم** (ناظم ومہتمم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم والوج تعلقہ گنگا پور)

(۴۳) **مولانا قاری خلیق احمد صاحب ملی ابن حافظ جمیل احمد** (امام وخطیب جامع مسجد مومن پورہ، ناگپور وبانی مدرسہ باقیات الصالحات ناگپور)

(۴۴) **مولانا شیخ محمد سلیم ابن شیخ قاسم** (سابق نائب صدر دارالعلوم نظامیہ صوفیہ، پونہ)

(۴۵) **مولانا محمد حسن صاحب ملی ندوی ابن بدرالدین** (بانی مدرسہ ارشاد العلوم وجامعۃ الصادقات مجرے باڑی ضلع جالنہ)

(۴۶) **مولانا محمد ذاکر حسین صاحب ملی ابن ماسٹر غلام دستگیر** (انگلش لیکچرار نورالاسلام جونیئر کالج گوونڈی ممبئی)

(۴۷) **مولانا محمد امین صاحب ملی ابن عبدالجبار** (بانی وناظم مدرسہ باغ فردوس سلیم نگر، مالیگاؤں)

(۴۸) **مولانا شیخ شوکت علی صاحب ملی ابن شیخ ابراہیم** (بانی ومہتمم جامعہ اصلاح المسلمین انصار کالونی، پربھنی)

(۴۹) **مولانا سید نور علی صاحب ملی ندوی ابن مبارک علی** (نائب ناظم مدرسہ عمر ابن خطاب کنج کھیڑا)۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں، جن میں پہلے **حضرت مولانا نعیم الظفر صاحب ملّی ندوی نعمانی** (نائب امام وخطیب جامع مسجد مالیگاؤں وعربک ٹیچر اے ٹی ٹی ہائی اسکول، مالیگاؤں) دوسرے **حضرت مولانا نجم الظفر نعمانی ندوی صاحب** (استاذ مدرسہ تجوید القرآن، مالیگاؤں) ہیں، حضرت مولانا کے تین فرزندان بچپن

میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔

حضرت مولانا ملی صاحب مرحوم نے کل ساٹھ سال عمر پائی، آپ کو شگر (شکر) کی بیماری تھی، پھر ۱۹۹۶ء میں کڈنی (گردے) کی تکلیف شروع ہوئی تو جسلوک ہاسپٹل ممبئی میں زیر علاج رہے، یہیں کے علاج معالجے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرمائی، اور صحتیاب ہو کر شہر مالیگاؤں واپس آئے، شہر آتے ہی معہد ملت جانے لگے اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا، اسی دوران پچاسویں جشن آزادی کے موقع پر آل انڈیا ملی کونسل کی تحریک کاروان آزادی کی کامیاب قیادت بھی فرمائی اور مالیگاؤں کی تاریخ کا سب سے عظیم جلسہ منعقد کیا، جس کی مثال نہیں ملتی، ۱۹۹۸ء میں پھر بیمار ہوئے، تو مدرسہ سے اعزازی سبکدوشی حاصل کی، ۱۹۹۹ء کا مکمل سال بیماری کی نذر ہو گیا اور ماہ ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۱ر فروری ۲۰۰۰ء کو اللہ کا یہ نیک بندہ اپنی پر بہار اور نیک شخصیت کے ساتھ اپنے خالق و مالک سے جا ملا۔

معہد ملت کے ہونہار حافظ قرآن محترم حافظ محمد بشیر صاحب ملی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی کے سانحۂ ارتحال پر جو تعزیتی قطعہ کہا تھا وہ یہاں درج ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

اک سانحہ عظیم ہوا دو ہزار میں
جس سے کہ فرق آ گیا لیل و نہار میں
ٹوٹی چمن کی شاخ بہاراں تھی جو بشیرؔ
پژمردگی سی آ گئی فصل بہار میں

☆……☆……☆

(۵)

شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم

(ناظم اعلیٰ وسرپرست معہد ملت، مالیگاؤں، نائب صدر آل انڈیا اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی ورکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ)

بے شمار اور لاتعداد علماء کرام ومفتیان عظام کے مخدوم گرامی قدر اور لائق صد احترام استاذ الاساتذہ وسرپرست حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری صاحب دامت برکاتہم آج سے تقریبا اناسی (۷۹) سال قبل ۶/ رجون ۱۹۴۱ء کو شہر عزیز مالیگاؤں میں پیدا ہوئے، آپ کے والد بزرگوار محترم ماسٹر عبدالعزیز صاحب ایاز لطفی تھے، جو نہ صرف ایک اچھے شاعر تھے بلکہ سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والوں میں سے ایک تھے۔

حضرت قاضی صاحب کی ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ شمس العلوم نئی مسجد بیل باغ میں ہوئی، اور عصری تعلیم شہر کے اردو پرائمری اسکول سے ہوئی، حضرت قاضی صاحب پانچویں جماعت کے بعد معہد ملت جو اس وقت ۱۹۵۳ء میں بالکل نیا نیا قائم ہوا تھا اس میں داخل ہوگئے اور آپ کو معہد ملت کے اولین طالب علم ہونے کا شرف حاصل ہوا، معہد ملت کے شعبۂ عالمیت کی تکمیل کے ساتھ ساتھ حضرت قاضی صاحب ۱۹۵۷ء میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل کی سعادت مثالی حاصل کرتے ہوئے معہد ملت کے دوسرے حافظ قرآن بنے، ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء میں مادر علمی معہد ملت سے سند فضیلت حاصل کرنے کے بعد ازہر ہند دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا اور وہاں دو سال رہ کر اساتذۂ علم وعمل سے اکتساب علم کرکے وطن واپس آئے اور ۱۹۶۰ء میں بانئ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو معہد ملت میں تدریسی خدمات پر لگا دیا، دو ڈھائی سال کے بعد ۱۹۶۲ء میں حضرت نعمانی صاحب نے آپ کو جامعہ ازہر قاہرہ (مصر) بھیج دیا جہاں حضرت قاضی صاحب نے ۱۹۶۵ء تک زیر تعلیم رہ کر شعبۂ عقیدہ وفلسفہ میں بی اے (B.A) کے مساوی

ڈگری حاصل کی اور وطن مالوف لوٹ کر دوبارہ تدریسی خدمات سے وابستہ ہو گئے، تب سے اب تک الحمدللہ بلا انقطاع مادر علمی معہد ملت سے وابستہ اور منسلک ہیں، بلکہ تاریخ ملت کا تسلسل بنے ہوئے ہیں، البتہ ۲۰۰۹؁ میں جب زبان پر فالج کا اثر ہوا تو آپ تدریس وقضاء سے سبکدوش اور عوام الناس وخواص آپ کی تقریر وتحریر سے محروم ہو گئے، آپ حضرت نعمانی صاحب (جو کہ معہد ملت کے بانی ہونے کے ساتھ ساتھ ناظم بھی تھے) کے بعد معہد ملت کے دوسرے ناظم متعین ہوئے آج بھی آپ معہد ملت کے ناظم اعلیٰ وسرپرست ہیں۔

جامعہ ازہر مصر سے واپسی کے بعد آپ معہد ملت میں تدریسی وتعلیمی خدمات انجام دے رہے تھے کہ ۱۹۷۳؁ء میں دارالقضاء مالیگاؤں کا قیام عمل میں آیا تو بحیثیت قاضی آپ کا انتخاب کیا گیا ”ضیائے ملت“ مجلہ میں حضرت قاضی صاحب نے اس کی روداد کچھ اس طرح بیان کی ہے:

> ”۱۹۷۲؁ء کے پہلے اور بعد میں ملک میں رائج مسلم پرسنل لا کو ختم کرنے کی کچھ سازشیں رچی جانے لگیں، اور جس کی ایک بہت ہی طاقتور آواز خود ہمارے صوبہ مہاراشٹر سے بلند ہوئی تو ہمارے ملی قائدین جن میں سرفہرست حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ تھے اس آواز کو دبانے اور اس چیلنج کو قبول کرنے اور اس تحریک کو ختم کرنے کے لئے سینہ سپر ہو گئے اور بڑی کاوش ومحنت اور جدوجہد کر کے بلکہ سربکف اور کفن بردوش ہو کر تمام مسلم جماعتوں، تنظیموں، سیاسی پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا اور ممبئی ہی میں جہاں سے یہ آواز اٹھ رہی تھی آل انڈیا مسلم کنونشن برائے تحفظ قوانین شریعت منعقد کیا، اور جس کے پلیٹ فارم سے متفقہ ومتحدہ اعلان کیا کہ
>
> تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
> مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند
>
> کنونشن میں بہت ساری تجاویز پاس ہوگئیں، مگر سب سے اہم تجویز دارالقضاء کے قیام کی تجویز تھی، اس کنونشن میں استاذ محترم حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی نے

شرکت فرمائی، اکابرین ملک وملت نے مولانا کو بھی کنونشن کے داعیوں میں شامل کیا، نیز کنونشن کو چلانے کے لئے جو اسٹرنگ بنی تھی اس میں مولانا نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کو اہم ذمہ داری دی گئی، کنونشن سے فراغت کے بعد جب مولانا مالیگاؤں لوٹے تو اپنے دل میں یہ عزم لے کر لوٹے کہ اب بلا تاخیر مالیگاؤں میں دارالقضاء کا قیام کرنا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی اس دیوانہ کے نام قرعۂ فال نکلا اور مولانا نے مجھے قضاء کی ٹریننگ اور مشق کے لئے پھلواری شریف پٹنہ بھیجا، میں پٹنہ لکھنو کے راستے سے گیا تھا، جہاں حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی مرحوم موجود تھے، انہوں نے اس اقدام کو بہت سراہا اور مجھے بہت زیادہ دعائیں دیں، وہیں پر امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی کا فون مولانا علی میاں صاحب کے پاس آیا کہ ہم لوگوں نے ممبئی میں کنونشن کیا اور تجاویز پاس کیں مگر ان تجاویز پر عملی اقدام کا سہرا مالیگاؤں کے مولانا نعمانی کے سر ہے، جنہوں نے مالیگاؤں میں دارالقضاء قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پٹنہ سے قضاء کی ٹریننگ لے کر جب میں واپس آیا تو مولانا نعمانی مرحوم نے مورخہ ۳/جون ۱۹۷۳ء کو مالیگاؤں میں ایک عظیم الشان اجلاس کر کے ''دارالقضاء مالیگاؤں'' کے قیام کا اعلان کیا، یہ مالیگاؤں کی تاریخ کا ایک زبردست اور عظیم الشان اجلاس تھا، اس اجلاس کی صدارت امیر شریعت حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی نے فرمائی، جبکہ حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمی مہمان ومقرر خصوصی تھے، موصوف نے قضاء کے عنوان پر ڈیڑھ دو گھنٹہ تقریر فرمائی اور اس سلسلہ میں اپنوں اور غیروں کے جو شکوک وشبہات تھے ان سب کا ازالہ کیا، تقریر اتنی دلچسپ اور اتنی مؤثر اور دل کو چھو جانے والی تھی کہ ہر شخص پکار اٹھا:

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے''

حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری نے پھلواری شریف پٹنہ میں اپنے وقت کے عالم باعمل، ملت اسلامیہ کے سپہ سالار، امارتِ شرعیہ بہار واڑیسہ کے سرپرست، آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے سابق جنرل سکریٹری، دارالعلوم دیوبند کے رکن شوریٰ، بانئ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ حضرت مولانا محمد علی مونگیری کے چھوٹے صاحب زادے اور آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے موجودہ جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید محمد ولی صاحب رحمانی کے والد بزرگوار حضرت مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم پرسنل لابورڈ کے سابق صدر، آل انڈیا اسلامک فقہ اکیڈمی کے بانی وسابق جنرل سکریٹری، آل انڈیا ملی کونسل کے بانی وسرپرست، امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ کے قاضی القضاۃ اور نائب امیر شریعت حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ کی زیر سرپرستی وزیر نگرانی قضاء اور فصل خصومات کی مکمل ٹریننگ حاصل کی ہے اور تقریبا چالیس سال تک بحیثیت قاضی شریعت مالیگاؤں کے اس عظیم عہدہ پر فائز رہ کر ہزاروں لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور ہزاروں مقدمات فیصل کئے، پندرہ روزہ گلشن کے مدیر رہے، جو حضرت مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب کی زیر سرپرستی شروع ہوا تھا اور آپ کے انتقال کے بعد آپ کے بیادگار رہا، اس میں آپ نے کل ایک سو دس (۱۱۰) مضامین لکھے اور ادارۂ امتحان دینیات مالیگاؤں جس کے زیر اہتمام سرکاری پرائمری اسکولوں، ہائی اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے مسلم بچوں اور بچیوں کو دین اسلام کی ابتدائی وبنیادی تعلیم سے واقف کرانے کے لئے امتحان دینیات منعقد کئے جاتے ہیں، جس سے اب تک چھ لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات نے استفادہ کیا۔

حضرت قاضی صاحب اس ادارہ کے موجودہ صدر ہیں، معہد ملت کی ہی طرح اس ادارہ ''امتحان دینیات'' کے بھی بانی حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی ہیں، آپ نے اسے ۱۹۶۵ء میں قائم کیا تھا۔ اسی طرح حضرت قاضی صاحب آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن تاسیسی بھی ہیں، تقریبا چالیس برسوں تک شہر کی مختلف مساجد میں نمازِ تراویح میں قرآن پاک سناتے رہے اور معہد ملت ملت نگر، مالیگاؤں کی عیدگاہ پر نمازِ عیدین کی امامت کے امور بھی انجام دیتے رہے۔

حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم کا شمار جہاں ملک کے نامی گرامی اکابر علمائے کرام و قاضیانِ عظام میں ہوتا ہے تو وہیں مثالی فقہائے کرام میں بھی ہوتا ہے، جس کا اندازہ ہم مندرجہ ذیل کتاب ’’فضلاء دیوبند کی فقہی خدمات۔ایک مختصر جائزہ‘‘ میں موجود حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری صاحب سے متعلق مضمون سے لگا سکتے ہیں۔

مذکورہ کتاب ’’فضلائے دیوبند کی فقہی خدمات‘‘ جس کو محترم المقام مولانا آفتاب عالم صاحب غازی قاسمی (شعبہ تحقیق المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد) اور قابل صد احترام مولانا عبدالحسیب صاحب قاسمی نے اپنے عالمی شہرت یافتہ استاذ، دور حاضر کے بالغ نظر صاحب فکر اور ممتاز فقیہ حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی دامت برکاتہم (بانی و ناظم المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد) کی زیر نگرانی ترتیب دیا ہے جیسا کہ کتاب کے حرف آغاز میں درج ہے کہ ’’میں بہت ممنون و شکر گزار ہوں استاذ محترم حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی کا کہ اس اہم کام کی تکمیل کے لئے آپ کی نظر عنایت اس حقیر پر پڑی اور آپ نے اکابر اور فضلائے دیوبند پر کام کرنے کا موقع دیا، جگہ جگہ رہنمائی فرمائی پورے مقالہ پر نظر ثانی کی بعض جگہ تبدیلی کا حکم دیا، اس کتاب کے نویں باب میں موجودہ ستائیس فقہی شخصیات کا ذکر ہے جن میں سے کچھ اب موجود نہیں بلکہ مرحوم ہو چکے ہیں، فقہی شخصیات میں ساتویں نمبر پر حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری صاحب دامت برکاتہم کا ذکر ہے، جبکہ نویں نمبر پر دارالعلوم دیوبند (اصل) کے موجودہ شیخ الحدیث وصدرالمدرسین حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری دامت برکاتہم اور گیارہویں نمبر پر مفتی مہاراشٹر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب فتح پوری کا ذکر ہے وغیرہ۔

فضلائے دیوبند کی فقہی خدمات صفحہ نمبر ۳۷۰ پر حضرت قاضی صاحب کی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش اسی طرح معہد ملت، دارالعلوم دیوبند اور جامعہ ازہر مصر میں تحصیل علم و سند فراغت کا ذکر ہے جو کہ اوپر گزر چکا ہے، آگے لکھا گیا ہے کہ

’’آپ نے تعلیم سے فراغت کے بعد ہی سے معہد ملت (مالیگاوں)

میں تدریسی خدمات شروع کردی اور گو آپ کی علمی لیاقت، فقہی بصیرت اور مربیانہ شخصیت کی وجہ سے بہت سے اداروں نے آپ کی خدمت چاہی مگر آپ نے اپنے وطن سے قلبی لگاؤ کی وجہ سے ''معہد ملت'' کو چھوڑنا پسند نہیں کیا اور پوری تدریسی زندگی یہیں بسر کرتے ہوئے جہاں آپ ''لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ'' (سورہ توبہ) کی تفسیر بنے رہے وہیں اس تصور کا کہ

وہ پھول سر چڑھا جو چمن سے نکل گیا
عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

کا بھی عملی جواب دیا کہ

ہم اپنے چمن میں ہی رہے زینتِ چمن
عزت ہمیں خود اپنے وطن میں ہی مل گئی

معہد ملت میں اس وقت آپ ناظمِ اعلیٰ و سرپرست ہیں، نیز شہر کی مختلف دینی و عملی خدمات سے آپ کی وابستگی اہل شہر کے لئے قابل فخر اور بسا غنیمت ہے۔

معہد ملت میں تدریسی خدمات کے ساتھ مسلسل آپ نے افتاء و قضاء کی بھی خدمت کی، تاہم آپ کے افتاء کی خدمت پر قضاء کا کام غالب ہے، چنانچہ ۳؍ جون ۱۹۷۳ء میں آپ کے استاذ و مربی اور ''معہد ملت'' کے بانی و ناظم مولانا عبدالحمید نعمانی نے دارالقضاء، مالیگاؤں قائم فرمایا اس وقت اپنے ہونہار شاگرد قاضی عبدالاحد ازہری کو خدمت قضاء کے حوالہ سے مثالی بلکہ بے مثال ادارہ امارت شرعیہ پھلواری شریف (پٹنہ بہار) میں قضاء کی تربیت حاصل کرنے کے لئے بھیجا، آپ وہاں سے تربیت پا کر واپس آئے تو ''دارالقضاء مالیگاؤں'' کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی جسے آپ بحسن و خوبی اس ذمہ داری کو انجام دیتے رہے، اکابر علماء کو آپ پر بڑا اعتماد حاصل ہے اور عوام بھی آپ کے فیصلہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں، حضرت امیر شریعت

> رابع مولانا سید محمد منت اللہ صاحب رحمانی آپ سے بہت محبت فرماتے تھے، اور فقہ میں آپ کے لگاؤ اور اعلیٰ مہارت کی وجہ سے جب قاضی مجاہد الاسلام قاسمی نے اسلامک فقہ اکیڈمی کی تمہید کے طور پر ’’مرکز البحث‘‘ قائم فرمایا تو اس میں جن چند ارباب افتاء وقضاء کے نام شامل کئے گئے ان میں آپ کا نام نامی بھی تھا اور فی الوقت آپ اسلامک فقہ اکیڈمی کے نائب صدر ہیں، اس کے علاوہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن تاسیسی، آل انڈیا اصلاح معاشرہ کمیٹی شاخ مالیگاؤں کے صدر، پندرہ روزہ اخبار ’’گلشن‘‘ کے مدیر، ادارۂ امتحان دینیات کے صدر اور مجلس علماء (مالیگاؤں) کے سکریٹری اور مختلف جہات سے فقہی واصلاحی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔
>
> مختلف دینی وملی سرگرمیوں اور مستقل دار القضاء اور معہد ملت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ کی تصنیف کا ذخیرہ کچھ زیادہ نہیں ہے تاہم آپ کے قلم سے صادر فتاوی اور آپ کے لکھے گئے فیصلوں کو جمع کیا جائے تو فقہ پر ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے، البتہ سیرت وتصوف اور اصلاح وتذکیر کے موضوع پر آپ کی نصف درجن کتابیں طبع ہو چکی ہیں، جو حسب ذیل ہیں (۱) غزوۂ بنو قریظہ (عربی مصنف محمد احمد الہاشمی کی کتاب کا ترجمہ) (۲) محبت نبوی کی کسوٹی (۳) اصلاحی نگارشات (۴) مدارسِ اسلامیہ انسان سازی کے کارخانے (۵) قاضی مجاہد الاسلام قاسمی، اتحاد ملت کے داعی تنفیذ شریعت کے نقیب (۶) خطبات قاضیٔ شریعت (آپ کی مختلف تقریروں کا مجموعہ)‘‘

اور راقم نے ۲۰۱۸ء میں حضرت قاضی صاحب کے گرانقدر منتخب مضامین کا مجموعہ بنام ’’افتخار قلم‘‘ زیر نگرانی استاذ محترم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی شفاہ اللہ تعالیٰ (استاذ تفسیر وحدیث معہد ملت) مرتب کیا تھا جو الحمد للہ سال بھر میں ختم ہوگیا یہ کتاب کے مقبول عام وخاص ہونے کی ایک بڑی علامت ہے۔

افتخار قلم میں موجود خراجِ عقیدت میں معہد ملت کے بہت ہی فعال اور مشہور ومعروف

فاضل آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے سکریٹری حضرت قاضی صاحب کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ ملّی رحمانی (خلیفۂ مجاز امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی) نے آنکھوں دیکھا حال حضرت قاضی صاحب کے جو اوصاف و احوال رقم کئے ہیں وہ یہاں درج ہیں، حضرت مولانا محمد عمرین ملی رحمانی صاحب رقمطراز ہیں کہ

> ”دارالعلوم دیوبند کے سابق صدر المدرسین اور برصغیر ایشیاء کے مایہ ناز عالم اور مدرس حضرت علامہ ابراہیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ کئی نسلوں اور پشتوں کے استاذ تھے، ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ہی خاندن کی تین پیڑھی نے ان سے درس لیا، ہزاروں افراد ان سے فیضیاب ہوئے، پھر ان کے شاگردوں کے شاگرد اور اس کے بعد لامتناہی سلسلہ، چراغ سے چراغ جلتا رہا اور محفل علم میں روشنی پھیلتی اور بڑھتی رہی، آج بھی حضرت علامہ مرحوم کے فیض کا سورج نصف النہار پر ہے۔ ع
>
> یہ نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے
>
> خوش نصیب ہوتے ہیں وہ جن کا رشتہ مدت العمر درس وتدریس سے جڑا رہتا ہے اور وہ لانبے عرصے تک تشنگان علم کی پیاس بجھاتے اور انہیں سیراب کرتے ہیں ایسے ہی خوش بخت انسانوں میں ایک نام ہمارے استاذ گرامی مرتبت حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری شفاہ اللہ کا بھی ہے، قاضی صاحب زید مجدھم عرصۂ دراز تک تدریس، فیضان علمی اور کثرت تلامذہ میں کسی نہ کسی درجے میں حضرت علامہ بلیاویؒ کے مشابہ ہیں، انہوں نے تقریباً پچاس سال ایک ہی مدرسہ میں تدریس کی خدمت انجام دی، ابتدائی کتابوں سے بخاری شریف تک پہونچے، تیرہ سال تک معہد ملت کے باوقار شیخ الحدیث رہے، شاگردوں کی ایک بڑی جماعت تیار کی اور آج ان کے شاگرد اور شاگردوں کے شاگرد درس وتدریس وعظ وارشاد اور ملک وملت کی خدمت کا فرض انجام دے رہے ہیں“۔

حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری زیدمجدھم ممتاز مدرس اور کئی پشتوں کے استاذ ہی نہیں بلکہ ماضی میں کامیاب منتظم، عمدہ خطیب اور کہنہ مشق مضمون نگار کی حیثیت سے بھی آپ کی شہرت رہی ہے۔

اسی طرح حضرت قاضی صاحب کے فرزندارجمند راقم کے استاذ محترم حضرت مولانا مفتی حامد ظفر صاحب ملی رحمانی نے ’’افتخارِ قلم‘‘ کے ’’شہادت وسعادت باعثِ صدافتخار‘‘ میں جو واقعہ لکھا ہے اس سے حضرت قاضی صاحب کی شخصیت نمایاں اور عیاں ہوتی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

’’مشہور عالم دین، مناظر اسلام وداعیٔ کبیر حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بارہ دری ہال لکھنؤ میں ایک تعزیتی اجلاس مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا، والد بزرگوار (حضرت قاضی صاحب) کے ساتھ میں بھی اس اجلاس میں شریک تھا، مولانا نعمانی کی عیادت کی غرض سے سفر کا پروگرام بنا تھا، قضاء وقدر کے فیصلے سے تعزیتی جلسہ میں شرکت ہوئی، اس تعزیتی جلسہ کی نظامت عالم ربانی حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی دامت برکاتہم فرمارہے تھے، والد محترم سے جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا عتیق الرحمن سنبھلی دامت برکاتہم سے ملاقات کرائی اور تعارف کرایا کہ

’’یہ حضرت مولانا عبدالاحد صاحب ازہری ہیں‘‘ مالیگاؤں سے تشریف لائے ہیں، ان کے مدرسے سے گلشن نکلتا تھا یہ اس کے ایڈیٹر ہیں، ماشاء اللہ مولانا کا قلم بڑا شاندار رہے‘‘۔

حضرت قاضی صاحب کے اساتذۂ معہد ملت میں کچھ مقامی ہیں اور کچھ بیرونی، مقامی اساتذۂ کرام میں حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانیؒ (بانی معہد ملت مالیگاؤں) حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قاسمیؒ (بانیٔ جامعة الصالحات مالیگاؤں) حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمیؒ (سابق رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند، سابق صدر جمعیت العلماء مالیگاؤں وسابق ناظم تعلیمات مدرسہ بیت العلوم، مالیگاؤں) تلمیذ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا جمال الدین صاحب لبیب انوریؒ (بانی مدرسہ اسلامیہ بڑا قبرستان مالیگاؤں) حضرت مولانا عبدالحق صاحب رازی (یکے از بانیان جامعة الصالحات، مالیگاؤں)

اور مدرس اوّل معہد ملت حضرت مولانا محمد شفیع صاحب حسرتؔ قاسمی وغیرہ قابل ذکر ہیں، اور بیرونی اساتذۂ کرام میں حضرت مولانا مفتی اختر شاہ صاحب سنبھلی، مرادآبادی (سابق استاذ و مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد یوپی) حضرت مولانا ضیاء الحسن صاحب اعظمیؒ (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) اور دارالعلوم دیوبند کے موجودہ صدر مفتی حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم شامل ہیں۔

حضرت قاضی صاحب نے از ہر ہند دارالعلوم دیوبند میں جن اساتذۂ کرام سے تعلیم حاصل کی ان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب مرادآبادی، مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری طیب صاحب قاسمی، حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاوی اور صدر المدرسین حضرت مولانا فخر الحسن صاحب مرادآبادی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت قاضی صاحب کو اولاد جیسی عظیم نعمت بھی عطا فرمائی ہے، آپ کو تین بیٹیاں اور چار بیٹے عطا کئے، جو بالترتیب درج ہیں۔

(۱) محترم ڈاکٹر مسعود صاحب (۲) عالی جناب مولانا خالد ظفر صاحب ملی، آپ کی فراغت معہد ملت سے ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء میں ہوئی، بخاری شریف آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت قاضی صاحب کے پاس پڑھی ہے، فراغت کے بعد ہائی اسکول سے S.S.C پاس کیا فی الحال تجارتی سرگرمیوں کے ذریعہ باوقار زندگی گزار رہے ہیں۔

(۳) استاذ محترم حضرت مولانا مفتی حامد ظفر صاحب ملی قاسمی رحمانی دامت برکاتہم، آپ کی فراغت ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں معہد ملت سے ہوئی، یہاں سے آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور اکابر اساتذۂ کرام دارالعلوم دیوبند بالخصوص اس وقت کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب بلند شہری سے اکتساب علم کر کے فضیلت کی سند حاصل کی، بعد ازاں امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ سے افتاء وقضاء کا کورس مکمل کیا، ۲۰۰۳ء میں آپ کا معہد ملت میں بحیثیت استاذ و مفتیٔ دارالافتاء تقرر ہوا، یہاں آپ نے مبتدی استاذ سے شیخ الحدیث ثانی تک اپنی

خدمات انجام دی ہیں اور دے بھی رہے ہیں، دارالافتاء میں رہ کر کئی ہزار فتاوے لکھ کر اسے جاری بھی فرمایا، آپ کو حضرت مولانا مفتی محمد عمر جونپوری اور حضرت مولانا منیر احمد صاحب مظاہری (کالینہ ممبئی) سے اجازت وخلافت حاصل ہے، برسوں سے مسجد نورالاسلام مسلم نگر میں امامت وخطابت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، ذخیرۂ آخرت، صدائے جمعہ، درود شریف کی برکت اور شہادت حسین رضی اللہ عنہ اور واقعۂ کربلا جیسی کتابوں کے مصنف بھی ہیں، راقم نے آپ سے ترجمہ قرآن اور بخاری شریف ثانی پڑھی ہے، آپ حضرت قاضی صاحب کے فرزندان میں سب سے ممتاز، فعال اور مشہور ومعروف ہیں۔

(۴) محترم المقام مولانا راشد اسعد ندوی صاحب، جنہوں نے اپنی اسکول کی تعلیم ساتویں جماعت تک مالیگاؤں میں حاصل کی، اس کے بعد ڈابھیل سے حفظ مکمل کیا، اور ڈابھیل ہی سے شعبہ عالمیت سے ۲۰۰۳ء میں فراغت حاصل کی اور دوسال ندوۃ العلماء لکھنو میں رہ کر تخصص فی الادب کیا، اس کے بعد ممبئی کے ادارہ فائن ٹچ سے منسلک ہوگئے اور وہاں رہ کر دس سالہ اسکول ومکاتب کا نصاب تیار کرنے میں اہم معاون کا کردار ادا کیا، سردست آٹھ سالوں سے ممبئی کی مشہور ومعروف مسجد ''مسجد عمر فاروق'' ڈونگری میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم کی طویل تدریسی زندگی میں جن لوگوں نے براہ راست آپ سے استفادہ کیا ان میں معہد ملت کے موجودہ شیخ الحدیث مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی دامت برکاتہم (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب الہ آبادی) موجودہ صدر المدرسین حضرت مولانا سعید احمد صاحب ملی قاسمی (نائب قاضی شریعت دارالقضاء مالیگاؤں) موجودہ صدر مفتئ دارالافتاء مفتئ شہر حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب ملی (شیخ الحدیث مدرسہ فلاح دارین وباقیات الصالحات، دھولیہ) اور حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمیؔ (استاذ تفسیر وحدیث معہد ملت) وغیرہ اور اساتذۂ معہد ملت کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمد جعفر صاحب ملی رحمانی (صدر مفتی اشاعت العلوم اکل کوا) حضرت مولانا مفتی آصف انجم صاحب ملی

ندوی (صدر جمعیت علماء ضلع ناسک) اور حضرت مولانا سید نور علی صاحب ملی ندوی (نائب ناظم مدرسہ عمر ابن خطاب کنج کھیڑا) وغیرہ شامل ہیں، جو اپنے اپنے میدان میں امتیازی حیثیت سے خدمات دین وملت انجام دے رہے ہیں، مگر یہ وہ افراد ہیں جنہوں نے آپ کے پاس آپ کے باقاعدہ شیخ الحدیث بننے سے قبل بخاری شریف ثانی اور مسلم شریف وغیرہ کتب حدیث وفقہ پڑھی ہے، آپ کے باقاعدہ شیخ الحدیث بننے کے بعد جن تشنگانِ علوم نبوت نے آپ کے پاس بخاری شریف کا درس لے کر آپ سے سند فضیلت حاصل کی ہے ان کی بڑی تعداد ہے، راقم یہاں ان میں سے چند کا مختصر ذکر بالخصوص جو معہد ملت میں تدریس سے وابستہ ہیں، مناسب سمجھتا ہے۔

حضرت قاضی صاحب کے پاس درسِ بخاری شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کر کے مادر علمی معہد ملت میں بحیثیت معلم ومدرس خدمت انجام دینے والے سن فراغت کی ترتیب سے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) استاذ محترم حضرت مولانا حافظ محمد یاسین صاحب ملی ابن نصر اللہ، آپ کی فراغت معہد ملت کے شعبۂ حفظ سے ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۹ء اور شعبۂ عالمیت سے ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء میں ہوئی، فراغت کے معاً بعد سے ہی اب تک الحمدللہ مسلسل معہد ملت میں تدریسی وتعلیمی خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ معہد ملت کے کتب خانہ کے انچارج (ناظر) بھی ہیں، مسجد یاسین گولڈن نگر میں تقریباً پچیس سالوں سے امام وخطیب ہیں، حضرت مولانا بہت ہی چست اور محنتی استاذ ہیں، آپ کا طرز تواضع جہاں طلباء کرام کے لئے اساتذۂ عظام کے تئیں قابل عمل ہے تو وہیں اساتذۂ کرام کے لئے طلباء عظام کے سلسلے میں قابل فکر ہے، حضرت مولانا نہ صرف حقوقِ اساتذہ ادا کرتے ہیں بلکہ طلباء کے حقوق کا بھی خیال رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے اساتذہ کرام میں محبوب اور طلباء عظام میں مقبول ہیں، راقم نے آپ سے القراءۃ الراشدۃ، حکایات لطیف اور پند نامہ وغیرہ کتابیں پڑھی ہیں، اور املاء نویسی بھی سیکھی ہے، حضرت مولانا بہت ہی عمدہ کاتب اور خوشنویس ہیں، زمانہ طالب علمی سے مضمون نگاری اور اردو ادب کا شغف رکھتے ہیں، ادب اطفال پر کئی کتابیں

شائع ہو کر مقبول ہوئیں بچوں کا ماہنامہ گلشن اطفال اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر جاری کیا، حضرت مولانا اس رسالے کے نائب مدیر ہیں۔

(۲) استاذ محترم حضرت مولانا فضیل احمد صاحب ملی ندوی ابن حافظ نہال احمد ملی مرحوم، آپ کی فراغت ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں ہوئی، آپ کے والد بزرگوار حافظ نہال احمد صاحب ملی ابن حاجی منیر الدین کا شمار حضرت مولانا اسرار الحق خان صاحب کے خاص مریدین میں ہوتا تھا، سعادت حج سے بہرہ ور ہوئے اور وہیں کسی عارضہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے، حضرت مولانا فضیل احمد صاحب معہد ملت سے فراغت کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء تشریف لے گئے اور وہاں سے بھی فراغت حاصل کی، کئی سال بقرعیدی حاجی مسجد نیا پورہ میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے، ہر سال پابندی سے شبینہ تراویح جنتور ضلع پربھنی میں پڑھاتے ہیں، بہترین حافظ وقاری ہونے کے علاوہ اعلی درجہ کے عربی داں ہیں، آپ نے معہد ملت میں کم وبیش سات، آٹھ سال تدریسی خدمات انجام دیں، راقم نے آپ سے کفاک علماً بالعربیۃ اور عربی کا معلم وغیرہ کتابیں پڑھی ہے، آپ بلا مطالعہ کبھی کوئی سبق نہیں پڑھاتے تھے، مطالعہ کے بہت پابند اور محنتی استاذ تھے، فی الحال گھریلو کاروبار سے وابستہ رہ کر باوقار زندگی گزار رہے ہیں۔

(۳) استاذ محترم حضرت مولانا مفتی حامد ظفر قاسمی رحمانی صاحب، آپ کا ذکر اولادِ حضرت قاضی صاحب میں گزر چکا ہے۔

(۴) استاذ محترم حضرت مولانا قاری نعیم احمد صاحب ملی ابن نہال احمد، آپ کی فراغت ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں ہوئی، حضرت قاری صاحب نے اردو پرائمری اسکول سے ساتویں جماعت کامیاب کر کے ۱۹۹۲ء میں معہد ملت میں داخلہ لیا تھا، اور دوران تعلیم معہد ملت کے سابق استاذ تجوید وقرأت جناب قاری شفیق احمد صاحب جمالی (امام وخطیب مدو سیٹھ مسجد سپاٹی بازار) سے تجوید وقرأت کا فن حاصل کیا اور ۲۰۰۰ء میں آپ کا تقرر مادر علمی معہد ملت میں ہوا، تب سے تا ہنوز آپ معہد ملت میں بحیثیت استاذ اپنی قابل قدر خدمت انجام دے رہے ہیں، ساتھ ہی ساتھ جونی مسجد

قلعہ میں بیس سالوں سے امامت وغیرہ کی ذمہ داریاں بحسن وخوبی ادا کر رہے ہیں۔ راقم نے بھی آپ سے کچھ درسی کتابیں اور تجوید وقرأت پڑھا ہے۔

(۵) حضرت مولانا محمد مبشر صاحب ملی ندوی ابن حضرت مولانا جمیل احمد صاحب ملی قاسمی، آپ کی بھی فراغت ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کا رخ کیا اور ندوہ سے بھی فراغت حاصل کی، اس کے بعد ذاتی کاروبار میں مصروف رہتے ہوئے آپ نے بی ایس سی (B.Sc) بی ،ایڈ (B.Ad) اور ایم، اے (M.A) کیا، ۲۰۱۸ء میں آپ کا تقرر مادرِ علمی معہد ملت میں بحیثیت استاذ انگریزی ہوا فی الحال آپ معہد ملت میں تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ ذاتی کاروبار بھی کر رہے ہیں۔

(۶) استاذ محترم حضرت مولانا قاری الطاف حسین صاحب ملی ابن شوکت علی، آپ نے ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء میں معہد ملت میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل کر کے شعبہ عالمیت میں داخلہ لیا اور ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء میں شعبۂ عالمیت سے سند فراغت حاصل کی، فراغت کے بعد کئی سال تک دارالعلوم محمدیہ قدوائی روڈ مالیگاؤں میں شعبہ تجوید وقرأت کے استاذ رہے، اور ۲۰۰۷ء میں آپ کا تقرر معہد ملت میں ہوا، تب سے اب تک آپ شعبۂ حفظ کے ساتھ ساتھ شعبۂ عالمیت میں بھی طلباء کو تجوید وقرأت پڑھا رہے ہیں، آپ بہترین حافظ قرآن اور قاری خوش الحان ہیں، عارف باللہ حضرت مولانا قمر الزمان صاحب الہ آبادی سے آپ کو اجازت وخلافت حاصل ہے، اللہ رب العزت نے شہر کے خلفاء ومجازین اکابرین قوم وملت میں آپ کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ تقریباً شہر کے تمام ہی بڑے مدارس (معہد ملت، بیت العلوم، مدرسہ اسلامیہ اور دارالعلوم محمدیہ وغیرہ) کے طلباء آپ سے بیعت ہیں، حتیٰ کہ کچھ اساتذہ اور ائمہ مساجد بھی آپ سے اصلاحی تعلق رکھتے ہیں، الحمد للہ راقم نے آپ سے شعبۂ حفظ اور عالمیت میں بھی تجوید کی کتاب پڑھنے کے علاوہ مشق بھی کی ہے، بفضلہ تعالیٰ ۲۰۱۲ء میں جبکہ راقم جماعت سوم میں زیر تعلیم تھا، ختم بخاری شریف کے موقع پر حضرت قاری صاحب نے چند طلباء کو سند تجوید وقرأت سے نوازا تھا ان میں راقم بھی شامل تھا۔

(۷) استاذ محترم حضرت مولانا محمد عابد صاحب ملی ندوی ابن حضرت مولانا اقبال احمد صاحب آصف ملی، آپ کی بھی فراغت شعبہ عالمیت سے ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ نے دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنوء کا رخ کیا اور دو سال شعبۂ تخصص فی الادب میں زیر تعلیم رہ کر سند حاصل کی، بعدہ لکھنؤ میں ہی حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد صاحب نعمانی دامت برکاتہم (خلیفہ ومجاز حضرت مولانا ذو الفقار احمد صاحب نقشبندی) کے بھانجے حضرت مولانا یحییٰ صاحب نعمانی کے انسٹی ٹیوٹ میں ایک سال رہ کر ’’غیر مسلموں میں کس طرح دعوت کا کام کیا جائے‘‘ سیکھا یہاں سے فراغت کے بعد ایک سال آپ نے مدرسہ مفتاح العلوم (مُرم) ضلع عثمان آباد میں تدریسی خدمات انجام دی، پھر ۲۰۰۸ میں مدرسہ بیت العلوم، مالیگاؤں میں بحیثیت کمپیوٹر ٹیچر آپ کا تقرر ہوا، اور تقریباً چار سال تک آپ مذکورہ مدرسہ میں اپنی خدمات انجام دیتے رہے، اور ساتھ ہی آپ نے بی، اے (B.A) ایم، اے (M.A) اور جرنلزم (صحافت) کا کورس کیا ۲۰۱۲ء میں گلشن کو دوبارہ جاری کرنے کا فیصلہ ہوا تو مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کی ادارت میں ’’گلشن اردو‘‘ کے نام سے جاری کر دیا گیا، جس کا انچارج حضرت مولانا محمد عابد صاحب ملی ندوی کو بنایا گیا۔ بعد میں ماہنامہ گلشن اردو کو گلشن نعمانی کر دیا گیا جو اب تک گلشن نعمانی کے نام سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے، نیز ۲۰۱۳ء میں شعبہ کمپیوٹر معہد ملت میں آپ کا بحیثیت استاذ تقرر ہوا، اور پھر ادارۂ امتحان دینیات معہد ملت کے بھی انچارج بنائے گئے، اس وقت سے تاہنوز آپ دونوں شعبوں کے امور کو بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، فی الحال ادارہ صوت الاسلام کے شعبہ کمپیوٹر کے انچارج بھی ہیں، آپ کو دینیات کا سب سے پہلا نصاب ’’زیرو کورس‘‘ بنانے کا اعزاز بھی حاصل ہے، اس کے بعد ’’زبانی نصاب برائے اول‘‘ بھی زیور طبع سے آراستہ ہو کر نصاب میں شامل ہوا، زبانی نصاب دوم، سوم، چہارم، زیر طبع ہیں اس سے قبل دینیات کا کوئی زبانی نصاب نہیں تھا، ۲۰۱۶ء میں اس کتاب کو نصاب میں داخل کیا گیا اور تقریباً سولہ ہزار سے زائد طلبہ وطالبات دینیات کے صرف اس کورس میں شامل ہوئے، ۲۰۱۶ء میں منعقدہ دینیات سیمینار میں ذمہ داران ادارہ امتحان دینیات نے شال اوڑھا کر آپ کی ہمت افزائی اور پذیرائی کی۔ آپ ﷺ

کی سیرت پاک پر مختصر کتاب ''سیرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' مولانا کی پہلی تصنیف ہے، جوکہ عوام وخواص میں بے حد مقبول ہوئی۔ معہد ملت کا عظیم ترین عربی مجلہ ''المعہد'' اب مرحوم ہو چکا ہے، حضرت مولانا محمد عابد صاحب ملی ندوی نے اسے ۲۰۱۳ء میں دوبارہ جاری کیا جس کے آپ نائب مدیر بھی رہے۔

(۸) حضرت مولانا مفتی عبداللہ ثاقب صاحب ملی قاسمی ابن ڈاکٹر شفیق احمد صاحب، آپ کی فراغت ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء میں ہوئی، معہد ملت سے فراغت کے بعد آپ دور حاضر کے بالغ نظر، صاحب فکر، ممتاز فقیہ حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی حفظہ اللہ ورعاہ کے قائم کردہ المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد تشریف لے گئے، اور یہاں شعبہ تخصص فی الحدیث میں دو سال تک کسب فیض کیا اور ساتھ ہی ساتھ حضرت مولانا ارشاد الحق صاحب قاسمی کے پاس افتاء نویسی کی مشق کی، ایک سال دارالعلوم دیوبند میں تکمیل ادب کیا اور دو سال ''مرکز المعارف'' میں اردو اور انگریزی ڈپلوما کورس کیا۔

آپ کی تدریسی خدمات کا آغاز جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ گجرات سے ہوا، جہاں آپ نے کم وبیش سات مہینہ تدریسی خدمات انجام دیں، پھر جب مالیگاؤں میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی شاخ جامعہ ابوالقاسم کا قیام عمل میں آیا تو آپ کا تقرر جامعہ میں بحیثیت استاذ حدیث وعربی ادب کے ہوا، چھ سال تک آپ نے یہاں خوب محنت اور لگن سے طلباء کو علم سے سیراب کیا، پھر ۲۰۱۷ء میں آپ کا تقرر مادر علمی معہد ملت میں ہوا، تب سے اب تک تدریسی امور کو آپ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ داعیٔ اسلام حضرت مولانا کلیم صاحب صدیقی پھلتی دامت برکاتہم کے غیر مسلموں میں دعوتی کام میں پیش پیش رہتے ہیں۔

(۹) استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد حسنین محفوظ صاحب ملی نعمانی ابن حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب قاسمیؒ، آپ نے ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء میں شعبۂ حفظ معہد ملت سے حفظ کی تکمیل کی بعدہ معہد ملت کے شعبۂ عالمیت میں داخل ہو کر ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء میں سند فضیلت حاصل کی، دوران تعلیم آپ نے مسجد یاسین خنو میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے، شعبۂ عالمیت

سے فراغت کے بعد آپ نے مادرِ علمی معہد ملت ہی میں شعبۂ تخصص فی الافتاء والقضاء میں داخل ہو کر افتاء وقضاء کی بہترین مشق اس انداز سے کی کہ اس وقت معہد ملت کے شیخ الحدیث، ناظم وصدر مدرس اور قاضیٔ شریعت دار القضاء مالیگاؤں حضرت مولانا قاضی عبد الاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم نے اپنے ذاتی لیٹر ہیڈ پر اس طرح پیغام مبارکبادی پیش کی، ملاحظہ فرمائیں۔

> ”نہایت خوشی ومسرت کی بات ہے کہ جناب مولانا محمد حسنین صاحب ملی ابن مولانا محفوظ الرحمن قاسمیؒ نے معہد ملت، مالیگاؤں میں جاری شعبۂ تخصص فی الافتاء والقضاء سے نہایت اعلیٰ نمبرات سے افتاء اور قضاء میں تخصص سے سرفراز ہو کر مفتیان کرام کے زمرے میں شمولیت حاصل کی ہے، وہ ایک محنتی طالب علم ثابت ہوئے اور بڑی محنت اور عرق ریزی سے افتاء کی استعداد سے بہرور ہوئے، میں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان کو میدان عمل میں ایک مفتی کی حیثیت سے قدم رکھنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں“۔

حضرت مفتی صاحب کے والد بزرگوار ام المدارس مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں کے سابق شیخ الحدیث تھے، اللہ رب العزت نے آپ کے والد بزرگوار کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا، یہی وجہ تھی کہ بقول خود حضرت مفتی صاحب بغیر عریضہ اور درخواست کے معہد ملت میں آپ کا تقرر ۲۰۱۲ء میں بحیثیت مفتیٔ دار الافتاء ہوا، ایک سال تک دار الافتاء میں رہ کر آپ نے ساٹھ سے ستر فتاوی لکھے، پھر دوسرے سال آپ کو قاضیٔ شریعت دار القضاء مالیگاؤں نامزد کیا گیا، جس کی تفصیل حضرت مولانا قاضی عبد الاحد صاحب ازہری نے ”تصدیق برائے قاضیٔ شریعت دار القضاء، مالیگاؤں“، میں اس طرح درج کی ہے۔

> ”میں عبد الاحد ازہری (قاضیٔ شریعت دار القضاء مالیگاؤں ضلع ناسک) دار القضاء مالیگاؤں میں دائر شدہ مقدمات کی جملہ کاروائی بشمول سماعت وفیصلہ کے لئے مولوی حافظ ومفتی محمد حسنین ملی نعمانی ابن مولانا محفوظ الرحمن قاسمی صاحب (فاضل

معہد ملت و متخصص فی الافتاء والقضاء معہد ملت، مالیگاؤں) کو مولوی سعید احمد ملی قاسمی صاحب (صدر مدرس معہد ملت، مالیگاؤں) و مولوی حافظ و مفتی حامد ظفر ملی رحمانی صاحب (مفتیٔ دار الافتاء معہد ملت، مالیگاؤں) کے روبرو تاریخ ۱۸؍ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۵؍ جنوری ۲۰۱۰ء سے دار القضاء مالیگاؤں کے لئے باضابطہ قاضی نامزد کرتا ہوں"۔

اس وقت سے اب تک حضرت مفتی صاحب بحیثیت قاضیٔ شریعت اپنی خدمات کو بخوبی انجام دے رہے ہیں، فی الحال آپ دار القضاء کی ذمہ داریوں کے علاوہ مادر علمی میں تدریسی خدمات سے بھی وابستہ ہیں، دیگر کتابوں کے علاوہ بخاری شریف کے دس پاروں کا درس آپ کے ذمہ ہے اور ساتھ ہی ساتھ شہر اور بیرون شہر کے دینی و ملی پروگراموں میں بحیثیت مقرر تشریف لے جاتے ہیں، اسکے علاوہ شہر کی کئی مسجدوں میں درس قرآن بھی دیتے ہیں، جبکہ تقریباً ایک سال قبل مینارہ مسجد میں درس قرآن کی تکمیل کی سعادت سے سرفراز ہوئے، آپ ضلع ناسک حج کمیٹی کی جانب سے بطور "معلم الحجاج" شبیر سیٹھ ہال میں حج کو جانے والے افراد کی تربیت اور رہنمائی بھی فرماتے ہیں۔

آپ کو کئی اکابر علماء کرام کے علاوہ کئی عرب علماء سے بھی اجازت حدیث حاصل ہے، ابھی جلد ہی شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی صاحب عثمانی نے بھی آپ کو اجازت حدیث سے سرفراز فرمایا ہے۔

(۱۰) حضرت مولانا حافظ ساجد اختر صاحب ملی ابن عبدالعزیز، آپ نے ۲۰۰۰ء میں جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا میں حفظ کی تکمیل کی، بعدہ معہد ملت کے شعبہ عالمیت میں داخل ہوکر ۲۰۰۷ء میں سندِ فراغت حاصل کی اور ۲۰۰۱ء میں آپ نگینہ مسجد اسلام آباد کے امام منتخب ہوئے، تب سے اب تک امامت کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں، اور معہد ملت سے فراغت کے بعد ہی نگینہ مسجد میں جاری مدرسہ میں بحیثیت استاذ شعبۂ حفظ آپ کا تقرر ہوا، جہاں آپ کے پاس اٹھارہ طلباء نے حفظ قرآن کریم مکمل کیا اور مادر علمی معہد ملت میں آپ کا تقرر ۲۰۱۰ء میں ہوا، یہاں آپ کے پاس اب تک حفظ قرآن کی تکمیل کرنے والوں کی تعداد اڑتیس (۳۸) ہے، ماشاء اللہ آپ انجمن محبانِ مسابقہ حفظ قرآن کے زیر اہتمام تقریبا تیرہ سالوں سے حفظ قرآن کے مسابقے کا انعقاد کر رہے ہیں، جس

میں شہر مالیگاؤں کے تقریباً تمام ہی بڑے مدارس اور مکاتب کے طلباء شریک ہوتے ہیں۔

(۱۱) حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب ملی رحمانی ابن شفیق احمد، آپ دارالعلوم سینندھوا (ایم پی) میں حفظ قرآن کی تکمیل کر کے مادرِ علمی معہد ملت کے شعبۂ عالمیت میں داخل ہو کر ۲۰۰۸ء میں سند فراغت حاصل کی، بعدہ معہد ملت ہی میں تخصص فی الافتاء والقضاء کا کورس کیا، افتاء سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ امداد العلوم یوسفیہ دونڈ پونہ میں مسلم شریف، طحاوی، شرح وقایہ اور قدوری جیسی اہم کتابیں پڑھائیں، اور پھر ۲۰۱۴ء میں معہد ملت میں آپ کا تقرر ہوا، یہاں مکمل تین سال تک درس وتدریس کے ساتھ دارالافتاء میں بحیثیت مفتی بھی رہے، آپ نے یہاں دارالافتاء میں رہ کر تقریباً ایک ہزار فتاوے لکھے ہیں، فی الحال معہد ملت میں درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عائشہ نگر میں رحمانی دارالافتاء میں بھی خدمت انجام دے رہے ہیں جس کے بانی مفتی صاحب ہی ہیں، دورانِ تعلیم ۲۰۰۵ء میں آپ نے درسِ قرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا جو اب تک جاری ہے، آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں مختصر عقائد اہل سنت مع چہل حدیث، نکاح کے شرعی احکام ہیں اور رد بریلویت کے موضوع پر عنقریب ایک کتاب آنے والی ہے، مفتی صاحب کو حضرت مولانا محفوظ الرحمن شاہین جمالی چترویدی اور حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب مظاہری گجراتی (مقیم حال ڈیوزبری، انگلینڈ) دونوں سے اجازتِ حدیث حاصل ہے، حضرت مفتی صاحب کو رد فرق باطلہ بطور خاص بریلویت اور فتنۂ شکیلیت میں خاصی دلچسپی ہے۔

مذکورہ گیارہ افراد وہ ہیں جنھوں نے حضرت قاضی صاحب کے پاس بخاری شریف پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور مادرِ علمی معہد ملت میں درس وتدریس سے وابستہ ہیں، ان کے علاوہ سینکڑوں نائبان رسول نے آپ کے پاس بخاری شریف پڑھی ہے اور دین واسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں، یہاں حضرت قاضی عبدالاحد ازہری صاحب کے چند مخصوص تلامذہ کا نام اور سن فراغت لکھا جا رہا ہے جو راقم کے علم میں ہیں، شہر و بیرون شہر کے مختلف علاقوں میں درس وتدریس سے وابستہ رہ کر قوم وملت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

(۱) **حضرت مولانا مفتی محمد بابر صاحب ملی قاسمی رحمانی ابن پاپا میاں** (ناظم مدرسہ روضۃ العلوم وناظم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات، پرتور ضلع جالنہ) سن فراغت ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء

(۲) **حضرت مولانا نثار احمد صاحب ملی ابن غلام غوث خان** (سابق ناظم تعلیمات جامعہ کفایت العلوم بھساول وناظم مدرسہ ربیع القرآن اڑاود) سن فراغت ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء

(۳) **حضرت مولانا قاری جلیس الرحمن صاحب ملی ابن عبد الباری** (صدر مدرس مدرسہ خلیفہ اول، آزاد نگر، مالیگاؤں) سن فراغت ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء

(۴) **حضرت مولانا شیخ تیمور صاحب ملی ندوی ابن شیخ اسماعیل** (ناظم الجامعۃ الراشدہ، پرلی ضلع بیڑ) سن فراغت ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء

(۵) **حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب ملی ندوی ابن ریاض احمد** (ناظم تعلیمات دار العلوم محمدیہ، مالیگاؤں) سن فراغت ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء

(۶) **حضرت مولانا حافظ زبیر احمد صاحب ملی ابن زین العابدین** (ناظم مدرسہ بیت القرآن پواروواڑی، مالیگاؤں) سن فراغت ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء

(۷) **حضرت مولانا مفتی سید ارشد علی صاحب ملی ابن شوکت علی** (شیخ الحدیث مدرسہ تعلیم النساء پاچورہ، ضلع جلگاؤں) سن فراغت ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء

(۸) **حضرت مولانا محمد عمرین صاحب محفوظ ملی رحمانی ابن مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمیؒ** (سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، خلیفہ ومجاز حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی) سن فراغت ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۶ء

(۹) **حضرت مولانا مفتی عبد الرزاق صاحب ملی** (ناظم مدرسہ معز العلوم، پیٹھن، ضلع اورنگ آباد) سن فراغت ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء

(۱۰) **حضرت مولانا مفتی محمد نوید اقبال صاحب ملی** (استاذ ومفتی دار الافتاء جامعہ انعام الحسن، کونڈوا، پونہ ومرتب مکتوبات رحمانی) سن فراغت ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء

ان کے علاوہ حضرت قاضی صاحب کے سینکڑوں تلامذہ ہیں جو دین کی نشرواشاعت

میں لگے ہوئے ہیں، آپ کے شاگردوں میں کئی شیوخِ حدیث اور نظماء وصدور مدرسہ، معہد یا دارالعلوم ہیں، راقم جن کا ذکر یہاں بوجہ طوالت درج کرنے سے قاصر ہے۔

حضرت قاضی صاحب فی الحال عمر کی ۸۰ ویں منزل سے گزر رہے ہیں، بارگاہِ خداوندی میں راقم کی یہ التجا ہے کہ حضرت قاضی صاحب کا سایۂ عاطفت صحت وعافیت نیز سلامت وکرامت کے ساتھ ہم نیازمندوں پر دراز رہے، اور آپ کا فیض تاقیامت جاری وساری رہے۔ آمین

☆……☆……☆

(۶)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب دامت برکاتہم

(خلیفہ ومجاز حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہ آبادی، بانی وناظم مدرسہ ریاض القانتات، مالیگاؤں)

استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس عقیل صاحب ملی قاسمی دامت برکاتہم کی پیدائش آج سے تقریباً ستر سال قبل ۲؍اگست ۱۹۴۹؁ء شہر مالیگاؤں کے محلہ موتی پورہ میں ہوئی، آپ کے والد بزرگوار جناب الحاج دین محمد عقیل رحمانی صاحب ہیں، جن کے نام سے محلہ حضرت مولانا عبدالستار اعظمی نگر (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو) بمعروف نئی بستی میں مسجد عقیل رحمانی واقع ہے، والدِ محترم حاجی دین محمد عقیل رحمانی صاحب شہر کے بڑے شعراء میں سے تھے، آپ کی شاعری میں زیادہ تر عشق نبوی اور حرمین شریفین پر اشعار ہیں، اسی بناء پر آپ کے دور کے شعراء حضرات آپ کو زائرِ حرم کہتے تھے، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کا آبائی وطن پھولپور ضلع اعظم گڑھ یوپی ہے، آپ پرائمری اسکول میں چوتھی جماعت پاس کرنے کے بعد صوبۂ مہاراشٹر کی پہلی اقامتی درسگاہ معہد ملت میں داخل ہوئے، معہد ملت میں آپ کا داخلہ ۱۹۵۸؁ء میں ہوا، اور فراغت ۱۳۸۴؁ھ مطابق ۱۹۶۴؁ء میں ہوئی، فراغت سے قبل ۱۹۶۳؁ء میں آپ نے جامعہ اردو علی گڑھ کا امتحانِ ادیب پاس کیا، حضرت مولانا کے لئے یہ بات نہ صرف قابل مسرت ہے، بلکہ لائق فخر ہے کہ آپ نے مادرِ علمی معہد ملت میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی کے شاگرد اور سابق استاذ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی کے برادر زادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد جان ہزاروی ثم گلبرگوی سے بخاری شریف کا درس لیا، معہد ملت میں آپ نے جن اساتذۂ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

مقامی اساتذۂ کرام میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب حسرت قاسمی مرحوم (مدرس اول

معہد ملت) حضرت مولانا حکیم محمد مرتضیٰ صاحب قاسمیؒ، حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمیؒ (سابق رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند) حضرت مولانا محمد عثمان صاحب قاسمیؒ (بانئ جامعۃ الصالحات، مالیگاؤں) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قاسمیؒ (یکے از بانیان جامعۃ الصالحات) حضرت مولانا عبدالحق صاحب رازیؒ (یکے از بانیان جامعۃ الصالحات)، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمیؒ (سابق شیخ الحدیث معہد ملت و رکن مجلس انتظامی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) حضرت مولانا قاضی عبدالاحد صاحب ازہری دامت برکاتہم (ناظم اعلیٰ و سرپرست معہد ملت، مالیگاؤں و نائب صدر آل انڈیا اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی) حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ملی قاسمی ازہری (صدر آل انڈیا راشٹریہ مسلم مورچہ بامسیف، نئی دہلی) حضرت حافظ محمد سعید صاحب (سابق امام جامع مسجد مالیگاؤں) اور الگ سے عربی کے کچھ اسباق بانئ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے پڑھے ہیں۔

بیرونی اساتذۂ کرام میں حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب خیرآبادی دامت برکاتہم (سابق نائب مہتمم و موجودہ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) حضرت مولانا محمد عثمان صاحب ساحرؔ مبارکپوریؒ (سابق صدر مدرس، مدرسہ منبع العلوم خیرآباد ضلع مئو) اور عماد القراء جناب قاری کرنل مرزا بسم اللہ بیگ صاحب بی اے، (مقری قرآت عشرہ و مؤلف تذکرہ قاریان ہند) اور حضرت مولانا عبدالتواب صاحب حمیدی مالیگانوی قابل ذکر ہیں۔

۱۹۶۴ء میں سند فضیلت کے ساتھ ساتھ جناب عماد القراء قاری مرزا بسم اللہ بیگ صاحب کی جانب سے سبعۂ عشرہ کی سند بھی آپ کو عطا کی گئی، معہد ملت سے فراغت کے معاً بعد آپ کا تقرر معہد ملت میں ہی ہوگیا تھا اور تقریباً سات سال آپ نے یہاں تدریسی خدمات انجام دیں اور دوران تدریس جھونپڑا مسجد کے امام حافظ عثمان غنی صاحب کے پاس آپ نے انگنو سیٹھ کی مسجد میں ۱۹۶۹ء میں حفظ قرآن کی تکمیل کی پھر ۱۹۷۰ء میں معہد ملت کی جانب سے آپ کو ازہر ہند دارالعلوم دیوبند روانہ کیا گیا تھا، یہاں آپ نے ایک سال رہ کر اکابر اساتذۂ علم و فضل سے تعلیم حاصل کی اور ۱۹۷۰ء ہی میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی اُسی سال دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث

وفقہ حضرت مولانا جمیل احمد سکروڈوی اور مفتیٔ مہاراشٹر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب فتح پوری کی بھی فراغت ہوئی، دارالعلوم دیوبند میں آپ نے اپنے وقت کے امام المنقول والمعقول شیخ الحدیث حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف پڑھی ہے، آپ کے دیگر اساتذۂ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا فخر الحسن مرادآبادی، حضرت مولانا عبدالاحد صاحب دیوبندی، حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری، حضرت مولانا اسلام الحق صاحب اعظمی، حضرت مولانا شریف حسن صاحب دیوبندی، حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی، حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحب بلندشہری شامل ہیں، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو کوئی کتاب پڑھنے کا موقع نہیں ملا، البتہ اس وقت بعد نماز عصر حکیم الاسلام قاری محمد طیب کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی آپ اس میں شریک ہوتے رہے۔

دارالعلوم دیوبند کے زمانۂ تعلیم میں آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی کی خدمت اقدس میں پہنچے اور ان سے حدیثِ مسلسلات کی سند حاصل کی، اور الحمدللہ اب مادرِ علمی معہد ملت میں باقاعدہ حدیث مسلسلات کا درس تعلیمی شعبہ جات کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے، جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب گزشتہ کئی سالوں سے بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، درسِ حدیثِ مسلسلات میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الأمین“ الدر الثمین فی مبشرات النبی الأمین اور النوادر من احادیث سید الأوئل والأواخر کی خواندگی ہوتی ہے اور شریک علمائے کرام کو معہد ملت کی جانب سے سند حدیث مسلسلات دی جاتی ہے۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد دوبارہ آپ کا تقرر معہد ملت میں ہوا اور چونکہ ابتداء سے آپ کے اندر یہ جذبہ تھا کہ کچھ کرگذریں لہٰذا دارالعلوم دیوبند جانے سے قبل ۱۹۶۸ء میں آپ نے اصلاح المسلمین ایجوکیشنل اینڈ سوشل ویلفیئر سوسائٹی کی بنیاد رکھی، جس کے آج بھی آپ صدر ہیں، اور ۱۹۹۰ء میں بیت المال کا قیام عمل میں لایا اور پھر ۱۹۹۸ء میں آپ نے لڑکیوں کے لئے ریاض القانتات کے

نام سے مدرسہ جاری کیا، جس کے آپ ذمہ دار بھی ہیں اور خوش اسلوبی سے مدرسہ کا نظام چلا رہے ہیں، اصلاح ہاسپٹل گولڈن نگر جو برسوں خدمت خلق میں مصروف رہا آپ اس کے بھی منتظم تھے، اسی طرح ۱۹۶۵ء میں جب بانیٔ معہد ملت حضرت مولانا عبدالحمید صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ادارہ امتحان دینیات قائم کیا تو آپ روزِ اول ہی سے اس کے آفس سیکریٹری رہے فی الحال آپ اس ادارہ کے سکریٹری ہیں، دارالعلوم دیوبند سے واپسی کے بعد معہد ملت میں آپ نے ۱۹۹۶ء تک بحسن وخوبی تدریسی امور کو انجام دیا، لیکن پھر کسی وجہ سے کم وبیش پانچ سال تک معہد ملت سے علیحدہ رہے، اسی دوران شہر عزیز مالیگاؤں کے موجودہ اکابر قراء کرام بشمول محترم المقام حافظ وقاری مختار احمد صاحب ملی (بانی وناظم جامعۃ الصالحین) قاری عبدالحمید صاحب ملی، قاری رضوان احمد صاحب پریاگی، قاری حبیب الرحمن صاحب ملی، قاری مطیع الرحمن صاحب ملی، قاری جلیس الرحمن صاحب ملی وغیرہ نے آپ سے سبعہ عشرہ کی تعلیم حاصل کی، معہد ملت سے علیحدگی کے بعد آپ نے جامعۃ الہدیٰ گولڈن نگر میں تین سال تک بخاری شریف کے منتخب ابواب کا درس دیا، پھر معہد ملت واپس تشریف لائے، آپ ایک مدت تک معہد ملت کے صدر مدرس اور ناظمِ تعلیمات رہے، اور اب بحیثیت شیخ الحدیث نائبان رسول کو علوم دینیہ سے آراستہ کر رہے ہیں۔

۱۹۷۱ء سے ۱۹۹۲ء تک مسجد انگنو سیٹھ موتی پورہ کے آپ امام وخطیب رہے اور حیرت آمیز مسرت یا مسرت آمیز حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اس وقت سے اب تک مسلسل بلا کسی انقطاع کے ہر جمعہ نماز جمعہ سے قبل باصرارِ مصلیان مسجد انگنو سیٹھ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب شاندار اور جاندار تقریر فرماتے ہیں، اور مصلیان کرام آپ کا بیان سننے کے لئے قبل از وقت مسجد میں حاضر ہو کر برضا ورغبت اور شوق سے آپ کا بیان سنتے ہیں، اس لئے کہ حضرت مولانا بہترین مقرر وخطیب بھی ہیں آپ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ جچا تلا بولتے ہیں، گویا کہ سمندر کو پیالے میں سمو لیتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے بڑے مدارس کے ذمہ داران آپ کو ختم بخاری شریف کے لئے مدعو کرتے ہیں، لیکن آپ چند وجوہات کی بناء پر معذرت کر دیتے ہیں، البتہ پاچورہ والوں کے اصرارِ شدید پر مدرسہ تعلیم النساء

پاچورہ ضلع جلگاؤں ہر دو سال میں ایک مرتبہ تقریب ختم بخاری شریف میں بحیثیت مہمان خصوصی و مقرر خصوصی تشریف لے جاتے ہیں، اس کے علاوہ آپ کے قائم کردہ لڑکیوں کے ادارے مدرسہ ریاض القانتات میں برسوں سے ختم بخاری شریف فرما رہے ہیں، اور خاص بات یہ ہے کہ اہلیان محلہ اور مدرسہ کی طالبات و معلمات آپ کے علاوہ کسی اور کو پسند بھی نہیں کرتے کہ کوئی اور بخاری شریف ختم کرائے۔

حضرت مولانا مسجدوں میں درسِ قرآن قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ شہر میں موجود درس قرآن کمیٹی کے آپ برسوں سے سرپرست ہیں اور خود حضرت مولانا کی زندگی کا ایک اہم گوشہ درسِ قرآن سے شغف ہے، جس کا اندازہ اس بات سے ہوگا کہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے درس قرآن میں تین مرتبہ سبقاً سبقاً تسلسل کے ساتھ قرآن کریم کی تکمیل کی ہے اور اب بفضلہ تعالیٰ چوتھے درس قرآن کا چھٹا پارہ جاری ہے، اللہ رب العزت حضرت مولانا کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور جاری درسِ قرآن کو تکمیل کرنے کے زرین موقع بھی عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب عقیل ملی قاسمی جہاں تقریر و خطابت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں وہیں تحریر و مضمون نگاری میں بھی لاجواب ملکہ رکھتے ہیں، راقم نے مذکورہ بات یونہی نہیں لکھی بلکہ آپ کے بارے میں اپنے استاذِ محترم حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی (استاذ تفسیر و حدیث معہد ملت) سے سنی ہے، وہ اپنے استاذ محترم حضرت مولانا محمد ادریس صاحب عقیل ملی قاسمی سے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ ان کے استاذ محترم حضرت مولانا محمد حنیف صاحب ملی قاسمی (سابق شیخ الحدیث معہد ملت) نے حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی صاحب کے بارے میں کہا تھا کہ:

> ''مولوی محمد ادریس اپنا قلمی سفر جاری رکھتے تو وہ بڑے ماہر اہل قلم اور ادباء میں شامل ہوتے''۔

آپ نے زمانۂ طالب علمی ہی سے مضامین لکھنے کی ابتداء کی تھی، بہت سے عربی مضامین کا ترجمہ بھی کیا تھا، جو ''گلشن اخبار'' (مالیگاؤں) ''ندائے ملت'' (لکھنؤ) ''نقیب'' (پٹنہ) اور عروس البلاد ممبئی کے روزناموں میں اشاعت پذیر ہوتے رہے، حضرت مولانا کی ایک گرانقدر تحریر ''علوم نبوت

اس کے آداب کے ساتھ حاصل کریں'' کا کچھ حصہ بطور استفادہ درج کیا جارہا ہے، جس سے جہاں ایک طرف حضرت مولانا کی ادبی ونثری صلاحیت واضح ہورہی ہے تو وہیں حضرت مولانا کے دلِ دردمند میں علم اور اہل علم کی اہمیت ظاہر ہورہی ہے، حضرت مولانا رقمطراز ہیں کہ

> ''دنیاوی علوم کی درسگاہوں کو چھوڑ دیجئے کہ وہ اس وقت موضوع بحث نہیں، دینی مدارس اور اس کے طلبہ سے متعلق چند باتیں عرض کرنی ہیں کہ وہ ادارے جہاں صبح وشام قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں، جہاں شب وروز طلبہ واساتذہ علوم نبوت کی درس وتدریس میں مشغول رہتے ہیں، جہاں تعلیم کے ساتھ اسلامی اخلاق اور تربیت پر دھیان دیا جاتا ہے، افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ان دینی مدارس اور مذہبی مراکز میں بعض اوقات ایسے حالات اور واقعات رونما ہوتے ہیں، جن سے اہل علم اور ذی شعور کا سر شرم سے جھک جاتا ہے، طلبہ واساتذہ میں جو خاص تعلق اور نسبت ہونا چاہیئے وہ اب مفقود ہے، حسن اخلاق وکردار ختم ہورہا ہے اور علمی لیاقت صفر کے درجہ میں ہوتی جارہی ہے، اخلاص وللّٰہیت، دینی درد اور حمیت جیسی صفات سے دوری ہوتی جارہی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب ہمارے یہ نونہال فراغت کے بعد زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ وہ اپنے آپ کو ناکام محسوس کرتے ہیں بلکہ اپنے ادارے اور دیگر تمام دینی اداروں کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں، نہ ان کے اندر کوئی اسلامی تشخص پیدا ہوتا ہے نہ کوئی دینی امتیاز بسا اوقات دینی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو ندامت اور تضییع اوقات کا احساس بھی ہوتا ہے۔

ایسا کیوں ہورہا ہے جبکہ علم وہی، قرآن وحدیث وہی، دیگر نصابی کتابیں وہی پھر وہ خیر وبرکت اور ان علوم کے اثرات وفوائد کیوں نہیں رہے؟ اس کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں، ایک وجہ جو ناچیز کو محسوس ہوتی ہے وہ یہ کہ دینی علوم کے ساتھ اب

اس کے آداب نہیں رہ گئے، اگر ان کے آداب کے ساتھ آج دینی علوم کو سیکھا اور سکھایا جائے، جن کو ہم علوم نبوت سے تعبیر کرتے ہیں تو یقیناً وہی اثرات وثمرات اب بھی ظاہر ہوسکتے ہیں، یہ آداب علومِ دین کے لئے روح کی حیثیت رکھتے ہیں، افسوس ہماری درسگاہیں آج اس روح سے خالی ہوچکی ہیں، ورنہ ماضی قریب میں انہیں علوم کو پڑھ کر اس امت میں قاسم ورشید، محمود وانور، یحییٰ وخلیل، مدنی وتھانوی، عثمانی وکفایت اللہ جیسی مایہ ناز فضل وکمال اور تبحر علمی میں ممتاز اور تقویٰ وطہارت میں روشنی کا مینار ہستیاں پیدا ہوئیں، جنہوں نے ایک عالم کو سیراب کیا جو آسمان علم وہدایت کے آفتاب وماہتاب بن کر چمکے جن کے علوم نے سمرقند وبخارا اور بغداد کی یاد تازہ کردی، کیا وجہ ہے کہ انہیں علوم کو پڑھ کر اب ویسی شخصیتیں پیدا نہ ہوں۔

چند آداب جو دینی علوم کی روح ہیں ذیل میں ذکر کئے جارہے ہیں۔

(۱) اخلاصِ نیت (۲) بری عادتوں سے اجتناب (۳) اساتذہ کا ادب (۴) دین کی کتابوں کا احترام (۵) رفقاء کے ساتھ ہمدردی (۶) علم حاصل کرنے میں محنت کرنا (۷) علم کی حرص اور اس کے لئے سفر کرنا (۸) تحمل مصائب اور ثبات قدمی (۹) شیخ کامل سے اصلاحی تعلق قائم کرنا"۔

حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب دامت برکاتہم شریعت وطریقت کے جامع عالم باعمل مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب کے روحانی جذب وجلال کے وارث اور بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی کے احسانی حسن وجمال کے فیضان وعرفان کے امین عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد قمر الزماں صاحب الٰہ آبادی اطال اللہ عمرہ سے بیعت ہیں، اور حضرت مولانا الٰہ آبادی نے آپ کو بیعت کی اجازت اور خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا ہے۔

۲۰۰۹ء میں جب سابق شیخ الحدیث معہد ملت قاضیٔ شریعت حضرت مولانا قاضی عبدالاحد ازہری دامت برکاتہم کی زبان پر فالج کے اثرات پڑے تو کچھ دنوں کے بعد حضرت مولانا محمد

ادریس صاحب کو باضابطہ معہد ملت کا شیخ الحدیث بنایا گیا تب سے اب تک آپ نے مذکورہ کتاب کو نہ صرف بحسن وخوبی پڑھایا بلکہ اس کا حق ادا کر دیا، آپ کے پاس سینکڑوں طلباء نے بخاری شریف پڑھ کر سند فضیلت حاصل کی، آپ کے پاس بخاری شریف پڑھنے والے طلباء اس اعتبار سے بڑے خوش نصیب اور سعادت مند ہیں کہ آپ کی سند عالی ہے، اور سند عالی ہی کی وجہ سے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم (شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر، گجرات) نے ۲۰۱۸ء میں معہد ملت کی تقریبِ ختم بخاری کے موقع پر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کے بارے میں کہا تھا کہ حضرت تو میرے سینئر ہیں اور اسی سے ملتی جلتی بات استاذِ حدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد سلمان صاحب بجنوری دامت برکاتہم نے ۲۰۱۷ء کی ختم بخاری شریف کے موقع پر کہا تھا۔

آپ کو اللہ رب العزت نے اولاد جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، آپ کو تین لڑکے (۱) **ماجد اختر** (۲) **راشد اختر** (۳) **خالد اختر** اور تین لڑکیاں ہیں اور یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کے والد بزرگوار جناب حاجی دین محمد عقیل رحمانی مرحوم سند یافتہ عالم تو نہیں تھے لیکن مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں میں کچھ سال حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مقصدؔ مالیگانوی (سابق صدر مدرس مدرسہ بیت العلوم، مالیگاؤں) اور استاذ الشعراء حضرت مولانا محمد یوسف صاحب عزیز سے تعلیم حاصل کر کے اس لائق ہو گئے تھے کہ جب آپ کی مادر علمی مدرسہ بیت العلوم پر جمود اور تعطل طاری تھا تو اس وقت آپ نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس جمود اور تعطل کو ختم کیا، آپ نے مدرسہ بیت العلوم میں ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۱ء تک تدریس کے فرائض اپنے استاذ حضرت مولانا محمد یوسف عزیز صاحب مرحوم اور اپنے درس کے ساتھی حضرت مولانا محمد ثوبان صاحب (سابق امام وخطیب لشکروالی عیدگاہ ونورانی مسجد مرکز مالیگاؤں) کے ساتھ بحسن وخوبی انجام دیا۔

جناب دین محمد عقیل رحمانی حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کے علاوہ آپ کو چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) **حاجی محمد اقبال صاحب** (۲) **حاجی محمد محفوظ صاحب** (۳) **حضرت مولانا حافظ عبدالقدوس**

صاحب ملی قاسمی، آپ کی فراغت معہد ملت سے ۱۳۸۹؁ھ مطابق ۱۹۶۹؁ء میں ہوئی، فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند سے تفسیر وادب کا کورس کیا، آپ کے دارالعلوم دیوبند کے زمانہ طالب علمی کا واقعہ راقم (ظہیر احمد نصیر ملی) نے اپنے بڑے بھائی لائق صد احترام حافظ ومولانا مشیر احمد نصیر ملی صاحب (سابق نائب امام مسجد بنی عقیل) سے سنا ہے کہ جب آپ معہد ملت سے فارغ ہوکر دارالعلوم دیوبند پہنچے اور ششماہی امتحان میں ایک نمبر سے کامیابی حاصل کی، جبکہ اس وقت آپ کی جماعت میں ہندوستان کے تقریبا تمام بڑے مدارس کے فضلاء بشمول دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو اور مظاہر علوم سہانپور کے فضلاء شریک درس تھے تو سالانہ امتحان کے ایام میں کچھ حاسدین طلباء اپنے آپ کو ہمدرد اور ساتھی بتا کر آپ کو سیر وتفریح کے بہانے لے کر چلے جاتے اور دیر رات آپ کو لیکر واپس آتے تاکہ تھکن کی وجہ سے پڑھائی نہ کرسکیں اور پھر آپ رات میں پڑھتے بھی نہیں تھے لیکن حیرت انگریز بات یہ ہے کہ سالانہ امتحان میں بھی آپ کو اول نمبر حاصل ہوا، فراغت کے بعد آپ نے صرف چار مہینہ میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی، مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں اور مدرسہ انوار العلوم جلگاؤں میں کئی سال تدریسی خدمات انجام دیں، موجودہ قاضیٔ شریعت دارالقضاء مالیگاؤں حضرت مولانا مفتی محمد حسنین صاحب محفوظ ملّی نعمانی آپ کے داماد ہیں۔ **(۴) حاجی محمد اشفاق صاحب (۵) حضرت مولانا احمد اللہ صاحب ملّی (۶) حاجی محمد اسلم صاحب۔**

حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملّی صاحب اپنے بھائیوں میں تیسرے نمبر کے ہیں لیکن تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ صاحبِ علم اور مشہور ومعروف ہیں۔

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کی معہد ملت میں تدریسی خدمات کے سال دیکھے جائیں تو کم وبیش باون ترپن سال ہیں، ان ایام میں آپ کے پاس بے شمار طلباء نے علم دین حاصل کیا جو اب اپنے مدرسوں میں شیخ الحدیث، صدر مدرس، صدر مفتی، ناظم تعلیمات اور مہتمم کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، معہد ملت میں موجودہ تدریسی خدمات پر مامور تقریباً تمام اساتذہ آپ کے شاگرد ہیں، آپ کے تلامذہ کی ایک لمبی فہرست ہے۔ راقم چند کے ذکر پر اکتفا کرنا مناسب

سمجھتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) **حضرت مولانا سعید احمد صاحب ملی قاسمی** (صدر مدرس معہد ملت و نائب قاضی شریعت مالیگاؤں) (۲) **حضرت مولانا مفتی سراج احمد صاحب ملی** (صدر مفتی معہد ملت، مالیگاؤں و شیخ الحدیث مدرسہ فلاح دارین و باقیات الصالحات دھولیہ) (۳) **حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب ملی ندوی** (استاذ فقہ و ادب عربی معہد ملت و خلیفہ و مجاز حضرت مولانا محمد قمر الزمان صاحب الہ آبادی) (۴) **حضرت مولانا زبیر احمد صاحب ملی ندیمی** (استاذ تفسیر و حدیث معہد ملت) (۵) **حضرت مولانا مفتی محمد جعفر صاحب ملی رحمانی** (استاذ و صدر مفتی جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا نندوربار) (۶) **حضرت مولانا مفتی حامد ظفر ملی قاسمی رحمانی صاحب** (استاذ تفسیر و حدیث معہد ملت، خلیفہ و مجاز حضرت مولانا منیر احمد صاحب مظاہری کالینا ممبئی و حضرت مولانا مفتی محمد عمر جونپوری) (۷) **حضرت مولانا قاری الطاف حسین صاحب ملی** (استاذ تجوید و قرأت معہد ملت و خلیفہ و مجاز مولانا قمر الزماں الہ آبادی) (۸) **حضرت مولانا مفتی محمد حسنین صاحب محفوظ ملی نعمانی** (قاضی شریعت دارالقضاء مالیگاؤں) (۹) **حضرت مولانا محمد عمرین صاحب محفوظ ملی رحمانی** (خلیفہ و مجاز حضرت مولانا محمد ولی رحمانی و سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) وغیرہ اور بھی دیگر لائق ذکر بڑی صلاحیت و صالحیت کے مالک اور شہرت یافتہ آپ کے تلامذہ ہیں، لیکن صرف ان کا ذکر ہی کتاب کی طوالت کا باعث بن جائے گا، البتہ یہاں آپ کے وہ تلامذہ جو آپ کے پاس باقاعدہ معہد ملت میں شیخ الحدیث بننے کے بعد یعنی ۲۰۰۹ء سے اب تک آپ سے بخاری شریف پڑھ کر انہوں نے سند فضیلت حاصل کی ہے اور مادر علمی معہد ملت میں تدریسی خدمات سے وابستہ ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

(۱) **مولانا و حافظ جنید عامر صاحب ملّی ابن شکیل احمد** (استاذ شعبۂ حفظ معہد ملت و امام و خطیب توکل مسجد آزاد نگر، مالیگاؤں) سن فراغت ۲۰۱۲ء

(۲) **مولانا برکت علی صاحب ملی ابن عبد القربان ابن عبد المتین بابا** (محرر دار القضاء معہد ملت مالیگاؤں) سن فراغت ۲۰۱۳ء

(۳) **مفتی حامد حسین صاحب ملی ابن عبدالحفیظ** (استاذ شعبۂ حفظ معہد ملت، امام وخطیب مسجد یعقوب، علی باغ مالیگاؤں) سن فراغت ۲۰۱۳ء

(۴) **مولانا و حافظ محمد معین صاحب ملی ابن حضرت مولانا حافظ محمد یاسین صاحب ملی** (استاذ شعبۂ حفظ معہد ملت، امام وخطیب مسجد انوار مصطفیٰ، مالیگاؤں) سن فراغت ۲۰۱۳ء

(۵) **مولانا حافظ محمد ثاقب صاحب ابن محمد ایوب** (استاذ شعبۂ ناظرہ و دینیات معہد ملت، امام وخطیب مسجد حضرت علی مرتضیٰ علی باغ مالیگاؤں) سن فراغت ۲۰۱۵ء

(۶) **مولانا مفتی ظہیر احمد ملی ابن نصیر احمد انصاری** (خادم تدریس و افتاء معہد ملت، امام وخطیب مسجد بیت الجلیل، خادم ادارہ و ناظم مکتبہ نصیر الاسلام، پوارواڑی، مالیگاؤں) سن فراغت ۲۰۱۶ء

فی الحال استاذ محترم حضرت مولانا محمد ادریس عقیل صاحب ملی قاسمی دامت برکاتہم اپنی زندگی کے اکہترویں سال میں چل رہے ہیں، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ مزید دینی، علمی واصلاحی کاموں کو بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کا سایہ تادیر قائم و دائم فرمائے، آمین۔

راقم نے آپ سے بخاری شریف جلد اول کے علاوہ مسلم شریف جلد اول بھی پڑھی ہے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے گوناگوں خوبیوں سے نوازا ہے، حدیث وفقہ اور اصول فقہ کے علاوہ تفسیر پر بھی آپ کی گہری نظر ہے، آپ بہترین استاذ، عظیم مفسر قرآن اور نایاب شیخ الحدیث ہیں، چونکہ حضرت مولانا راقم کے شیخ الحدیث ہیں اور راقم نے آپ سے حدیث مسلسلات کی سند واجازت بھی حاصل کی ہے، اس لئے راقم یہاں آپ کے سلسلۂ سند حدیث اور حدیث مسلسلات کی سند کے سلسلہ کو درج کرنا اپنا فریضہ سمجھ رہا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

☆……☆……☆

معہد ملت مالیگاؤں کا سلسلۂ سند حدیث ۔۔۔۔۔ دار العلوم دیوبند کا سلسلہ سند حدیث

حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی دامت برکاتہم

↓ ↓

حضرت مولانا احمد جان صاحب ہزاروی ثم گلبرگوی   حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب مراد آبادی

↓ ↓

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی

↓

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

↓

حضرت شاہ عبد الغنی صاحب مجددی دہلوی

↓

حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی

↓

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

↓

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

↓

حضرت شیخ ابو طاہر مدنی

↓

حضرت شیخ ابراہیم کردی

↓

حضرت شیخ احمد قشاشی

↓

حضرت شیخ احمد ابن عبد القدوس شناوی

↓

حضرت شیخ شمس الدین محمد ابن رملی

↓

شیخ الاسلام زکریا ابن محمد انصاری

↓

حضرت شیخ احمد ابن حجر عسقلانی

↲

حضرت شیخ ابراہیم ابن احمد تنوخی

↓

حضرت شیخ احمد ابن ابی طالب حجار

↓

حضرت شیخ حسین ابن مبارک زبیدی

↓

حضرت شیخ عبدالاول ابن عیسیٰ ہروی

↓

حضرت شیخ عبدالرحمن ابن مظفر داؤدی

↓

حضرت شیخ عبداللہ ابن احمد سرخسی

↓

حضرت شیخ محمد ابن یوسف فربری

↓

حضرت شیخ محمد ابن اسماعیل بخاری

سلسلہ سند حدیث مسلسلات

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب عقیل ملی قاسمی دامت برکاتہم

↓

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی

↓	↓
حضرت مولانا محمد یحیٰ کاندھلوی	حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ
↓	↓
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی	حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی
↓	↓
حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ	حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی
↓	↓
حضرت شاہ ابوسعید مجددی	حضرت مولانا رشید الدین کشمیری
↑	↑

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

↓

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی